No. 12 350

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 27th August, 1974

(Contains No. 1—21)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Qur'an 1511
2. Agenda for the Day's Sitting 1512–1514
3. Replies to Questions in the Cross-examination by a Member other than the Head of the Delegation 1514
4. Oath by the Delegation 1514–1515
5. Cross-examination of the Lahori Group Delegation 1515–1634
6. Evasive Answers and Proposed speeches by the Witness 1634–1636
7. Cross-examination of the Lahori Group Delegation—*(Continued)* 1637–1718

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 12 350

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 27th August, 1974

(Contains No. 1—21)

بسم الله الرحمن الرحيم

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF THE
SPECIAL COMMITTEE
OF THE
WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA

Tuesday, the 27th August, 1974

The Special Committee of the whole House met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Madam Acting Chairman (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi) in he Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

Madam Acting Chairman: Yes, Mr. Attorney-General, have you to say any thing before we call the Delegation? Have you to say anything before we call the Delegation?

Mr. Yahya Bukhtiar: No Madam, I think, they should be called.

Madam Acting Chairman: Yes, call them.

(وقفہ)

AGENDA FOR THE DAY'S SITTING

صاحبزادہ صفی اللہ: محترمہ چیئرمین صاحبہ!

Madam Acting Chairman: Please don't call them.

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، ایک معمولی بات ہے۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: اچھا۔

صاحبزادہ صفی اللہ: آج کے اجلاس کا ایجنڈا تقسیم نہیں کیا گیا، نہ ہی ہمیں کچھ نوٹس ملا ہے۔ ہم نے ٹیلیفون پر ایک دوسرے سے بات کی تو معلوم ہوا کہ آج اجلاس ہے۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: نہیں، یہ تو ستائیس (۲۷) کا پہلے ہی بتا دیا گیا تھا۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، ستائیس (۲۷) کا پورا یعنی حتمی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ اجلاس ہو گا اس دن۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا؟

صاحبزادہ صفی اللہ: اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ بعد میں ہم دیکھیں گے، فیصلہ کریں گے۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: خیر، ستائیس (۲۷)، میں، کہتے ہیں سیکرٹری کو..................ستائیس (۲۷)...........

صاحبزادہ صفی اللہ: فیصلہ نہیں ہوا تھا۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: ....کا فیصلہ ہو گیا تھا۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، فیصلہ نہیں ہوا ....

مولوی مفتی محمود: ....کہ صبح کے اجلاس میں وہ پیش ہوں گے یا شام کے اجلاس میں ہوں گے۔ خیال تھا کہ شاید پارلیمنٹ کا اجلاس ستائس (۲۷) کی صبح کو بھی ہو

جائے تو شام کو پیش ہو جائیں گے۔ تو ہمیں یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ آج اجلاس صبح ہے یا نہیں ہے، یا کمیٹی کا ہے، کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: کل تو بتایا تھا انہوں نے کہ اجلاس ہے۔

مولوی مفتی محمود: کل تو............

پروفیسر غفور احمد: اسپیشل کمیٹی کا اجلاس ہوتا تب تو ٹھیک تھا، لیکن joint sitting بھی ہوئی۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: کل اس میں آپ تو چلے گئے تھے، واک آؤٹ کر کے۔

ایک رکن: وہ اصل واقعہ یہ ہے جی کہ یہ جلدی تشریف لے گئے تھے، ان کو پتہ نہیں چلا۔

مولوی مفتی محمود: اگر ہم واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے تو ہمیں اطلاع تو دینی چاہیے تھی۔ اطلاع ہی دے دیتے کہ بھائی کل آ جاؤ واپس، ہم آ جاتے۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: یہ اطلاع تو اب آپ کو پہنچ تو گئی ہو گی، تبھی تو آپ یہاں پر ہیں۔ بس ہو گیا۔ بات تو وہی ہے جو اسٹیرنگ کمیٹی میں آپ نے فیصلہ کیا ہے، وہی questions ہوں گے۔

(وقفہ)

مولوی مفتی محمود: ٹیلیفون وغیرہ کر کے یہاں سیکرٹریٹ میں معلومات کیں۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: اچھا، پھر اس کا دیکھیں گے۔

مولوی مفتی محمود: ہمیں یعنی آسانی نہیں رہی، بس اتنی بات ہے، اور کوئی بات نہیں۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: نہیں، وہ دیکھیں گے بعد میں۔

(وقفہ)

جب یہ *Sinedie* پارلیمنٹ کیا ناں، تو اس ٹائم بتا دیا تھا اسپیکر صاحب نے کہ کل دس بجے اسپیشل کمیٹی کی میٹنگ ہو گی۔

(The Delegation entered the Chamber)

REPLIES TO QUESTIONS IN CROSS-EXAMINATION BY A MEMBER OTHER THAN THE HEAD OF THE DELEGATION

Madam Acting Chairman: Before we proceed, the request from the delegation is that because Maulana Sadr-ud-Din will not be able to reply all the questions, therefore, if we allow them, someone else will reply your question, of course, on oath, and the responsibility will be taken by Maulana Sadr-ud-Din. So, if the Committee allows, we will allow them

OATH BY THE DELEGATION

محترمہ قائم مقام چیئرمین: مولانا صاحب! یہ ابھی آپ ایک oath لیں گے، اور اس میں جو آپ کی طرف سے اور جواب دے گا، وہ بھی oath لے گا۔ یہ آپ کے سامنے ہے oath۔ لیکن اور جو بھی آپ کے ڈیلی گیشن کا ممبر ہے، اس کا جو جواب دے گا، اس کی ساری جواب داری آپ ہی اٹھائیں گے، یہ جیسے آپ کی طرف سے جواب دیا گیا تھا۔ بتا دیجیے ان کو۔

(وقفہ)

مولانا آپ کو سمجھ میں آ گیا؟ تو ان کو پوچھو۔ اور جو بھی ڈیلیگیٹ جواب دینا چاہتا ہے، وہ ذرا مہربانی سے، جو کچھ میں نے کہا اس کا آپ بتا دیجیے۔

(وقفہ)

مولانا صدرالدین (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ' لاہور): میں جو کچھ کہوں گا خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ایمان سے سچ کہوں گا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں جو کچھ کہوں گا خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ایمان سے سچ کہوں گا۔

(وقفہ)

محترمہ قائم مقام چیئرمین: یہ آپ کے ایک ہی جواب دیں گے یا دو حضرات جواب دیں گے؟

مولانا صدر الدین: ایک ہی دیں گے۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: ایک۔

(وقفہ)

جواب تو آپ زبانی دیں گے، لیکن اگر کوئی حوالہ یا کوئی ریفرنس دینا ہے تو پھر وہ آپ پڑھ کہ سنا سکتے ہیں ....

مولانا صدر الدین: وہ میں ....

محترمہ قائم مقام چیئرمین: ....وہ پڑھ کہ سنا سکتے ہیں۔

یا اگر کوئی لمبا جواب ہے تو پھر آپ یہاں Submit کردینا، وہ جو ہے، اگر کوئی لمبا جواب ہے اور اسکی کوئی کسی جواب میں وضاحت کرنی ہے تو شروع کریں اب اٹارنی جنرل۔

CROSS-EXAMINATION OF THE LAHORI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مولانا صدرالدین صاحب! ہمیں کچھ اپنی زندگی کے حالات بتائیں۔ پیدائش کی تاریخ، کب وہ احمدی جماعت میں شامل ہوئے، انہوں نے کیا خدمات کیں، ان کے زندگی کے کچھ مختصر حالات، تاکہ ریکارڈ بن رہا ہے وہ پہلے آپ بیان کریں۔

جناب عبدالمنان عمر (گواہ جماعت احمدیہ، لاہور): مولانا صدر الدین یہ جناب! آپ مختصراً اپنی زندگی کے حالات تھوڑے بیان کریں کہ کب آپ اس جماعت میں شامل ہوئے، کہاں تعلیم پائی، کیا ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: یوم پیدائش سے ....

جناب المنان عمر: یوم پیدائش سے لے کر۔

مولانا صدرالدین: کب سے لے کر؟

جناب یحییٰ بختیار: اپنی پیدائش سے۔

جناب عبدالمنان عمر: پیدائش سے۔

مولانا صدرالدین: اچھا۔

جناب عبدالمنان عمر: سیالکوٹ میں تعلیم پائی۔ کب اس جماعت میں شامل ہوئے، کیا خدمات انجام دیں، انگلینڈ، جرمنی گیا۔

مولانا صدرالدین: مجھے صدر الدین کہتے ہیں۔ میں سیالکوٹ کا باشندہ ہوں۔ وہاں پر مشن ہائی سکول میں انٹرنس تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد کسی دوسرے کالج میں، مشن کالج میں میں نے ایف اے تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد لاہور میں، میں نے بی اے تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد میں نے دوسال کے بعد بی۔ ٹی کا امتحان دیا۔ میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد میں ٹریننگ کالج میں پروفیسر کے طور پر رکھا گیا۔ وہاں سے میں قادیان چلا گیا۔ قادیان سے مجھے دعوت آئی کہ یہاں چلے آؤ۔ میرے لیے ایک بڑا روشن مستقبل تھا۔ لیکن میرے دل میں ذرا برابر خیال نہیں آیا کہ میں یہ روشن مستقبل ترک کرکے قادیان میں جا رہا ہوں۔ میں قادیان چلا گیا۔ وہاں پر میں نے پانچ سال میں ایک ایسا سکول بنایا جس کی شہرت تمام ضلع میں تھی۔ وہ اخلاق کے لحاظ سے اور جسمانی قوت کے لحاظ سے کھیلوں میں، فٹ بال میں، ہاکی وغیرہ میں بہت اعلےٰ درجے کی ٹیمیں تیار کیں۔ اور گورداسپور کے ضلع میں سالانہ جلسے کے موقع پر جب ہماری ٹیمیں وہاں ہاکی اور فٹبال وغیرہ کھیلتی تھیں تو ضلع کہ تمام آفیسران کو دیکھنے کے لیے آتے۔ اور وہ تمام کی تمام کھیلوں میں اول نمبر تعلیم پاتے، انعام پاتے تھے۔

پھر مجھے وہاں سے انگلستان جانے کا موقع ملا۔ میں نے پہلے چند سالوں میں ایک سو انگریز مرد اور عورت کو مسلمان کیا۔ یہ جذبہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں رہنے کی

وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ ہم نے اسلام کا غلبہ دکھانا ہے دُنیا میں۔ اور اس وقت میں انگریزوں کے ماتحت تھا۔ ایک ماتحت شخص ان کے گھر میں جا کر انگریزی زبان میں اسلام کی تعلیمات بیان کرتا اور پہلے تین سال میں ایک سو زن و مرد اسلام قبول کرتے ہیں۔

دوبارہ مجھے ایک سال یا ڈیڑھ سال کے بعد پھر مجھے موقع ملا انگلستان میں جانے کا۔ وہاں پر کوئی ڈیڑھ سال کے اندر پچاس، ساٹھ مرد و زن انگریز مسلمان ہوئے۔ پھر میں واپس چلا آیا۔

کچھ عرصے کے بعد مجھے جرمنی جانے کا موقع ملا، ۱۹۲۴ء میں۔ وہاں جا کر میں نے ایک مسجد تعمیر کی، اور قرآن شریف کا ترجمہ ایک جرمن فاضل کی مدد سے مجھے بھی جرمن زبان آتی تھی لیکن میں نے احتیاط ایک فاضل جرمن مسلمان کو اپنے ساتھ رکھا ________ اور جرمنی زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ اور قرآن شریف کی تفسیر مفصل لکھ کر شائع کی۔ اس کا بہت بڑا اثر جرمن کے لوگوں پر ہوا۔ جرمنوں میں اور انگریزوں میں کئی ایک امور میں فرق ہے۔ جرمن مشرق کو پسند کرتا ہے اور اہل مشرق کی تعظیم کرتا ہے۔ اس تعظیم کی وجہ سے اور قرآن کریم کی بلند پایہ تعلیم کی وجہ سے بہت سے جرمن مرد و زن مسلمان ہوئے۔

تو اسی طرح سے میری زندگی کچھ یورپ میں اور کچھ یہاں گزری۔ یہاں پر میں نے ایک لاجواب ہائی اسکول بنایا جو انگریزوں کے، لاہور میں جو انگریزوں کا ایک اسکول تھا اس سے بڑھ کر ایک اسکول بنایا۔ اور پنجاب کے شرفاء، تمام کے تمام لوگوں نے اپنے بچے اس اسکول میں بھیجے، اور انھوں نے تعلیم، اس مدرسے میں رہ کر نہ صرف انگریزی وغیرہ کی تعلیم حاصل کی بلکہ اسلام کی تعلیم حاصل کی، اور اسلام پر چلنے کا نمونہ ان کے سامنے پیش کیا گیا۔

یہ مختصر سی تاریخ ہے میرے متعلق جو میں نے عرض کی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس میں اپنی برکات نازل فرمائے۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: مولانا آپ نے تاریخ پیدائش نہیں بتائی، تا کہ کچھ آئیڈیا ہو، یا سال تقریباً، اندازاً بتا دیجیے کچھ۔

مولانا صدر الدین: ۱۸۸۱ء سیالکوٹ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ قادیان کس سال گئے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ قادیان چلے گئے۔

مولانا صدر الدین: ۱۹۰۵ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ مرزا غلام احمد صاحب پر بیعت کب لائے؟

مولانا صدر الدین: ۱۹۰۵ء میں۔

(وقفہ)

اس بارے میں ایک امر گزارش کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اس امر کی بیعت نہیں لیتے تھے کہ ”میں نبی ہوں“۔ وہ صرف یہ بیعت لیتے تھے کہ ”میں اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کروں گا۔“ اپنے دعویٰ کے متعلق قطعاً کوئی بات نہ کہتے تھے۔ اگر وہ نبی ہوتے تو ان کا فرض تھا کہ مجھے اِلقاء............ تلقین کرتے کہ ”مجھے نبی مانو“۔ لیکن وہ نبی قطعاً نہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! میں............

مولانا صدر الدین:............ نبوت محمدؐ رسول اللہ پر ختم ہوگئی۔

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! میں آپ سے اس بارے میں بعد میں سوال پوچھوں گا۔ ذرا آپ موقع دیجیے۔

(وقفہ)

آپ کی جماعت کے قادیانی جماعت سے اختلافات کب ہوئے اور کس بات پر ہوئے؟

(Interruption)

Madam Acting Chairman: I would request the honourable members to keep their voice low.

جناب عبدالمنان عمر: اب ہم جواب کیسے............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ دے دیجیے، اُن کی طرف سے۔

جناب عبدالمنان عمر: سوال یہ کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کے اختلافات اُن لوگوں سے جو اس وقت ربوہ میں ہیں، کب شروع ہوئے۔ اس کے متعلق گزارش یہ ہے............

جناب یحییٰ بختیار: اور کس بات پر ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: اور کس بات پر ہوئے۔ اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ یہ اختلافات ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئے جب کہ اس جماعت کے مرزا صاحب کی وفات کے بعد پہلے سربراہ مولانا نورالدین کی وفات ہوئی۔ گو ذہنوں میں بعض لوگوں کے ممکن ہے کچھ خیالات ایسے ہوں، لیکن باقاعدگی کے ساتھ اس جماعت کے ساتھ اختلاف کی بنیاد جو ہے وہ یہ تھی کہ یہ لوگ جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نام سے اس وقت روشناس ہیں، یہ کلیتاً اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھے، جیسا کہ آپ نے ابھی مولانا صاحب سے سنا کہ انھوں نے جو مرزا صاحب کی بیعت کی تھی، وہ اس بات پر کی تھی کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق، قرآن مجید کے مطابق اور نبیوں کے سردارؐ پاک محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات کے مطابق اور آپ کے اُسوہ کے مطابق بسر کریں گے۔ ہم نے اُن کو کبھی بھی نبی نہیں مانا، ہم نے کبھی بھی اُن کے دعویٰ کو نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہا، کبھی اُن کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں سمجھا اور کبھی بھی یہ پوزیشن اختیار نہیں کی کہ کوئی نیا دین ہے جو دُنیا میں introduce کیا جا رہا ہے۔ کبھی بھی یہ نقطہ نگاہ نہ اپنے ذہنوں میں لیا، نہ دُنیا میں کبھی پیش کیا کہ ہم مرزا صاحب کو کوئی ایسا وجود تسلیم کرتے ہیں جس سے اسلام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا، نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے وہ باہر ہو جاتے ہیں اور یہ کہ اُنھوں نے جو کچھ بھی پیش کیا ہے وہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں پیش کیا ہے۔ اور ایک مستقل حیثیت سے جس سے ان کا دائرہ کار اسلام سے باہر ہو جائے، اس چیز کو نہ کبھی انھوں نے سمجھا، نہ اختیار کیا، نہ اپنی جماعت کو یہ تلقین کی، نہ ان کے ماننے والوں میں

سے کسی شخص نے کبھی بھی ایسا خیال کیا۔

بنیادی طور پر یہ اختلاف تین چیزوں پر مبنی تھا۔ ایک اختلاف یہ تھا کہ نبیوں کے سردار پاک محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مرزا صاحب اور آپ کے ماننے والوں کے نزدیک ہر معنوں میں خاتم النبین تھے۔ کسی قسم کی نبوت، اس کا کچھ نام رکھ لو، لیکن وہ ایک محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے باہر چیز نہیں ہے، آپ کی تعلیمات سے باہر چیز نہیں ہے، قرآن مجید سے باہر وہ تعلیم نہیں ہے، اسلام سے باہر وہ تعلیم نہیں ہے۔ ایک میں مرزا صاحب کا ایک شعر عرض کرتا ہوں جو ان الفاظ میں ہے:

ع ''مسلماں را مسلماں باز کردن''

یہ تھا ان کا مشن، یہ تھا ان کا کام اور یہ تھی ان کی تعلیم کہ مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنا دو۔ اور ان کو قرآن مجید کے اسوۂ پر چلنے اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ پر چلنے کی تلقین کرو اور ایک ایسی خادم اسلام جماعت پیدا کرو جو اپنے تن من دھن کو صرف اور صرف اسلام کی خدمت کے لیے لگا دیں اور دُنیا میں محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی چمکار کو پھیلا دیں۔ یہی مشن تھا۔

چنانچہ ۱۹۱۳ء میں سب سے پہلا اس جماعت نے مشن غیر ممالک میں جو قائم کیا وہ ووکنگ میں تھا، جس کے سربراہ اس وقت خواجہ کمال الدین صاحب تھے۔ وہ شخص ایک known figure ہے دُنیا کی۔ اس شخص کے لیکچروں کی دُنیا میں دھوم ہے۔ وہ کوئی گوشہ نشین شخص نہیں ہے، اس کے خیالات کچھ چھپے ہوئے خیالات نہیں ہیں۔ اس زمانے کے سارے اخبارات دیکھ لیجیے گا، اس زمانے کا سارا لٹریچر دیکھ لیجیے گا، اس زمانے کی اُن کی تقریروں کو دیکھ لیجیے گا، کسی جگہ بھی آپ کو یہ نقطہ نگاہ نہیں ملے گا کہ یہ کوئی ایسا مشن ہے، یورپ میں، جو اسلام سے الگ ہو کر کسی نئے دین کو preach کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہو۔ خواجہ صاحب جب وہاں گئے، میں نے عرض کیا یہ سن ۱۳ء کی بات ہے۔ اس وقت تک جماعت بالکل اسی نقطہ نگاہ پر قائم تھی کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں، مرزا صاحب کا انکار موجب کفر نہیں ہے، مرزا صاحب کو ماننے سے اسلام کے دائرہ سے

انسان خارج نہیں ہو جاتا اور یہ کہ جو شخص بھی مرزا صاحب سے اپنے دامن کو وابستہ کرتا ہے، اس کا کام یہ ہے اس کی زندگی کا مشن یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن نے کہا ہے:

(عربی)

کہ مسلمانوں کے اندر ایک جماعت ایسی پیدا ہونی چاہیے کہ جو اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیں، کہ یہ تحریک جو ہے صرف خدمت اسلام کی ایک تحریک تھی اور اس میں کسی نئے دین کا نئ رسالت کا، نئے مذہب کا کوئی بھی کسی رنگ میں کوئی تصور نہیں تھا۔ تو پہلے اختلاف کی بنیاد جو ہوئی وہ میں نے یہ عرض کی کہ مرزا صاحب کو ہم لوگوں نے کبھی بھی نہ اُن کی زندگی، نہ ان کی زندگی کے بعد، کسی ایک دور میں ان کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کیا۔

دوسرا اختلاف اس بنیاد پر تھا کہ ہمارے نزدیک کوئی شخص، اس کا کتنا ہی بڑا مقام کیوں نہ ہو، وہ کتنے ہی بڑے دعوے لے کر کیوں نہ آئے، اس کا خدا سے کتنا ہی تعلق کیوں نہ ہو، لیکن اس کے باوجود وہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفش بردار ہی رہے گا، اس کے باوجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہی رہے گا، اس کے باوجود وہ دائرہ اسلام کے اندر ہی رہے گا، اس کو کوئی نام دے لو، کیوں کہ نام میں تو:

(عربی)

ہر شخص اس کے لیے کوئی استعمال کر سکتا ہے:

میں، آپ اس کے لیے کوئی اور لفظ استعمال کریں گے، اُردو میں اور کر لیں گے، کسی دُنیا کی اور زبان میں اس کے لیے کوئی اور ترجمہ کر لیں گے، تصور، حقیقت، اس کے پیچھے جو روح کارفرما ہو گی وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو لیکن وہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی غلامی سے باہر نہیں جا سکتا۔ اور یہی مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں محمدؐ رسول اللہ کا غلام ہوں۔

اب دیکھیے! جو شخص محمدؐ رسول اللہ کا غلام ہے، اس کو ماننے اور نہ ماننے کا تعلق کیا ہے؟ انھوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا، کسی ایک دور میں یہ بات نہیں کہی کہ ''جو شخص میرے

دعوے کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔“ تو دوسرا اختلاف ہمارا یہ تھا کہ ہم مرزا صاحب کے دعوے پر ایمان لانے کے باوجود، خود ان کو تسلیم کرنے کے باوجود ان کو یہ مقام نہیں دیتے تھے کہ وہ اسلام سے ہٹ کر، محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے نکل کر کوئی مستقل وجود نہیں جس کا ماننا اور نہ ماننا جزوِ ایمان کے طور پر ہے۔ ہم ان کے ماننے کو جزوِ ایمان تصور نہیں کرتے تھے۔

تیسرا اختلاف ہمارا اُن کے ساتھ یہ تھا کہ مرزا صاحب نے یہی تلقین ہمیں کی تھی کہ جو شخص لاالہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرے، اعمال میں اس کے کتنا ہی سقم ہو، غلطیاں ہوں، معتقدات میں بھی اس سے کچھ قصور ہوں، وہ گنہگار ضروز ہے، وہ قابلِ مواخذہ ضرور ہے، وہ قابل گرفت ضرور ہے، لیکن وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔ دوسرے لفظوں میں ہم نے تکفیر المسلمین کے نقطہ نگاہ کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ یہ ہمارا تیسرا اختلاف تھا ربوہ والوں کے ساتھ کہ ہم مسلمانوں کو، خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اہل سُنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اہل تشیع سے تعلق رکھتے ہوں، وہ ان کے شکمی جو فرقے ہیں ان سے تعلق رکھتے ہوں، کسی جہت سے، کسی رنگ میں بھی ہم اُن لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں مانتے۔ نہ صرف یہ، بلکہ ہماری زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ اس بات میں صرف ہوا ہے، ہم نے جو لٹریچر دُنیا میں پیدا کیا ہے، ہمارے بزرگوں نے جو لٹریچر دُنیا کو دیا ہے، اس کا ایک بہت بڑا حصہ اس چیز پر صرف ہوا ہے کہ مسلمانوں کی تکفیر سے اجتناب کرو۔ اس سلسلے میں مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کو جماعت لاہور کا جو اس بارے میں تصور ہے، تکفیر المسلمین کے بارے میں، وہ میں آپ کے سامنے پیش کروں۔

تکفیر المسلمین کے سلسلے میں ہمارا مسلک یہ ہے، جس پر ہم، جیسا کہ میں نے عرض کیا، قولاً فعلاً آج سے نہیں، آج سے دس سال پہلے سے نہیں، ۱۹۵۳ء کے فسادات کے وقت سے، بلکہ اپنے آغاز سے لے کر اب تک بڑی مضبوطی کے ساتھ، بڑے استحکام کے ساتھ قائم ہیں اور جو ہمارے منشور کا ایک بنیادی نکتہ ہے۔ جو اخبارات ہمارے سلسلہ

کی طرف سے شائع ہوتے ہیں ہیں، اس کے Heading پر ہم یہ لفظ لکھتے ہیں کہ:

''ہم تکفیر المسلمین کو تسلیم نہیں کرتے۔''

اور یہ ہمارے منشور کا ایک بنیادی نکتہ ہے کہ کسی کلمہ گو، اہل قبلہ کو دائرہ اسلام سے باہر قرار دینا بڑی جسارت، بڑا بھاری جُرم اور سخت گناہ کی بات ہے۔ اس سے اتحادِ عالم اسلامی پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کے دشمنوں کے ہاتھ اس سے مضبوط ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(عربی)

کہ جو شخص شعائر اسلامی کا اظہار کرتے ہوئے تمھیں السلام علیکم کہے، اُسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ایک حدیث ہے، صحیح بخاری اور مسلم میں موجود ہے، اور وہ متفق علیہ حدیث ہے کہ جسے کسی نے بھی غلط نہیں کہا:

(عربی)

جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے وہ کفر سزا کے طور پر ان دنوں میں سے ایک پر آ پڑتا ہے۔ اسی طرح دوسری ایک حدیث ہے:

(عربی)

کہ اہل قبلہ کی تکفیر مت کرو۔ قرآن مجید کی آیات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ مقبول مسلمانوں کو تکفیر کو کس قدر ناپسند فرماتے ہیں اور اس جُرم کی کیسی خطرناک سزا تجویز کی گئی ہے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہتا ہے وُہ کُفر اُلٹ کر اُس کہنے والے ہی پر آ پڑتا ہے۔ اس قدر سخت سزا کیوں تجویز کی گئی؟ اس کی یہی وجہ ہے کہ تا آن مسلمان اس خطرناک طریق سے جو اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کر دینے والا ہے، مجتنب رہے۔ حدیث میں ہے:

(عربی)

یہ بخاریؒ کی حدیث ہے۔ یعنی ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے، تو وُہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلعم کی امان ہے۔''

قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کے ان کھلے کھلے ارشادات کے ہوتے ہوئے، یہ صحیح طریق نہیں کہ دوسروں کے بارے میں موشگافیاں کر کے، بد ظنیاں کر کے، متشابہات کے پیچھے پڑ کے اور شکوک و شبہات سے کام لے کر اُنھیں کافر قرار دینے لگ جائیں۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

(عربی)

یعنی قیامت کے روز اُمت محمدیہ کی کثرت میرے لیے وجہ فخر ہوگی۔ پس ایسا کوئی اقدام جس سے اُمت محمدیہ کا دائرہ سکڑتا ہو اور اُس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی تعداد کم ہوتی ہو، درست طریق نہیں، ہم دُنیا میں یہ مومن بنانے کے لیے آئے ہیں، کافر بنانے کے لیے نہیں آئے۔

اُمت محمدیہؐ پر، ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہے، کہ بہت سے مصائب آئے، اندرونی فسادات ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے زمانہ ہی میں مسلمانوں کے ایک گروہ نے بیت المال میں زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمانؓ مسلمان کہلانے والوں کے ہاتھ شہید ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اور حضرت معاویہ کے درمیان برادرانہ جنگیں ہوئیں۔ لیکن کیا پاک باطن وہ لوگ تھے۔ حضرت حیدر کرار نے اس شدید مخالفت کے باوجود یہی فرمایا، جو ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ کے طور پر ہے، کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جنھوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے، ہم انھیں کافر نہیں کہتے۔ یہ اُس خلیفہ راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا قول ہے جو ظاہری اور باطنی دونوں خلافتیں اپنے اندر جمع رکھتا تھا۔

جناب والا! یہ خوارج کی جماعت تھی جس نے سب سے پہلے مسلمانوں میں تکفیر کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد تکفیر بازی کے مشغلے نے اس قدر ترقی کی کہ بڑے بڑے اولیاء اور ربانی علماء بھی اس قسم کے فتووں سے نہ بچ سکے۔ اگر اس قسم کے فتووں کی بنیاد پر مسلمانوں کی مردم شماری کی جائے تو پوری دنیائے اسلام میں شاید ایک متنفس بھی ایسا نہیں ملے گا جسے دائرہ اسلام میں شمار کیا جا سکے۔ تکفیر کے فتووں کی ارزانی دیکھنی ہو تو فتووں کے اُس انبار پر نظر ڈالیے جو حضرات مقلدین نے وہابیوں اور دیو بندیوں پر

لگائے ہیں۔ شیعہ حضرات سُنیوں کے متعلق جو خیالات رکھتے ہیں اُن کے بیان کی حاجت نہیں۔ بریلویوں اور بدایونیوں کے بارے میں حضرات اہل حدیث کے جو فتوئے ہیں، اُن سے کون واقف نہیں۔ مختصر یہ کہ ہر فرقہ دوسرے فرقے کے علماء کے نزدیک کافر ہے۔ ہم نہیں چاہتے ـــــ یہ بھی ہمارا مسلک ہے ـــــ ہم نہیں چاہتے کہ فتاویٰ کا وہ انبار آپ کے سامنے پیش کر کے آپ کے اوقات گرامی کا حرج کریں۔ ایسے مہروں سے مزین فتوے جتنی تعداد میں آپ چاہیں، بازاروں میں آپ کو مل سکتے ہیں۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: آپ نے تو پوچھا تھا کہ کس چیز پہ آپ کا اختلاف ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گزارش یہ کی ہے کہ ہمارا اختلاف اس بات پر ہے کہ مسلمانوں کی تکفیر کرنی جائز نہیں ہے۔ جو شخص اس بارے میں .... ہمارا مسلک وہی ہے جو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے (۹۹) وجوہ کفر بھی پائے جائیں اور صرف ایک وجہ ایمان آپ اُس میں دیکھیں تو تب بھی اُس شخص کو کافر نہ کہیں۔ یہ ہمارا اختلاف ہے جو اہل ربوہ سے ہمیں ہوا۔ یہ میں اب تک آپ کی خدمت میں تین اختلاف پیش کر چکا ہوں۔

چوتھا اختلاف جماعت ربوہ کے ساتھ ہمارا یہ ہے کہ ہم لوگ مرزا صاحب کے بعد اُس قسم کی خلافت کو جو ربوہ میں پائی جاتی ہے، تسلیم نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک خلافت کا وہ انداز جو اپنے اندر ایک نبوت کی خلافت کا رنگ رکھتا ہے، ہم اُس کو جائز نہیں سمجھتے۔ ہمارے نزدیک جو بھی خلافت ہے، وہ صرف شیوخ کی خلافت ہے، اور شیوخ کی خلافت ہی وُہ چیز ہے جس پر ہم نے اپنے نظام کی بنیاد رکھی ہے۔ ہم لوگ نہ تو اس چیز کے قائل ہیں کہ کوئی ایسا نظام بنایا جائے جو سیاسی کام کرے۔ ہم جس چیز کو اپنے ہاں مانتے ہیں، وُہ اس قسم کی خلافت کو قطعاً تسلیم نہیں کرتے کہ کوئی پارٹی انڈر گراؤنڈ ہو کر کوئی سیاسی کام کرے، یہ بھی ہمارے نزدیک ناجائز ہے۔ ہم خلافت اس معنوں میں بھی نہیں لیتے کہ وہ شخص غیر مامور ہو کر، خطاؤں کا پتلا ہو کر، ہزار غلطیوں کا مبداء ہونے کے باوجود، اُس کی پوزیشن ایسی بنا دی جائے کہ وُہ سب پر حاکم ہے، اور جمہوریت کا قلع قمع

کر دیا جائے۔ یہ بھی ہمارے نزدیک خلافت کا وُہ مفہوم نہیں۔ تو یہ چوتھا پوائنٹ تھا جس پر ہمارا ربوہ والوں سے اختلاف ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: مولانا! یہ فرمائیے، پہلے جو سب سے آخری بات آپ نے کی میں اُس پر آتا ہوں، پھر میں کچھ اور سوالات پوچھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ایسی خلافت کے خلاف ہیں جو کہ ڈکٹیٹر شپ کی ٹائپ کی ہو۔ اور جو ایک ادنیٰ آدمی کو اتنا طاقت ور بنا دے، جو ربوٰہ میں ہے۔ یہ آپ نے تجربے کی بنا پر کہا یا کس وقت آپ کو اس بات کا احساس ہوا؟ کس وقت وہ شخص بیٹھا جس نے ڈکٹیٹر شپ کی، جس کو آپ نے محسوس کیا اور آپ اُن سے مخالف ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! پیش کروں؟

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! ہمارے اس خیال کی بنیاد حضرت مرزا صاحب کی وصیت پر ہے۔ یہ وصیت ہے جو حضرت مرزا صاحب نے ۱۹۰۵ء میں اپنی جماعت کو کی۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں، میرا سوال آپ نہیں سمجھے۔ یہ اختلاف کب پیدا ہوا، کس بات پر، کس تاریخ کو؟

جناب عبدالمنان عمر: ۱۹۱۴ء میں۔

جناب یحیٰی بختیار: ۱۹۱۴ء میں کون ڈکٹیٹر بیٹھا تھا جس نے آپ کو اس بات کا احساس دلایا کہ یہ غلط قسم کی ڈکٹیٹر شپ کر رہا ہے اور آپ کو اس پارٹی سے جدا ہونا چاہیے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے کہ ۱۹۱۴ء میں جب کہ مولانا نورالدین کی وفات ہوئی تو مرزا محمود احمد صاحب نے یہ موقف اختیار کیا کہ جماعت کا ایک خود مختار ہیڈ (head) ہونا چاہیے جو خلیفہ ہونا چاہیے۔ یہ ۱۹۱۴ء میں اُنھوں نے یہ بات کہی۔ ہم نے اس بات کو اس لیے تسلیم نہیں کیا کہ اُن کی ڈکٹیٹر شپ کے کچھ واقعات

ہمارے سامنے تھے، بلکہ ہم نے اُصولاً اس چیز کو رد کر دیا کیونکہ مرزا صاحب نے جو ہمیں وصیت کی تھی وُہ یہ تھی کہ اُنھوں نے اپنے بعد ایک انجمن قائم کی تھی، اپنی زندگی ہی میں ایک انجمن کو قائم کر دیا تھا اور کہا تھا یہ انجمن کثرت رائے سے اس جماعت کے معاملات کو سرانجام دے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ انجمن جو کثرت رائے سے جماعت کے معاملات کو سرانجام دیتی تھی، اسی انجمن نے ایک حکیم نور دین صاحب کو پہلا خلیفہ بنایا، یہ درست ہے؟ اُس وقت میں کوئی ڈکٹیٹرشپ نہیں تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وُہ بالکل اُصول کے مطابق خلیفہ تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل اُصول کے مطابق تھے بلکہ میں عرض کروں کہ وُہ شخص جماعت میں مسلمہ طور پر سب سے بڑا متقی، سب سے زیادہ عالم، اور مرزا صاحب نے اُس کے متعلق لکھا ہے کہ ''وُہ شخص میرا اس طرح متبع ہے جس طرح انسان کی نبض جو ہے وُہ اس کے دل کی حرکت کے ساتھ حرکت کرتی ہے۔'' وُہ ایسا اُس کا متبع تھا۔ لیکن، اور وہ اس انجمن کا پریذیڈنٹ تھا، اُس پہلے دن سے، بعد میں نہیں۔ یہ جب ۱۹۱۴ء میں وُہ خلیفہ ہوئے ہیں، اُس وقت نہیں وُہ پریذیڈنٹ، بلکہ وُہ پریذیڈنٹ ۱۹۰۵ء سے بن گئے تھے۔ اُس وقت سے چلے آ رہے ہیں وُہ پریذیڈنٹ۔ اُنھوں نے کبھی بھی انجمن کو ڈکٹیٹرانہ نظام کے ماتحت نہیں چلایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی آپ سے عرض کر رہا ہوں۔ مولانا صاحب ذرا غور سے سُنیں آپ۔ آپ نے تقریریں پہلے سے تیار کی ہوئی ہیں۔ سوال سنتے نہیں۔ آپ مہربانی کر کے اگر آپ میرا سوال سُن لیں اور اُس کا جواب دے دیں، پھر بے شک بعد میں جو آپ نے لکھا ہوا ہے وُہ بھی سنا دیجیے۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ خلیفہ اول جو تھے، حکیم نور دین صاحب! اُن کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے انتخاب سے پہلے آپ ہٹ گئے پارٹی سے، یہ درست ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، نہیں جی، انتخاب سے پہلے نہیں ہٹے۔ ہم لوگ مرزا صاحب.......... یہ جو مولانا نورالدین صاحب کی وفات ہوئی ہے، اُس وقت یہ واقعہ پیش آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن وُہ وفات ہوئی اور الیکشن آ گیا، دونوں اکٹھے تھے، یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں۔ بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اُسی وفات کے فوراً بعد..........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....آپ الگ ہو گئے۔ تو آپ نے مرزا بشیرالدین صاحب کی ڈکٹیٹرشپ تو دیکھی نہیں نان، نہ اُن کے تابع آپ رہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اُن کے تابع یہ جماعت کبھی نہیں رہی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو نہ آپ نے اُن کی کبھی ڈکٹیٹرشپ دیکھی کبھی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے تو دیکھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آپ اُس جماعت کے ماتحت اُن کے ماتحت کبھی نہیں رہے، ان پر بیعت نہیں لائے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اُن کی ڈکٹیٹرشپ کا اثر آپ پر ہو نہیں سکتا تھا۔ آپ نے ویسے ہی دیکھا جیسے میں دیکھتا ہوں یا کوئی اور دیکھ رہا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اُنھوں نے ______ میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب کی ایک وصیت ہے۔ اُنھوں نے اس وصیت کی دفعہ ۱۸ کی خلاف ورزی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کب؟

جناب عبدالمنان عمر: اُسی وقت جب وُہ اُنھوں نے یہ کہا کہ ''میں خلیفہ بنتا ہوں۔''

تو اُنھوں نے کہا کہ ”آئندہ سے میرے احکام اس انجمن کے لیے اسی طرح واجب التعمیل ہوں گے جس طرح یہ مرزا صاحب کی زندگی میں تھے۔“

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، الیکشن تو نہیں ہوا تھا اُس وقت؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: الیکشن سے پہلے اُنھوں نے کہا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ الیکشن کا وُہ جو وقت تھا اُس میں..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ....یہ ساری باتیں پیش ہوئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، منتخب ہونے سے پہلے اُنھوں نے یہ بات کی یا منتخب ہونے کے بعد؟

جناب عبدالمنان عمر: پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلے بات کہی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، پہلے بھی یہ کہی، مگر یہ ریزولیشن کی تبدیلی بعد میں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: الیکشن کے بعد؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، الیکشن سے پہلے جب آپ چلے گئے تو میں..........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، پہلے ہی اُنھوں نے اپنے ان خیالات کا اظہار کر دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اظہار اُنھوں نے کیا تھا تو اُن کو الگ کس نے کیا، اور کیوں کیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: جب اُنھوں نے ان خیالات کا اظہار کیا تو اُن کو کس نے elect کیا اور کیوں کیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اُنھوں نے جماعت کے اندر رہتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا جب جماعت کے اندر اُنھوں نے ان خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کی ایک باڈی جس نے اُن کو elect کرنا تھا............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، جماعت نے بحیثیت مجموعی اُن کو انتخاب کرنا تھا، کوئی electoral college نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی پھر اُن کو elect کیوں کیا؟ (مرزا مسعود بیگ سے) آپ فرما دیجیے اگر آپ جانتے ہیں۔ آپ اُن کو بتا دیجیے۔ ہاں جی جو، ہاں، اُن کے ذریعے بول دیجیے کیونکہ پھر ہر ایک کو علیحدہ حلف دینا پڑتا ہے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: اجازت ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اجازت تو کمیٹی کی ہے، مگر یہ آپ بتا دیجیے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر............

جناب یحییٰ بختیار: آپ ساتھ اپنا اسم گرامی بتا دیا کریں تا کہ ریکارڈ پر آ جائے کہ کن کی طرف سے ہے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: میں جو کہوں گا خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ایمان سے سچ کہوں گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And your name please?

جناب مسعود بیگ مرزا: جی، میرا نام ہے مسعود بیگ مرزا۔ میں اس انجمن کا سیکرٹری ہوں۔

پروفیسر غفور احمد: میری گزارش یہ ہے کہ جو صاحب جواب دے رہے ہیں، وہ اگر مختصر سا تعارف بھی کرا دیں اپنا کہ وہ کب منسلک ہوئے تھے تو ہمیں آسانی ہو گی۔

جناب مسعود بیگ مرزا: بہت بہتر۔ جناب! میں، جو اس وقت آپ سے مخاطب ہونے کی عزت حاصل کر رہا ہے، اُس کا نام ہے مسعود بیگ۔ میں اس انجمن کا سیکرٹری

ہوں۔ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک ریٹائرڈ آفیسر ہوں اور اس وقت اس انجمن کی خدمت کرتا ہوں اور پہلے بھی کرتا رہا ہوں۔

تو یہ جو سوال تھا بڑا pertinent ، میں مختصر اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ وہ سوال بڑا صحیح تھا۔ تو میں، یہ نہیں کہ میرے بھائی میں وہ استعداد نہیں تھی۔ میں نے کہا کہ میں شاید اس کا مختصر جواب دے سکوں۔ تو جناب نے پوچھا کہ آپ نے کیا رنگ دیکھا مرزا بشیر الدین کی ڈکٹیٹر شپ کا، اور وہ سب جماعت نے ان کو elect کیا۔

تو حضور! مرزا صاحب کی وفات ہوئی۔ ۱۹۰۸ء میں۔ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک، جس میں حضرت مولانا نور الدین صاحب کی وفات ہوئی، ان چھ سال میں اختلافات کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ یہ نبوت کا عقیدہ بھی اسی عرصے میں گھڑا گیا اور تکفیر المسلمین کی طرف بھی مرزا صاحب، خلیفہ نہ ہونے کے باوجود مرزا محمود احمد صاحب مضامین لکھا کرتے تھے۔ اور حضرت مولانا نور الدین صاحب نے ایک دو دفعہ فرمایا کہ ''یہ کفر کا مسئلہ بڑا نازک ہے، ہمارا میاں ابھی سمجھا نہیں اس کو۔'' جس وقت انتخاب ہوا تو یہ صحیح ہے کہ انتخاب میں زور سے وہ خلیفہ منتخب ہو گئے۔ دھاندلی بھی ہوئی تھی۔ یہ صحیح بات ہے۔ اور لوگوں نے مولانا نور الدین صاحب کی وفات کے آخری ایام میں، ان کے اعزاء نے چکر لگا کے، سفر کر کے لوگوں کو تیار کیا تھا۔ اور حضرت صاحب کا بیٹا ہونے کی وجہ سے ان کا انتخاب بڑا آسان تھا۔ لیکن لاہوری جماعت کے عمائدین، مولانا محمد علی اور دوسرے لوگ جماعت کے اتحاد کو برقرار رکھنا چاہتے تھے، وہ برقرار رکھنا چاہتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ جماعت میں افتراق نہ ہو۔ اور میاں صاحب سے کہتے تھے کہ ''ہم آپ کے عقیدے کے ساتھ متفق نہیں ہیں ـــــ یہ نبوت اور تکفیر کا جو ہے ـــــ لیکن ہم جماعت کی وحدت چاہتے ہیں۔'' تو مرزا صاحب نے پہلا کام ـــــ جو جناب کے سوال کا جواب ہے ـــــ ڈکٹیٹرانہ کیا، وہ یہ تھا کہ مرزا صاحب کی وصیت کے مطابق انجمن جو

تھی وُہ متبوع تھی، انجمن حاکم تھی۔ حضرت مرزا صاحب نے وصیت یہ کی تھی کہ ''میرے بعد خدا کے خلیفہ کی جانشین یہ انجمن ہے۔ جو کثرت رائے سے انجمن فیصلہ کرے گی۔ وہ فیصلہ ناطق ہوگا۔'' یہ حضرت مرزا صاحب کی وصیت تھی اور ۱۹۰۵ء میں ہی انھوں نے انجمن بنا دی۔ اور مولانا نور الدین صاحب کو اس کا صدر بنایا اور خود تمام معاملات سے الگ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ ''جو انجمن کثرت رائے سے فیصلہ کرے گی وہ صحیح ہوگا؛ البتہ میری زندگی تک یہ نظام رہے کہ مجھے اطلاع دی جایا کرے کہ یہ فیصلے ہوئے ہیں۔ شاید کسی فیصلے میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہو تو پھر میں آپ کو بتاؤں۔ لیکن میرے بعد ہر معاملے میں کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوگا، تو مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پہلا کام یہ کیا، اپریل ۱۹۱۴ء میں، اس ریزولیوشن کو منسوخ کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ درست فرما رہے ہیں، میں بعد کی بات نہیں کر رہا، جب وہ elect ہو گئے ....

جناب مسعود بیگ مرزا: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... پہلے سے وہ فرما رہے تھے کہ پہلے سے ہی آپ علیحدہ ہو گئے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: نہیں، یہ انھوں نے کبھی نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، پہلے سے الگ نہیں ہو گئے، الیکشن کے بعد آپ الگ ہو گئے؟

جناب مسعود بیگ مرزا: الیکشن سے بعد، الیکشن سے بعد اُنھوں نے اپریل میں یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ اور لاہور کی انجمن کا وجود مئی ۱۹۱۴ء میں آیا۔ لاہور والے جب مجبور ہو گئے، انھوں نے دیکھا کہ اب ان کے ساتھ pull on کرنا مشکل ہے تو پھر وہ لاہور آ ئے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا الیکشن میں کوئی اور شخص بھی امیدوار تھا وہاں؟

جناب مسعود بیگ مرزا: امیدوار کوئی نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، امیدوار اس بارے میں کہ جس کے بارے میں جماعت والے سوچتے تھے............

جناب مسعود بیگ مرزا: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ اس کو خلیفہ بننا چاہیے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: جناب! کوئی اور proposal نہیں تھا............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ....

جناب مسعود بیگ مرزا: .... ایک ہی نام propose ہوا۔ سب نے کہا کہ ”مبارک، مبارک، مبارک۔“

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ ذرا............

جناب مسعود بیگ مرزا: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....سوال میرا سُن لیں۔

جناب مسعود بیگ مرزا: جناب!

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ کچھ دھاندلی بھی ہوئی۔

جناب مسعود بیگ مرزا: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو جماعت کے جو ممبر تھے کہ جو elect کرتے تھے یا جو چُنتے تھے، ان کی نظر میں............

جناب مسعود بیگ مرزا: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... میاں محمود احمد کے علاوہ کوئی ایسی شخصیت تھی جو چاہتے تھے کہ یہ بہتر شخصیت ہوگی کہ یہ اگر ہمارے خلیفہ بن جائیں وہ، یا کوئی اور شخص نہیں تھا؟

جناب مسعود بیگ مرزا: کوئی candidate نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، candidate نہیں کہہ رہا ہوں............

جناب مسعود بیگ مرزا: لوگوں کی نظر میں تو ہمیشہ ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو کوئی............

جناب مسعود بیگ مرزا: یعنی ایک خادم اسلام، جو شروع سے اُس انجمن کے سیکرٹری تھے، وہ مولانا محمد علی صاحب علم میں، فضل میں، عمر میں، تجربے میں ____ مرزا محمود احمد صاحب کی عمر اُس وقت ۱۹ سال تھی ____ جس وقت یہ الیکشن ہوا اُس وقت اُن کی عمر ۲۵ سال ____ جس وقت مرزا صاحب فوت ہوئے ۱۹ سال تھی۔ Sorry، اس وقت اُن کی عمر ۲۵ سال تھی۔ وُہ ایک نوجوان تھے۔ تو مولانا محمد علی کا تو بہت تجربہ تھا۔ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ مولانا محمد علی اس کو بہتر چلا سکتے ہیں۔ لیکن مولانا محمد علی نے کبھی اپنے آپ کو بطور اُمیدوار کے پیش نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے نہیں کہا۔ پھر اس کے بعد یہ چاہتے تھے کہ مولانا محمد علی صاحب خلیفہ ہوں، وُہ جماعت سے علیحدہ ہو گئے؟

جناب مسعود بیگ مرزا: وہ اس وجہ سے جناب! نہیں علیحدہ ہو گئے تھے کہ مولوی محمد علی صاحب elect نہیں ہوئے تھے، اس وجہ سے الگ نہیں ہوئے۔ اُنھوں نے، جیسا میں نے گزارش کی پہلے، کہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ کوششیں کیں اتفاق اور اتحاد کی۔ وُہ کہتے تھے کہ یہ جو آپ نے حضرت صاحب کی وصیت کو بدلا ہے، یہ درست نہیں۔ اور یہ آپ کے جو عقائد ہیں ____ مرزا محمود احمد صاحب کہتے تھے کہ ”یا میری بیعت کرو یہاں رہو، میری بیعت کرو۔“ وُہ کہتے تھے کہ ”ہم آپ کی بیعت ان وجوہ سے نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ جنھوں نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے ہم آپ کے ہاتھ پہ بیعت کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔“ اور دوسرا تھا نظام کے بارے میں، جو ایک بنیادی انھوں نے یہ رخنہ اندازی کی تھی کہ اُس clause کو ملیا میٹ کر دیا، دفعہ ۱۸ جو تھی اس میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کب کیا انھوں نے؟

جناب مسعود بیگ مرزا: اپریل ۱۹۱۴ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: الیکشن کب ہوا تھا اُن کا۔

جناب مسعود بیگ مرزا: مارچ ۱۹۱۴ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس دوران میں مولانا محمد علی نے اُس پہ بیعت..........

جناب مسعود بیگ مرزا: مولانا محمد علی صاحب نے بیعت نہیں کی، لیکن قادیان میں رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیوں؟ کیونکہ ابھی تک وُہ دفعہ نہیں تھی ختم۔

جناب مسعود بیگ مرزا: میں، میں عرض کرتا ہوں، وُہ اس لیے..........

جناب یحییٰ بختیار: آپ گزارش کر لیجیے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: میں آپ کے سامنے اُس زمانے کے اخبار ''الہلال'' کا ایک quotation پیش کرتا ہوں..........

جناب یحییٰ بختیار: پہلے آپ جواب دے دیجیے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: وُہ اسی میں جواب ہے۔ جی، یہ الفاظ ہی اُس جواب کے ہیں:

> ''اس عرصہ کے..........ایک عرصہ سے اس جماعت میں مسئلہ تکفیر کی بناء پر دو جماعتیں پیدا ہوگئی تھیں۔ ایک گروہ.......... بنیاد مسئلہ تکفیر تھی..........''

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس سال کا ''الہلال'' ہے؟

جناب مسعود بیگ مرزا: یہ جناب ''الہلال'' کا حوالہ میں عرض کر رہا ہوں، ۲۰/مارچ ۱۹۱۴ء کا ہے۔ میں نے اس لیے عرض کیا کہ اس میں اس سوال کا، غالباً شاید آپ کے سوال کا جواب آجائے:

"جماعت............... ایک عرصہ سے اس جماعت میں مسئلہ تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا ہو گئی تھیں۔ ایک گروہ کا یہ اعتقاد تھا کہ غیر احمدی مسلمان نہیں گو وہ مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان نہ لائیں۔ لیکن دوسرا گروہ صاف صاف کہتا تھا کہ جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نہ لائیں قطعی کافر ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آخری جماعت کے رئیس صاحبزادہ بشیرالدین محمود ہیں۔ اس گروہ نے انھیں اب خلیفہ قرار دیا ہے۔ مگر پہلا گروہ تسلیم نہیں کرتا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ نے اس بارے میں جو تحریر شائع کی ہے اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوری کے ساتھ قادیان میں رہ کر اظہار خیال کیا ہے، جہاں پہلے گروہ کے رُوساء نہیں، وہ فی الحقیقت ایک ایسا واقعہ ہے جو ہمیشہ اس سال کا ایک یادگار واقعہ سمجھا جائے گا۔"

تو میری گزارش یوں ہے جی! اب آپ کے سوال کے جواب میں کہ اختلاف کی بنیاد جو ہے وہ مسئلہ تکفیر تھی، وہ مسئلہ نبوت تھی، اور مرزا محمود احمد صاحب کے یہ خیالات تھے کہ خلافت کو ایک ڈکٹیٹرانہ نظام کے ماتحت چلایا جائے۔ اس کے لیے وہ مولانا نور الدین کو بھی وقتاً فوقتاً یہ مشورہ دیتے رہے تھے کہ "جناب! اس طرح نہ کیجیے، بلکہ خلافت کو پوری طرح اپنے ہاتھ میں لیجیے اور مالی معاملات کو بھی اپنے ہاتھ میں لیجیے۔"

جناب یحیٰی بختیار: آپ یہ فرمائیے کہ مولانا محمد علی صاحب نے حکیم نورالدین کے ہاتھ پر بیعت کیا تھا؟

جناب مسعود بیگ مرزا: جی ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: تو پھر یہ کیوں اعتراض کیا کہ چونکہ میں مرزا صاحب کے ہاتھ پہ بیعت کر چکا ہوں اس لیے مرزا بشیر الدین کی بیعت نہیں کروں گا؟ آپ فرما رہے تھے......

جناب مسعود بیگ مرزا: میں، میں اس کے متعلق گزارش کروں گا، مولانا صاحب نے خود اس کا جواب دیا۔ انھوں نے فرمایا کہ "میں نے حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر

بیعت کی تھی اور اس کے بعد مولانا نور الدین کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان دونوں نے مجھے تکفیر المسلمین کی کبھی تلقین نہیں کی تھی۔ مگر مرزا محمود احمد اس کی تلقین کرتے ہیں، اس لیے اس خیال کو رکھ کر میں ان کی بیعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اگر مرزا صاحب، مرزا محمود صاحب اس خیال کو چھوڑ دیں تو ہمیں ان کی بیعت سے کوئی انکار نہیں۔“

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا کہ تکفیر کا سلسلہ پہلے شروع ہو گیا تھا۔ ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۸ء یا............

جناب مسعود بیگ مرزا: جی نہیں، ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۸ء میں نہیں، بلکہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۸ء کے بعد۔

جناب مسعود بیگ مرزا: جی آ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور کس نے شروع کیا تھا یہ؟

جناب مسعود بیگ مرزا: یہ اصل میں یہ ایک بڑی تاریخی سی بحث ہے کہ اس کا آغاز کرنے والا کون شخص تھا۔ بظاہر جو معلومات ہمارے سامنے ہیں وہ ایک شخص ظہیر الدین عروپی تھا۔ اس نے ۱۹۱۱ء میں کچھ اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا اور مرزا صاحب کی نبوت کو پیش کیا۔ اس سے غالباً ____ یہ تو محض قیاس آرائی ہے ____ اس سے غالباً مرزا محمود احمد صاحب نے یہ آئیڈیا مستعار لیا اور پھر اپنے خیالات کو اس کے سانچے میں ڈھال کر پھر اس بات کو آگے پھیلانا شروع کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کی توجہ کچھ مرزا صاحب کے followers کی طرف دلاؤں گا۔ پیشتر اس کے، کچھ سوال ایسے نہیں کہ ان کا اگر جواب دے دیں تو پھر آسانی ہو جائے گی۔ ”کفر“ سے کیا مراد ہے؟ میں آپ سے simple پوچھتا ہوں کہ ”انکار کرنے والا؟“

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں عرض کرنے............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھتا ہوں، بے شک مطلب تو یہی ہے ناں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں عرض کرتا ہوں۔ ''کفر'' کے لفظ کو دو طرح استعمال کیا گیا ہے اسلامی لٹریچر میں، اور یہی دو طرز کا استعمال مرزا صاحب کے ہاں بھی پایا جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص ارادتاً تارک الصلوٰۃ ہو جائے وہ کافر ہوتا ہے۔ لیکن اس کو اصطلاحی کفر نہیں کہتے۔ اصطلاح میں جو اس کے لیے لفظ ہے، مجھے معاف کیجیے گا، وہ ہے ''کفر دو کفر'' عربی کے الفاظ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ رہتا تو انسان دائرہ اسلام کے اندر ہے، لیکن حقیقی طور پر وہ مسلمان نہیں ہوتا۔ اس کی جو روح ہے اسلام کی، اس پر پوری طرح وہ شخص کاربند نہیں ہوتا۔ ان معنوں میں بھی ''کفر'' کا لفظ............

جناب یحییٰ بختیار: گنہگار ہو گیا ایک قسم............

جناب عبدالمنان عمر: .... لیکن ''کفر'' کا جو حقیقی استعمال ہے، اس کے جو حقیقی معنے ہیں، وہ یہ نہیں کہ کوئی شخص محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے اور کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ سے منکر ہو جائے۔ اصل میں اصطلاحاً کفر صرف اور صرف ان معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی شخص ان انبیاء کا انکار کرے جن ذکر قرآن شریف میں ہے تو وہ کافر نہیں ہو گا؟

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے شروع میں آیا ہے کہ:

(عربی)

کہ مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی پر بھی ایمان لائے اور اس وحی کو بھی تسلیم کرے اور ایمان لائے جو کہ آپ سے پہلے ہو چکی ہے۔ یہ بالکل شروع کے الفاظ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ جو انبیاء ہیں اللہ کے، جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے، ان پر ایمان لانا بھی ضروری ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ان پر ایمان نہ لایا جائے تو انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اب یہ مسیح موعود، جو مرزا صاحب نے دعویٰ کیا تھا، آپ یہ تسلیم کرتے ہیں مسیح موعود تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیح موعود بھی نبی تھے۔ مسیح؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: حضرت عیسےٰ علیہ السلام..........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... نبی تھے اللہ کے..........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... اور یہ ان کا دوبارہ آنا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ان کی نبوت تو نہیں ختم ہوگئی اس دوران میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ میں اس جماعت نقطہ نگاہ بڑی وضاحت سے آپ کے سامنے رکھ دوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارا اعتقاد یہ جس کو ہم قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور بزرگان امت کے اقوال سے ثابت کر ہیں، کہ وہ مسیح جو بنی اسرائیل کی طرف سے رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کے مطابق مبعو ہوئے تھے، وہ اپنی طبعی موت کے ساتھ فوت ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور یہ جو احادیث آتا ہے کہ آخری زمانے میں مسیح موعود کے رنگ میں..........

جناب یحیٰ بختیار: مولانا............!

جناب عبدالمنان عمر: ....مسیح ناصری کا............

جناب یحیٰ بختیار: ....میں ایک عرض کروں گا کیونکہ اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خواہ وہ جسمانی طور سے آئیں یا کسی اور صورت میں، وہ تو آپ کا اختلاف ہے، وہ اس کی بات نہیں ہے۔ مگر اس سے انکار نہیں وہ آئے کسی نہ کسی شکل میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: تو جب جس شکل میں وہ آئیں، جسمانی طور پر آسمان سے اُترے یا کسی اور انسان کی شکل میں جن میں وہ ساری خوبیاں ہوں، اس صورت میں وہ آئیں تو نبی تو ہوں گے کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کر رہا ہوں............

جناب یحیٰ بختیار: یہ میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی آ۔

جناب یحیٰ بختیار: کہ نبوت ان کی ختم ہو جاتی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں عرض کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح کی آمدِ ثانی کا ذکر کیا ہے۔ اور صحیح مسلم کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ ''وہ نبی اللہ ہوگا۔'' لیکن اگر تو وہی مسیح آنا ہے، کیا اس نے حقیقی نبوت کو لے کر آنا ہے؟ تو یہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی ہے۔ ہمارے رائے میں، ہمارے علم میں، ہمارے اعتقاد کی رُو سے، جس شکل میں بھی اس مسیح نے آنا ہے، ہمارے نزدیک وہ بروزی رنگ ہے، کسی اور شخص کی شکل میں اُس نے آنا ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کے ذہن میں یہ ہے کہ اُسی مسیح نے آنا، تو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبوت کو لے کر نہیں آ سکتا۔ حقیقی نبوت اگر اس کو حاصل ہے تو ہمارے

نزدیک وہ ختم نبوت کا منکر ہے وہ شخص۔ اور ہمارے نزدیک مرزا صاحب......... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ پرانا نبی آ سکتا ہے نہ نیا نبی آ سکتا ہے، لیکن کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ''نبی اُللہ'' کا لفظ استعمال کیا ہے، اس لیے ہم اس عزت کے لیے جو اس پاک وجود کی ہمارے دلوں میں ہے، ہم سمجھتے ہیں، اس سے مراد غیر حقیقی رنگ میں اس رنگ کی نبوت ہے جس کو بعض اولیاء نے ''انبیاء الاولیا'' کا نام دیا ہے۔ ایسی شکل میں تو وہ نبوت آ سکتی ہے۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں میں، ان معنوں میں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک مستقل وجود آ گیا، یہ ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اور ہم ایسی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اب تو، اب تو مولانا! سوال اب یہ ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا..........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اور آپ کہتے ہیں کہ ہاں، وہ مسیح موعود تھے۔ اور یہ بھی آپ فرماتے ہیں کہ کسی قسم کے نبی وہ بھی نہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....یعنی اس کا لفظی کہیں، بروزی کہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....ظِلی کہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ....مجازی کہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: مَیں، مَیں بڑی وضاحت سے عرض کروں گا، کسی قسم کی نبوت کے ہم قائل نہیں۔ یہ جو ظلی اور بروزی ہیں، یہ نبوت کی قسمیں نہیں ہیں، یہ غیر نبی کے لیے لفظ استعمال ہوئے ہوئے ہیں اور میں آپ کو..........

جناب یحیٰ بختیار: مرزا صاحب.........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب نے جو اپنے لیے ''نبی'' کا لفظ استعمال کیا ہے............

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ان معنوں میں کیا جن معنوں میں پہلے لوگوں نے ''نبی'' کا لفظ بمعنی ''محدث'' استعمال کیا، یہی معنے مرزا صاحب نے لیے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی تحریر میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں..........

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، وہ تو تحریر میں آپ سے پوچھوں گا...........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: ....تحریر آپ نے یہاں نقل کی ہوئی ہیں، وہ ہم آپ دیکھ چکے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔ میں، میں گزارش آپ کے سوال کے سلسلے میں کر رہا تھا کہ وہ جو آنے والا ہے، اس کے بارے میں آپ لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ نبی ہوگا کہ نہیں ہوگا؟

جناب یحیٰ بختیار: فرمایئے۔

جناب عبدالمنان عمر: اس کے لیے گزارش یہ ہے کہ آنے والے مسیح موعود کا____ یہ مرزا صاحب کی ایک کتاب ہے..........

جناب یحیٰ بختیار: کس تاریخ کی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، یہ ''انجام آتھم'' ہے جی اس کا نام۔ اس میں فرماتے ہیں:

''آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح علم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ ان ہی مجازی معنوں کی رُو سے ہے جو صُوفیا کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم النبین، خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔''

یہ مرزا صاحب کی تحریر ہے جس سے واضح ہو گیا ہو گا کہ مرزا صاحب اور ہم ان کی اقتداء میں آنے والے، مسیح موعود کے بارے میں ''نبی اُللہ'' کا لفظ مجازی معنوں میں، غیر حقیقی معنوں میں، صرف ''محدث'' کے معنوں میں، صرف خدا کا ہم کلام ہونے والوں کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں، نبوت کے حقیقی معنوں کی رُو سے کبھی استعمال نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ مولانا! ایک اور definition بھی دے دیجیے۔ ''کفر'' کی ہو گئی۔ یہ خدا سے ہمکلام ہونے کے۔ ایک الہام ہوتا ہے، ایک وحی ہوتی ہے۔ الہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے لیکن مبشرات کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اِن ''مبشرات'' سے مراد اولیاء کرام نے جو مراد لی ہے۔ وہ ہے رویاء صالحہ، وحی، الہام، کشف، ان چیزوں کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور ہمارے نزدیک جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے، وہاں ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کی یہ صفت کہ وہ ہمکلام ہوتا ہے اپنے بندوں سے، یہ معطل نہیں ہوئی۔ اور ہم رویاء صالحہ، الہام، وحی اور کشف کے ذریعے اس خدا تعالیٰ کے مکالمہ، مخاطبہ الیہ کے قائل ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ عرض کروں گا کہ آپ رویاء، کشف، الہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟ یہ تشریح ذرا کر دیں تاکہ بعد میں جو ہم سوال پوچھیں..........

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش کر دوں کہ ہمارے نزدیک ''وحی'' اور ''الہام'' کے لفظ گو الگ الگ نہیں، لیکن ہم نے ہمیشہ اس کو، اور مرزا صاحب نے اور پہلے اولیاء اور ربانی علماء نے ہم معنی بھی استعمال کیا ہے۔ لیکن بعض لوگ ''وحی'' اور ''الہام'' میں فرق کرتے ہیں۔ یہ ان کا ہے اصطلاح، ہماری یہ اصطلاح نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک ''وحی''

اور ''الہام'' مترادف الفاظ ہیں۔ وحی اور الہام کی کیفیت یوُں ہے کہ رویاء میں انسان سویا ہوا ہوتا ہے، جس کو ہم عام زبان میں خواب دیکھنا کہتے ہیں۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان بیدار ہوتا ہے اور دیواروں کے اور فاصلوں کے جو بُعد ہیں، ان کو دور کر کے وُہ شخص دیوار کے پیچھے بھی اور ایک لمبے فاصلے سے بھی اس چیز کو دیکھ لیتا ہے۔ اس میں ایک مثال عرض کروں تو شاید بات واضح ہو جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ یکدم آپ کی زبان سے یہ نکلا:

(عربی)

لوگ حیران ہو گئے کہ یہ کیا لفظ! خطبہ دے رہے ہیں اور ایک غیر متعلق لفظ استعمال ہو گیا۔ تو خطبے کے بعد عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُنھوں نے عرض کی کہ ''جناب! یہ ساریہ والا قصّہ کیا ہے۔'' اُنھوں نے کہا کہ ''کچھ نہیں، میں خطبہ دے رہا تھا، دیتے دیتے یک دم مجھ پر کشف کی حالت طاری ہو گئی اور میں نے دیکھا کہ شام کی سرحد پر جو مسلمانوں کی فوجیں لڑ رہی ہیں، میدان جنگ میں، ایک موقع ایسا آ گیا ہے کہ ساریہ کمانڈر جو ہے جو مسلمانوں کی فوج کو لڑا رہا ہے رومیوں کے خلاف، تو رومیوں کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا فوج کا پیچھے کی طرف پہاڑی کی پشت سے ہو کر ان کے rear پر، ان کے پچھلے حصے پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تو میں برداشت نہ کر سکا اور فوراً ہی میری زبان سے نکلا کہ ساریہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ چنانچہ یہ کیفیت مجھ سے دور ہو گئی اور میں نے خطبہ اپنا دینا شروع کر دیا۔'' اس کے بعد واقعہ یہ ہوا کہ جب وہ قافلہ وہاں جی جنگ کی خبریں لے کر مدینہ میں پہنچا تو ساریہ نے جو خط وہاں سے بھیجا وہ یہ تھا کہ یہ حالات ہوئے، یہ ہوا اور یہ ہوا۔ اور ساتھ ہی بتایا کہ: ''جمعہ کے دِن، جمعہ کے وقت میں نے ایک آواز سنی جب کہ میں اپنی فوجوں کو لڑا رہا تھا، جس میں مجھے کہا گیا تھا کہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور وہ جناب کی آواز تھی، یعنی حضرت عمرؓ کی آواز تھی۔ چنانچہ میں نے

جو اُس طرف دیکھا تو ایک چھوٹی سی ٹکڑی ہمارے back پر حملہ کر رہی تھی۔ چنانچہ میں اپنی فوج کو لے کر اس پہاڑی پر چڑھ گیا اور اس طرح ہم اس شکست سے بچ گئے، اور ہمارے انھوں نے، اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔" تو یہ دیکھیے، یہ وہ کشف کی کیفیت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں رہ کر شام کی سرحدوں کا نظارہ دیکھ لیا ہے اور یہی وہ کیفیت ہے کہ آواز حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی میں یہ دی ہے اور وہ آواز سینکڑوں، ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے حضرت ساریہ کے کان میں پہنچتی ہے اور وہ اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔ یہ کشف کی کیفیت ہے۔

جس کو "وحی" اور "الہام" کہتے ہیں، اس بارے میں ہمارا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، جس طرح میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور میری آواز آپ کے کانوں میں پہنچ رہی ہے اور خارج سے پہنچ رہی ہے، اندر کے خیالات نہیں ہیں یہ، بلکہ خارج سے ایک آواز آپ کے کانوں میں پہنچتی ہے، اسی طرح جو موردِ وحی و الہام ہوتا ہے وہ باہر سے آواز سُنتا ہے خدا تعالیٰ کی، اور وہ الفاظ ہوتے ہیں، ان الفاظ میں معانی ہوتے ہیں اور اس میں بُہت سی خبریں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اس کیفیت کے لیے جو واضح اور اچھا اور صاف لفظ ہے وہ ہے "مکالمہ مخاطبہ الہیہ" یعنی خدا تعالیٰ اس بندے کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے، اس کے ساتھ خطاب کرتا ہے، گفتگو کرتا ہے۔ یہی معانی ہمارے نزدیک "وحی" اور "الہام" کے ہیں۔ وحی و الہام کی بہت سی قسمیں ہیں۔ خود قرآن مجید میں اس کی بُہت سی کیفیتیں بیان کی گئی ہیں۔ کبھی اس کو "برائے حجاب" کہا گیا ہے، کبھی اس کے لیے یہ کہا گیا ہے کہ فرشتہ آ کر بولتا ہے............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں مولانا! پوچھتا ہوں "وحی" اور............

جناب عبدالمنان عمر: ہمارے نزدیک............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں............

جناب عبدالمنان عمر: ....مترادف الفاظ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نزدیک نہیں ہوگا، ویسے..........

جناب عبدالمنان عمر: جی، بعض لوگوں نے..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: بعض لوگوں نے ''وحی'' اور ''الہام'' میں فرق کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ''وحی'' جو ہے یہ صرف انبیاء کے ساتھ ہوتی ہے اور ''الہام'' جو ہے یہ عام لفظ ہے۔ لیکن یہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ ہم لوگ نہیں۔ اس کو سمجھتے، اور نہ مرزا صاحب نے اپنی اسی (۸۰) سے اوپر کتابوں میں اس فرق کو ملحوظ فرق میں رکھا ہے۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ فرمایئے کہ ''الہام'' میں کوئی غلطی کا بھی احتمال ہوتا ہے کوئی کہ نہیں ہوسکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، غلط۔ الہام میں خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ الہام میں قطعاً غلطی نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ ان الفاظ کو سُننے والا انسان ہوتا ہے، انسان میں غلطی ہوتی ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں پوچھتا ہوں..........

جناب عبدالمنان عمر: ....اس لیے ''اشتہادی غلطی'' جس کو اصطلاح میں کہتے ہیں، یہ ہوسکتی ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: اور یہی وحی..........

جناب عبدالمنان عمر: ....الہام میں غلطی نہیں ہوتی۔

جناب یحییٰ بختیار: وحی میں بھی یہ ہوسکتی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں میں؟

جناب عبدالمنان عمر: دونوں میں۔

Mr. Yahya Bukhtiar: Madam, shall we have a break for tea? And then we can continue; about 12 o, clock', twelve past 12.00.

Madam Acting Chairman: The delegation is allowed to leave and then come back at 12.00 ہم آپ کو بلائیں گے بارہ بجے پھر، چائے کا وقفہ ہو گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بارہ، سوا بارہ بجے کے قریب پھر۔

مولانا صدر الدین: ٹھیک ہے جی۔ شکریہ۔

Madam Acting Chairman: The members may kindly keep sitting.

(The Delegation left the Chamber)

(Pause)

Madam Acting Chairman: The members can have a break for tea for fifteen minutes.

Have you get to say any thing?

Mr. Yahya Bukhtair: No, nothing.

Madam Acting Chairman: We can break for fifteen minutes and come back at about 12 o'clock....

Mr. Yahya Bakhtiar: About....

Madam Acting Chairman: ......for tea break, for tea.

The Special Committee adjourned for tea break to meet at 12.00 noon.

[The Special Committee reassembled after tea break, Madam Acting Chairman (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi) in the Chair.]

محترمہ قائمقام چیئرمین: یہ میں آنریبل ممبرز کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ ہم اس کو جتنا جلدی ہو سکے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور پندرہ منٹ کے لیے بریک کرتے ہیں، پونے گھنٹے تک پھر کورم نہیں بنتا۔ تو مہربانی کر کے آج شام کو بھی۔ اگر آپ یہ دو تین دن تکلیف لے کے اور پورے ٹائم سے آ جائیں تو ہم اس قصے کو جتنا جلدی ہو سکے، یہ ہم ختم کرنا چاہتے ہیں۔

ہاں، بلا لیجیے ان کو۔

اب گزارش ہے، جب یہ جگہ ہو رہی ہے، آپ مہربانی کر کے ذرا بولنا بھی چاہیں تو ذرا نیچی آواز میں بولیں، بڑا disturbance ہوتا ہے۔

(The Delegation entered the Chamber)

Madam Acting Chairman: Yes, Attorney-General.

جناب یحیٰی بختیار: مولانا! میں آپ سے یہ سوال پوچھ رہا تھا اس وقت، ''وحی'' اور ''الہام'' کے بارے میں، آپ نے فرمایا کہ آپ کے نزدیک دونوں میں فرق نہیں ہے، مگر بعض لوگ فرق کرتے ہیں۔ پھر میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا اس میں غلطی ہو سکتی ہے؟ آپ نے کہا سُننے والے کی............

جناب عبدالمنان عمر: ....اشتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، ہو سکتی ہے۔

اگر نبی کو وحی آئے تو اس میں تو غلطی نہیں ہو سکتی؟

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ آپ.........تو مرزا صاحب کی وحی میں غلطی ہو سکتی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گزارش کی کہ وحی میں غلطی نہیں ہو سکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر سُننے والے مرزا صاحب غلطی کر سکتے تھے، کہ..........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ہاں ہاں، مرزا صاحب کوئی اشتہادی غلطی..........

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ انسان تھے، نبی نہیں تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل۔

(وقفہ)

آپ نے فرمایا کہ دائرہ اسلام سے، جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہے، جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہو اُس سے غلطیاں بھی ہوں، کچھ بھی ہو، وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے وُہ، وحدت پہ ایمان رکھتا ہے وہ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کے کسی نبی سے جو کوئی شخص انکار کرے، وہ تو آپ نے کہا کہ وہ کافر ہے۔ اور جو شخص کسی ایسے شخص کی نبوت پر ایمان رکھے جو نبی نہ ہو، وہ بھی کافر ہو گا؟

جناب عبدالمنان عمر: اس کے بارے میں میری گزارش یہ ہے کہ میں نے آپ کا تھوڑا سا وقت اس لیے لے لیا تھا کہ مسئلہ تکفیر کے متعلق ہمارا جو نقطہ نگاہ ہے وہ واضح ہو جائے۔ ہم نے گزارش یہ کی تھی کہ ایک شخص اگر مسلمان ہو، کلمہ طیبہ پڑھتا ہو اور اُس میں ننانوے (۹۹) وجوہ کفر بھی ہوں تو ہمارا نقطہ نگاہ یہ ہو گا کہ ہم اُس کو کافر قرار نہ دیں۔ اور یہ کہنا کہ ایک شخص مسلمان بھی ہو اور وہ نبوت کا دعویٰ بھی کرے، ہمارے نزدیک اجماع نقیدہ ہے۔ اگر ایک شخص مدعی نبوت ہے تو وہ مسلمان نہیں۔ اگر وُہ مسلمان ہے تو

مدعی نبوت نہیں۔ اس کے لیے میں خود مرزا صاحب کی ہی تحریر آپ کے سامنے رکھتا ہوں...........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں۔ میرا خیال ہے ____ وُہ تحریر تو آپ ضرور رکھیں ____ میں صرف پوزیشن clear کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس میں پھر آگے سوالات پوچھنے میں آسانی ہو...........

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔ تو میری گزارش یہ ہے...........

جناب یحییٰ بختیار: ....تو میں نے یہ عرض کیا کہ ایک شخص فرض کیجیئے، یہ کہتا ہے کہ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر میں ایمان نہیں رکھتا، باقی انبیاء کو میں مانتا ہوں۔ مسلمان ہوں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو میں نبی نہیں سمجھتا۔‘‘ تو مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے وہ کافر ہوگا یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: اس کے بارے میں میں نے ایک اصلاحی لفظ استعمال کیا تھا:

(عربی)

کی زد میں آ جاتا ہے۔ مگر کفرِ حقیقی جس کو کہتے ہیں...........

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا وُہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، کیونکہ وُہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے۔ وُہ کوئی اُس کی تاویل کر...........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، باوجود اس کے...........

جناب عبدالمنان عمر: ....کوئی اس کی تشریح کرتا ہو...........

جناب یحییٰ بختیار: ....ایک نبی جو سچا نبی ہے...........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: .... اُس کی نبوت سے انکار کرے، اس کے باوجود وُہ دائرہ اسلام میں رہتا ہے، آپ کے نقطۂ نظر سے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، اگر وہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وُہ............

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... دائرہ............ تو اس لیے اگر کوئی شخص کسی imposter کو، جو کہتے ہیں، یا ایسے شخص کو جو نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے اُس کو سچا نبی سمجھے، تو وہ آپ کے نقطۂ نظر سے دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو گا اگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو............

جناب عبدالمنان عمر: جی، مجھے وضاحت کی اجازت دیجیے۔ میری گزارش یہ تھی کہ ہمارے نزدیک کوئی مسلمان دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے، مسلمان کا اقرار کرتے ہوئے، لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتے ہوئے مدعی نبوت نہیں ہوسکتا۔ یہ دو (۲) متضاد چیزیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا............

جناب عبدالمنان عمر: جی، نہیں............

جناب یحییٰ بختیار: .... میں اس وقت مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ پر نہیں جا رہا، میں یہ جنرل سوال پوچھ رہا ہوں............

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ اگر آج ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، اور ہم مسلمان سمجھتے ہیں کہ کوئی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا، آج وہ دعویٰ کر دیتا ہے، منڈی بہاؤ الدین میں یا کسی جگہ، اور اس کے ساتھ دو آدمی ہیں یا چار ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ "ہاں، یہ سچا نبی ہے، ہم اس کو مانتے ہیں۔ یہ ہے اُمتی نبی، آنحضرت کی اُمت میں ہے۔ مگر ہے یہ سچا نبی۔" تو کیا جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ نبی نہیں ہے اور imposter ہے، جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہے، اور یہ لوگ اس کو نبی سچا کہیں، تو کیا وہ مسلمان رہ سکتے ہیں؟ کافر ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟

(وقفہ)

جناب عبدالمنان عمر: جناب! سوال، جو میں سمجھا ہوں، وہ یہ ہے کہ ایک شخص مدعی نبوت ہو اور کوئی شخص اس کی نبوت کو مانتا ہو، وہ شخص کافر ہو گا یا نہیں؟ شاید میں صحیح سمجھا ہوں۔ اس سلسلے میں میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہم اصولاً تکفیر المسلمین کے بڑی سختی سے مخالف ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارا مذہب، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے کہ اگر کسی شخص میں تم ننانوے (۹۹) وجوہ کفر پاؤ اور ایک وجہ ایمان کی اس میں نظر آتی ہو تو اس کو کافر مت کہو۔

اسی سلسلے میں ہمارا موقف وہ ہے جو حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب ''الاقتصار'' میں بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں، وہ امام غزالیؒ ''الاقتصار'' میں فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کا مبعوث ہونا اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ جائز ہے کیونکہ عدمِ جواز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث 'لا نبی بعدی' اور خدا تعالیٰ کا خاتم النبیین کہنا پیش کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے (وہ شخص کہتا ہے ممکن) کہ حدیث میں نبی کے معنٰی رسول کے مقابل پر ہوں اور النبیین سے اولوالعزم پیغمبر مراد ہوں، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اولوالعزم پیغمبر نہیں آئے گا، عام پیغمبروں کی نفی نہیں۔ (یہ وہ ایک تاویل کرتا ہے، وہ ایک تشریح کرتا ہے۔) اگر کہا جائے کہ ''النبین'' کا لفظ عام ہے تو اس کا جواب وہ یہ دیتا ہے کہ عام کی تخصیص بھی ممکن ہے۔ اس قسم کی تاویل کو الفاظ کے لحاظ سے باطل کہنا (امام غزالی کہتے ہیں) ناجائز ہے کیونکہ الفاظ ان پر صاف صاف دلالت کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی آیتوں میں ایسی دُور از قیاس تاویلوں سے کام لیتے ہیں جو ان تاویلوں سے زیادہ بعید ہیں۔ ہاں، اس شخص کی تردید یوں ہو سکتی ہے کہ ہمیں اجماع اور مختلف قرائن سے معلوم ہوا ہے لا نبی بعدی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند

کر دیا گیا ہے اور خاتم النبین سے مراد بھی مطلق انبیاء ہیں۔ غرض ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ ان لفظوں میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ شخص بھی صرف اجماع کا منکر ہے اور اجماع کے منکر کے متعلق ان کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ اجماع کے انکار سے بھی کُفر لازم نہیں آتا۔''

باقی کوئی شخص مدعی نبوت، یہ ایک ایسا مشکل مسئلہ ہو جائے گا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ مدعی نبوت جھوٹا ہے۔ اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ مرزا صاحب کا مذہب اس بارے میں بالکل صاف صاف ہے کہ ''ہم مدعی نبوت کو کافر اور کاذب جانتے ہیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں نے آپ سے سوال پوچھا کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر ہو گیا، پھر مسلمان نہیں رہتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے عرض.......... مرزا صاحب کے الفاظ ہی آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں:

''کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس صاحب کا حوالہ ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب کی کتاب ہے جی۔ ''انجام آتھم'' اس کا صفحہ ۲۷ ہے، اس کے حاشیے میں آپ فرماتے ہیں:

''کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت

وَلکن رسول اللہ و خاتم النبین

کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے، وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔''

یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے درست فرمایا۔ میں صرف سوال یہ پوچھ رہا تھا کہ اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے کہ ”میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اور رسول ہوں“ تو وہ شخص آپ کی نظر میں کافر ہوگا یا نہیں، اور اس کے ماننے والے کافر ہوں گے یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: کفر کے بارے میں.......... کفر کی بناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر ہے، یہ میں آپ کو ایک اپنا نقطہ نگاہ عرض کر چکا ہوں کہ کُفر کی بناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر، تاویل کُفر کا باعث نہیں بن سکتی۔ کوئی شخص تاویل کرتا ہے اس کی، وہ کفر کا باعث نہیں بن سکتی اور نہ اس کا باعث کفر ہونا کہیں سے ثابت ہے۔ یہ ہے امام غزالیؒ کا مذہب۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اب مولانا! آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔ اگر ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، مگر کہتا ہے: ”باقی کسی انبیاء کے، جتنے، جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے، میں کسی کو نہیں مانتا، سب جھوٹے تھے“ وہ شخص آپ کے نقطہ نظر میں پھر بھی مسلمان ہے، کافر نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی، میں نے عرض کیا تھا کہ وہ ”کفر دون کفر“ کی زد میں آ جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ ہے کہ اگر ایک بھی اس میں اسلام کی خوبی ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....تب بھی وہ کافر نہیں ہوتا، دائرہ اسلام سے..........

جناب عبدالمنان عمر: وہ کافر حقیقی ہے، یہ کفر دون کفر ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ”کفر“ کی دو کیفیتیں ہیں، دو حیثیتیں ہیں۔ ایک کفر ایسا ہے جس میں وہ کافر ضرور ہوتا ہے مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: .... دوسرا کفر وہ ہے جو کفر حقیقی ہے۔ وہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کا انکار۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ انکار نہیں کر رہا............

جناب عبدالمنان عمر: یہ ہی میں نے عرض کیا............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ....وہ کفر دون کفر کی زد میں آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی............

جناب عبدالمنان عمر: .... رسالت کو مانتا ہے............

جناب یحییٰ بختیار: .... مانتا ہے، مگر باقی انبیاء کو نہیں............

جناب عبدالمنان عمر: ....اور باقی انبیاء کو نہیں مانتا تو ہم یہ کہیں گے کہ وہ کفر دون کفر کی زد میں آ گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل کافر ہو گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟

جناب عبدالمنان عمر: کفر دون کفر۔ کفر دون کفر یہ ہے کہ ایک............

جناب یحییٰ بختیار: چھوٹی کیٹگری؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: چھوٹی کیٹگری؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: گنہگار ہو گیا، کافر نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، بالکل۔

جناب یحیٰ بختیار: گنہگار۔ ہاں، یہ.........

جناب عبدالمنان عمر: چھوٹی کیٹگری میں۔

جناب یحیٰ بختیار: اور اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے، آپ کے خیال میں، اور کہے کہ میں اُمتی ہوں، تو وہ بھی گنہگار ہوگا، کافر نہیں ہوگا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے عرض کیا تھا، ابھی میں نے مرزا صاحب کا پ کو حوالہ دیا کہ ہمارے نزدیک کوئی شخص مسلمان ہو کر یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔

جناب یحیٰ بختیار: یہ اگر کرے، میں یہ کہہ رہا ہوں آپ سے کہ اگر دعویٰ رے.........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار:......... میں آپ کو مثال دوں گا.........

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحیٰ بختیار:.........اگر وہ دعویٰ کرے تو پھر وہ کافر ہوگا یا نہیں ہوگا؟

جناب عبدالمنان عمر: میں اس بارے میں گزارش کرتا ہوں، عرض کرتا ہوں، ضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت عمر......... ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا......... ایک شخص کے متعلق حضرت عمرؓ کے پاس یہ رپورٹ پہنچی کہ یہ شخص دل سے مسلمان نہیں، صرف ظاہر میں مسلمان ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ کیا یہ بات ٹھیک ہے، یہ رپورٹ جو تمھارے متعلق پہنچی ہے یہ درست ہے کہ تم ظاہر میں مسلمان ہوئے ہو اور اصل میں مسلمان نہیں۔ تمھاری غرض اسلام لانے سے صرف یہ ہے کہ تم اسلامی حقوق حاصل کرلو۔ اس نے اس کے جواب میں حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ حضور!

کیا اسلام ان لوگوں کو حقوق سے محروم کرتا ہے جو ظاہری اسلام قبول کریں اور کیا ان کے لیے اسلام نے کوئی راستہ کھلا نہیں چھوڑا؟ اس پر حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اسلام نے ان لوگوں کے لیے بھی راستہ کھلا رکھا ہے۔ اور پھر اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔"

یہ "کتاب الام" حضرت امام شافعیؒ کی کتاب، اس کی چھٹی جلد میں یہ مضمون بیان کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو پھر آپ ایک اور کیٹگری میں چلے جاتے ہیں کہ انسان منافق ہے، پھر بھی مسلمان ہو جاتا ہے۔ جو دل سے نہیں ہوتا۔ تو اس قسم کا منافق ہوا۔ میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں کہ ایک شخص اچھی نیت سے، نیک نیتی سے یہ سمجھتا ہے، دیانت سے سمجھتا ہے کہ وہ نبی ہے اور اُمتی ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... اور خود کو نبی سمجھتا ہے، بے ایمان سے نہیں۔ وہ خود convinced ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... کہ نبی آ سکتے ہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، باوجود اس حدیث کے، باوجود قرآن کی آیات کے وہ یہ سمجھے کہ نبی آ سکتے ہیں، اور وہ نبی ہے اور اُمتی ہے اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ آپ کی نظر میں گنہگار ہے، کافر نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، جناب نے فرمایا ہے کہ ایک شخص امتی ہے اور وہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میری نظر میں "امتی" وہ شخص ہوتا ہے جو

کُلیتہً محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوتا ہے۔ ''اُمتی'' کہتے ہی اس کو ہیں۔ ''اُمتی'' اور ''نبی'' دو بالکل متضاد اصطلاحیں ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہے کوئی شخص کہ ''یہ دن بھی ہے اور رات بھی ہے۔'' اُمتی بھی ہو اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھی بھرتا ہو اور ساتھ ہی وہ یہ دعویٰ بھی کرتا ہو کہ میں نبی بھی ہوں، یہ دو متضاد باتیں ہیں، یہ اکٹھی ہو سکتی ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اگر ہو جائیں، ایک شخص..........

جناب عبدالمنان عمر: یعنی میری گزارش..........

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔ ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: تو ہم نے تو عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ عقلاً محال ہے۔ یا وہ دعویٰ نبوت نہیں کر رہا یا وہ مسلمان نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مسیلمہ جو..........

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... مسیلمہ کذاب..........

جناب عبدالمنان عمر: دونوں میں سے ایک بات تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیلمہ کذاب کی کیا پوزیشن تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، مسیلمہ کذاب..........

جناب یحییٰ بختیار: وہ کلمہ پڑھتا تھا اور نبوت کا دعویٰ بھی کیا کرتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں عرض کرتا ہوں، مسیلمہ کذاب کی.......... مسیلمہ کذاب کی پوزیشن جناب والا! یہ تھی کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی دین کے لیے نہیں، کسی وجہ سے نہیں، ایک سیاسی غرض سے، کلیتہً سیاسی

غرض سے قبول کیا اور آ کے یہ کہا کہ "جناب! میں آپ کو مان لیتا ہوں، آدھا ملک آپ بانٹ لیجیے، آدھے پر میری حکمرانی تسلیم کر لیجیے۔" آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو بات ہی غلط ہے۔ یہ تو کوئی سیاسی بات تھی نہیں۔ اس کے بعد اُس نے حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں revolt کیا ہے اسلامی حکومت کے خلاف۔ وُہ صرف ایک عقیدے کی بات نہیں ہے۔ جو ابتدا میں اس کا تخیل تھا کہ میں قبضہ کر لوں کسی ملک کے حصے پر، وہ اُس کے لیے اُس نے revolt کیا، جس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلامی فوجیں بھیجنی پڑی ہیں اُس کے خلاف۔

جناب یحییٰ بختیار: اُس کو کافر قرار دیا گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ، نہ، ....

جناب یحییٰ بختیار: کافر قرار دیا گیا کلمہ گو کو؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں یہ حملہ اُس کو کافر قرار دینے کی وجہ سے نہیں ہوا ہے، یہ حملہ اُس کے اُس revolt کی وجہ سے ہوا..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں سمجھ گیا ہوں، مگر یہ میں پوچھتا ہوں کہ اُس کو کافر قرار دیا گیا تھا؟ جھوٹا قرار دیا گیا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، "کذاب" اُس کا نام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہی میں نے کہا ہے کہ کذاب، lier، جھوٹا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: "کذاب" mean، اس کا مطلب ہی "جھوٹا" ہوتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی آ، کذاب۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اُس شخص نے کلمہ کہنے کے باوجود..........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: دِل کا حال تو اللہ جانتا ہے۔ آپ نے خود ہی کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ایسے لوگوں کے لیے بھی جگہ ہے اسلام میں کہ دل سے مسلمان نہ ہوں، سیاسی وجوہ کی بنا پر وُہ مسلمان بن جائیں، ان کے لیے بھی گنجائش ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میں نے قول پیش کیا۔

جناب یحیٰ بختیار: ہاں۔ تو اس لیے مسلیمہ کذاب تو پھر مسلمان ہی رہا، اُس کو کیوں جھوٹا قرار دے رہے ہیں آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: جھوٹا ہونے اور کافر ہونے میں تو بڑا فرق ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: کافر نہیں ہوا تھا وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحیٰ بختیار: کافر نہیں سمجھا گیا اُسے؟

جناب عبدالمنان عمر: جھوٹا تو ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں جی، کافر نہیں سمجھا گیا وُہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: مسلیمہ کذاب مسلمانوں کی نظر میں کافر ہے یا نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میرا خیال ہے کہ میں شاید اپنا خیال واضح نہیں کر سکا..........

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، میں..........

جناب عبدالمنان عمر: ....میری گزارش یہ ہے..........

جناب یحیٰ بختیار: اس کا آپ جواب دے لیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ....کہ مسلیمہ کذاب کا دعویٰ جو ہے ناں، اس کا دعویٰ یہ نہیں ہے جو بیان کیا جا رہا ہے۔ اُس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں ایک تشریعی نبوت لے کے آیا ہوں۔ قرآن حکیم کا حکم..........

جناب یحیٰ بختیار: وُہ دوسری بات ہو جاتی ہے۔ دیکھیں ناں، مولانا! آپ اب تشریعی اور غیرتشریعی میں چلے گئے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں مسلیمہ کذاب کی پوزیشن کو واضح کر رہا ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: میں کہتا ہوں وُہ کلمہ گو تھا۔ اُس کے بعد اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ اور بات ہے کہ کس کیٹگری کی نبوت تھی اُس کی…………

جناب عبدالمنان عمر: کیٹگری تھی نہیں اُس کی…………

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، یہ میں کہہ رہا ہوں ناں، اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا…………

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: …………اور وہ کلمہ گو تھا…………

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: …………کہتا تھا منہ سے…………

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: …………کہ میں کلمہ گو ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: تو اُمتی ہو گیا وُہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ کیا مسلمان اُس کو کافر سمجھتے ہیں یا نہیں سمجھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش سنیں۔

(وقفہ)

میں نے عرض کیا تھا کہ کلمہ کی حقیقت کو، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی حقیقت کو سمجھنے والا، کوئی کلمہ گو نبوت کا دعویٰ کر نہیں سکتا۔ یہ اجتماعِ نقیضین ہے۔ امتی بھی ہو اور نبوت کا دعویٰ بھی کرے یہ دونوں باتیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں پہلی میری ایک یہ گزارش تھی۔ پھر میں نے بتایا تھا، مرزا صاحب کا یہ حوالہ دیا تھا کہ:

> ’’کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے۔‘‘

نہیں رکھ سکتا ہے ایسا شخص۔

> اور کیا ایسا شخص جو قرآنِ شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت:
>
> (عربی)
>
> کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے کیا وُہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔‘‘

اس سے ہمارا نقطہ نگاہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم لوگ نبوت کی کوئی کیٹگریز نہیں مانتے ہیں کہ جی اس قسم کی نبوت ہو جائے تو ٹھیک ہے، اور اس قسم کی ہو جائے تو نہیں ٹھیک ہے۔ ہم مطلقاً کسی قسم کی نبوت، تشریعی، غیر تشریعی، امتی، بروزلی، ظلی، یہ ہمارے لیے کوئی نبوت کی اقسام نہیں ہیں۔ اس لیے ہم مسلیمہ کذاب کے بارے میں یہ نہیں کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وُہ شخص، اُس کا دعویٰ جو ہے وہ یہ ہے کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل حقیقی نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اور شراب اور زنا کو حلال قرار دیا ہے، اور فریضہ نماز تک کو ساقط کر دیا ہے، قرآن مجید کے مقابلہ میں سورتیں لکھی ہیں اور اس طرح کچھ مفسد لوگوں........... گروہ اپنے تابع کر لیا ہے، تُو اس لحاظ سے وُہ شخص اس لیے کافر ہوتا ہے جس کے لیے میں نے آپ کو وُہ لفظ بولے تھے کہ ہم مدعی نبوت کا کافر و کاذب جانتے ہیں...........

جناب یحییٰ بختیار: مولانا.................!

جناب عبدالمنان عمر:...............کیونکہ وُہ مدعی نبوت ہے اس لیے ہم اُس کو کافر و کاذب جانتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مدعی نبوت تھا اس واسطے آپ اُس کو کافر سمجھتے ہیں، کذاب کو؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل...........

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر...........

جناب عبدالمنان عمر:...............کیونکہ وُہ مدعی نبوت تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آج اگر کوئی دعویٰ کرے...........

جناب عبدالمنان عمر: جی!

جناب یحییٰ بختیار:...........جھوٹا ہی دعویٰ ہوگا...........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:...........ہمارے نقطۂ نظر سے، مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار:...........جھوٹا ہوگا وُہ...........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:...........تو وُہ پھر کافر ہوا یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ اگر ہم بالکل صاف طور پر بات کو کریں تو شاید میرا نقطہ نگاہ زیادہ واضح ہو جائے کہ آیا کوئی ایسی مثال ہے یا hypothetical question ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں پہلے جنرل پرنسپل کا سوال پوچھتا ہوں آپ سے...........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں۔ دیکھیں ناں، اُس پر کیونکہ ہمارا ایک اصول ہے، مسلمانوں کا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا............

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مدعی۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: وہی ہمارا اصول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

جناب یحیٰی بختیار: آپ نے کہ دیا جی ناں کہ اصول ہمارا ایک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا............

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار:............ جو دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ مدعی نبوت کافر و کاذب ہو گا۔

جناب یحیٰی بختیار: بالکل، Hundred percent۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔ ہم نے استعمال کیا ہے لفظ، مرزا صاحب............

جناب یحیٰی بختیار: جو اس کو مانتے نہیں نبی............

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحیٰی بختیار:............ وہ بھی کافر ہوں گے پھر؟

جناب عبدالمنان عمر: جو لوگ اُس کو بھی مانتے ہیں؟

جناب یحیٰی بختیار: اس کو مانتے ہوں گے، جو جھوٹے کو مانے نبی............

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں عرض کرتا ہوں کہ علماء امت میں لفظ “نبی” کی وجہ سے کسی پر کفر لازم نہیں آتا، لفظ “نبی” کی وجہ سے کسی شخص پر کفر لازم نہیں آتا۔ کفر لازم آتا

ہے اس حقیقت کے پیچھے کہ وہ شخص انکار قرآن کرتا ہے، وہ نئی شریعت لاتا ہے، وہ براہِ راست نبوت حاصل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! آپ تفصیل میں جا رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں، میرا مطلب واضح نہیں ہوگا اس کے بغیر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، آپ بڑی اچھی طرح واضح کر رہے ہیں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ زیادہ detail میں جا رہے ہیں۔ میں پہلے وہ جو اصول موٹے موٹے ہیں، وہ طے کرانا چاہتا ہوں، کیونکہ جب تک وہ طے نہ ہو جائیں پھر آگے سوال پوچھنے میں کچھ تکلیف ہوگی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میرا خیال ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے یہ عرض کیا کہ ایسا آدمی جو جھوٹا دعویٰ نبوت کا کرے، وہ کافر ہو گیا، اس کے ماننے والے کافر نہیں ہوں گے، کافر کو نبی کہنے والے کافر نہیں ہوں گے؟ آپ نے یہ کہا ___ تفصیلات اور وجوہات تو آپ بعد میں بتائیں گے..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وجوہات نہیں میں عرض کر رہا، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ لفظ ''نبی'' کے استعمال پر کفر کا فتویٰ نہیں لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، لفظ ''نبی'' کے استعمال کی بات میں نہیں کر رہا، وہ تو ''بروزی''، ''مجازی'' باتیں آ جاتی ہیں جو کہ مرزا صاحب کے بارے میں آپ تفصیل سے بتائیں گے۔ سنیں، میں جنرل بات کر رہا ہوں کہ اگر ایک شخص کہتا ہے کہ ''میں نبی ہوں، میں رسول ہوں..........''

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا ناں کہ اس سے میں پوچھوں گا کہ ''تمھارے ذہن میں نبوت کا تصور کیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتا ہے ''میں نبی ہوں، میں رسول ہوں...........''

جناب عبدالمنان عمر: تصور ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ''مجازی'' کی بات چھوڑ دیجیے...........

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی ''مجازی'' کی نہیں میں پوچھتا، میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ ایک لفظ عربی کا استعمال کرتا ہے، آپ ایک عربی کا لفظ استعمال فرما رہے ہیں؛ مجھے معلوم ہونا چاہیے...........

جناب یحییٰ بختیار: کہتا ہے کہ ''مجھ پر اللہ سے وحی آ رہی ہے اور وہ وحی ایسی ہی پاک ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی تھی...........''

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''........... اور میں نبی ہوں اور میں رسول ہوں۔'' ایک شخص یہ کہتا ہے...........

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....تو اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، علماء امت نے غیر نبی کے لیے بھی لفظ ''نبی'' استعمال کیا ہے۔ علماء امت نے غیر رسول...........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ........... وہ تو آپ دیکھیں ناں...........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وہ لفظ ''نبی'' تو موجود ہے۔ دیکھیے، جب میں یہ کہوں گا، آپ مجھ سے یہ کہلوانا چاہیں گے کہ میں یہ کہوں گا کہ لفظ ''نبی'' جو استعمال کرتا ہے وہ کافر ہو گیا، حالانکہ میرے نزدیک اس کا یہ مفہوم نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔ ایک اور بات بتائیے۔ ابھی میں ڈائریکٹ آ جاتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہی اس کا صحیح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کا یہ اختلاف ہے ربوہ پارٹی کے ساتھ کہ وہ نبی مانتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: یوں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، آپ نے..........

جناب عبدالمنان عمر: یوں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... فرمایا شروع میں کہ اگر یہ اختلاف نہیں تو پھر تو کوئی اختلاف نہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، اختلاف ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ ہے ناں کہ وہ..........

جناب عبدالمنان عمر: ہم، نہیں، وہ، ہم لوگ کسی قسم کی نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ وہ لوگ اس کی ایک تاویل کرتے ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں..........

جناب عبدالمنان عمر:.......... اس کی تشریح کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ بھی تو مولانا! آپ بھی تو قائل ہیں اگر وہ کہیں کہ ”بروزی ہوں، مجازی ہوں“، شاعری اگر بیچ میں آجائے تو آپ کہتے ہیں کہ اس قسم کے اس نے الفاظ استعمال کیے ہیں، مگر وہ حقیقی نبی نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ غیر نبی کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ غیر نبی کے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس مطلب میں اور آپ کے مطلب میں کچھ فرق نہیں ہے جو ربوہ والے استعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو جس حد تک میں سمجھتا ہوں............

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، آپ کو تو علم ہو گا، ہم سے زیادہ علم ہو گا۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، وہ............

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے اختلافات ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ نے ان سے دس دن بحث کی ہے............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ....

جناب عبدالمنان عمر: ....آپ کو زیادہ علم ہو گا۔ میں جو گزارش کرنا چاہتا ہوں............

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو ستر (۷۰) سال ان سے بحث کرتے رہے ہیں، میں نے تو دس دن بحث کی ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ وہ بھی ان کو نبی سمجھتے ہیں اور آپ بھی کہتے ہیں کہ کسی قسم کے نبی ہیں، مگر شرعی نبی نہیں ہے، بروزی ہے اور جو لفظ اس نے استعمال کیے ہیں، وہ دراصل ایسے لفظ ہیں کہ جس سے مطلب ان کا نبی کا نہیں تھا، آپ یہ کہتے ہیں، مگر انھوں نے استعمال کیا ہے یہ لفظ کسی اور ہی sense میں، اولیاء کی sense میں، محدث کی sense میں آپ کہتے ہیں کہ یہ ''نبی'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ وہ کس sense میں کہتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں آپ سے عرض کروں............

جناب یحییٰ بختیار: ....اختلاف کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ بڑا ایک اعلیٰ درجہ کا سوال ہے جس سے میرا خیال ہے کہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

‘‘نبی’’ کی دو تعریفیں امت میں رائج ہیں، ‘‘نبی’’ کے لفظ کی دو تشریحات امت میں رائج ہیں۔ ایک تشریح اس کی یہ ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو نئی شریعت لائے، نبی وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے قُرب کا مقام براہِ راست حاصل کرے، نبی وہ ہوتا ہے جو پچھلی شریعت کو یا اس کے بعض حکام کو منسوخ کرے، یہ ‘‘نبی’’ کی ایک تشریح ہے۔ ‘‘نبی’’ کی ایک اور تشریح بھی رائج ہے۔ وہ تشریح یہ ہے کہ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کرے وہ نبی ہوتا ہے۔ یہ دو الگ الگ ....

جناب یحییٰ بختیار: یہ غیر شرعی ہو گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: شرعی اور غیر شرعی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: شرعی اور غیر شرعی نہیں، ....

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: .... بلکہ نبوت کی دو الگ الگ تعریفیں ہیں، قسمیں نہیں، میں عرض کر رہا ہوں، میں دو تعریفیں ‘‘نبوت’’ کی عرض کر رہا ہوں............

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

جناب عبدالمنان عمر: .... ایک تعریف ‘‘نبوت’’ کی یہ ہے کہ وہ تشریعی نبی جو شریعت لاتا ہے۔ ایک ہے کہ نہیں، نہ وہ شریعت لاتا ہے، نہ وہ پہلی شریعت کو منسوخ کرتا ہے، نہ وہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے باہر نکلتا ہے، بلکہ خدا تعالیٰ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہونے کی وجہ سے اس سے ہم کلام ہوتا ہے، اس کو بھی نبی کہا جاتا ہے۔ یہ ‘‘نبی’’ کی دو تعریفیں ہیں۔ اس لیے آپ جب مجھ سے یہ

پوچھتے ہیں کہ کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی نبی کو مانتا ہے تو بتاؤ وہ کافر ہوتا ہے یا نہیں؟ تو کیونکہ میرے سامنے دو تعریفیں ہیں امت میں، تو میری گزارش یہ ہو گی کہ میں آپ سے یہ دریافت کروں گا کہ آپ ان کو کس معنوں میں استعمال فرما رہے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر اپنا مطلب اور واضح کر دوں گا۔ دو قسم کے نبی میری نظر میں ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہیں تھے۔ یہ درست ہے ناں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ اس لحاظ سے نہیں درست کہ نبوت میں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت ہے وہ براہ راست ان کو ملی تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کے نتیجہ میں نہیں ملی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کی امت سے نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: موسیٰ کی امت سے نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہی ہے فرق۔ اس لیے میں نے عرض کیا کہ ایک ''نبی'' کی تعریف یہ ہے کہ اس کو انعام براہ راست ملے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو وہ انعام براہ راست ملا تھا، کسی پیروی کے نتیجے میں نہیں ملا تھا۔ اس لیے میں پھر گزارش کرتا ہوں کہ تشریعی اور غیر تشریعی نبی کی بحث بالکل نہیں ہے، ہمارے نقطہ نگاہ سے، ہمارے نزدیک ''نبی'' کی دو تعریفیں رائج ہیں، ''نبی'' کی دو تعریفیں اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں، ''نبی'' کی دو تعریفیں مرزا صاحب کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ کوئی شخص مدعی نبوت ہے، وہ کافر ہو گا یا نہیں؟ تو میری گزارش آپ سے یہ ہو گی کہ مجھے یہ فرما دیجیے کہ وہ نبی کی کون سی تعریف لے کر............

جناب یحییٰ بختیار: پہلے، پہلے میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ ایسی کوئی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''میری امت میں تیس (۳۰) کذاب پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں''؟

جناب عبدالمنان عمر: اس سے مراد وہی ''نبوت'' کی تعریف ہے جو میں نے عرض کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ کہا کہ امت میں بھی کذاب آئیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ ایسے لوگ دعویٰ کرنے والے آئیں گے، آپ کہتے ہیں کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اُمتی بھی ہو اور نبی بھی ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، وہ میں نے مسلیمہ کذاب کا عرض کیا تھا کہ وہ شریعت بھی لاتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، شریعت کی کوئی بات نہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، وہ مدعی تھا کہ مجھ پر ایک نئی شریعت نازل ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک حدیث میں، دیکھیں ناں مولانا! یہ کہتے ہیں ''میری امت میں''............

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....یعنی اُمتی ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، کذاب ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....تیس (۳۰) کذاب پیدا ہوں گے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر کوئی ایسا کذاب پیدا ہو جو کہتا ہے کہ ''میں شریعی نہیں، امتی ہوں''............

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اور نبوت کا دعویٰ کرے............

جناب عبدالمنان عمر: جی، تو میں نے جواباً یہ عرض کیا ہے کہ مجھے، یہ چونکہ عربی کا لفظ ہے، ذرا وضاحت کی ضرورت ہوگی کہ وہ جو کہتا ہے کہ ''میں نبی ہوں'' وہ کن معنوں میں اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی پہلے مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی خاص معنوں میں وہ کہے تو اس کو اجازت ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ضرور اجازت ہے، کیونکہ اولیائے امت نے خود یہ کہا ہے۔ دیکھیے میں ایک............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا............

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... میں سمجھ گیا۔ تو اگر ایک شخص یہ کہے کہ ''میں نبی ہوں'' تو اس معنی میں کہ ''اللہ تعالیٰ سے مجھے الہام آتے ہیں، وحی آتی ہے، میری اپنی کوئی شریعت نہیں۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی............ اور ''یہ جو مجھ پر آتا ہے، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نتیجہ میں آتا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اُسی............ تو یہ نبی ٹھیک ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ نبی............ نہیں، ٹھیک ہے، میں نے عرض کیا کہ ''نبی'' کی تعریف کرنا پڑے گی۔ میرے نزدیک ''نبی'' کی حقیقی تعریف وہ ہے............

جناب یحییٰ بختیار: یہ نبی نہیں آپ کے نزدیک؟..........

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، یہ میرے نزدیک ''نبی'' کی جو تعریف ہے..........

جناب یحییٰ بختیار:.......... باوجود اس کے کہ وہ کہے کہ ''میں نبی ہوں''؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، یہ حقیقی تعریف نہیں ہے نبوت کی، وہ نبی نہیں ہو گا، یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہ ''حقیقت الوحیٰ'' میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے، یہ میں صفحہ ۳۰ پڑھ کر سناتا ہوں، آپ پھر دیکھ لیں گے، حاشیہ میں..........

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار:

''اس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بہت سے نبی گزرے ہیں۔ بس اس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر نبی گزرے ہیں اُن سب کو خدا نے براہِ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔''

تو آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جو کہہ رہے ہیں ''امتی بھی ہے اور نبی بھی۔''

جناب عبدالمنان عمر: یہ اپنے حقیقی معنوں کی رُو سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ کیٹگری جو ہے یہ نبی کی نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کی توجہ کچھ..........

جناب عبدالمنان عمر: ایک مجھے لفظ کی اجازت دیجیے............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ....تو مرزا صاحب ہی کا لفظ میں سنا دوں:

''میں نے بار بار آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ رسول اور امتی کا مفہوم متبائین ہے۔'' تو جب وہ لکھتے ہیں کہ ''میں نبی ہوں اور امتی ہوں'' تو مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ ''رسول اور امتی کا مفہوم متبائین ہے'' اس لیے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ وہاں ''امتی'' کا مفہوم تو بالکل واضح ہے، ''نبی'' کا لفظ کن معنوں میں استعمال کیا ہے؟ ''نبی'' کا لفظ ولی کے معنوں میں، محدث کے معنوں میں، تعلق باللہ کے معنوں میں، نزول خدا کے............

جناب یحییٰ بختیار: سوال تو مولانا! ابھی بالکل صاف ہو گیا ہے کہ اگر آپ اُن کو ایک نبی بھی کہیں تو وہ ایک محدث کے معنوں میں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ربوہ والے کس معنی میں کہتے ہیں؟............

جناب عبدالمنان عمر: اچھا جی، اس کے متعلق میں عرض کروں............

جناب یحییٰ بختیار: .... کیونکہ وہی مرزا صاحب کی باتیں آپ کے سامنے ہیں، وہی ان کے سامنے ہیں وہی تحریریں آپ کے سامنے ہیں، وہی اُن کے سامنے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ گزارش یہ ہے جی کہ حدیث میں آیا ہے کہ............

جناب یحییٰ بختیار: یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ متضاد تحریریں ہوں، آپ ایک پر depend کرتے ہیں، وہ دوسرے پر rely کرتے ہیں............

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں............

جناب یحییٰ بختیار: .... یا ایسی بات نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے کہ یہ قطعاً قطعاً ____ میں اپنی ساری عمر کے مطالعے کا خلاصہ عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کی نبوت کے بارے میں تحریرات میں از ابتدا کے انتہا کوئی تباین نہیں ہے۔ جو موقف پہلے دن اُنھوں نے اختیار کیا، وہی موقف اُن کا، اُن کی ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء میں وفات کے وقت تک قائم تھا، اور آپ نے جو اپنی وفات سے، وفات والے دن جو اُن کی تحریر شائع ہوئی ہے اخبارِ عام میں، اُس تحریر میں بھی آپ نے وہی موقف اختیار کیا ہے جو پہلے دن آپ نے ''ازالہ ادھام'' یا اُس سے پہلے ''توضیح مرام'' وغیرہ میں استعمال کیا تھا۔ یہ کہنا کہ فلاں وقت آپ نے دعویٰ نہیں کیا، پھر اس میں کچھ تبدیلی کر لی، کچھ ارتقاء ہو گیا، کچھ آپ نے پڑھ کر اسے کچھ دعوے شروع کر دیے، میری گزارش اس بارے میں یہ ہے کہ ہمارا موقف یوں ہے کہ قطعاً کسی قسم کا نہ ارتقا ہوا ہے، نہ تضاد ہے، نہ تبدیلی ہے۔ جو موقف پہلے دن تھا کہ ''میں خدا تعالیٰ جل شانہ سے، مجھے سے ہم کلام ہوتا ہے''، یہی موقف آخری دن تھا۔ جو یہ تعریف کی ''نبوت'' کی کہ بعضے لوگ اس کو ظلی اور بروزی نبی کہہ دیتے ہیں جو ''نبوت'' کی تعریف نہیں ہے، یہی موقف اُنھوں نے آخری دن بھی اختیار کیا ہے۔ تو جس حد تک ہمارا تعلق ہے، ہم مرزا صاحب کی تحریرات میں نہ تناقض مانتے ہیں، نہ تبائین مانتے ہیں، نہ تبدیلی مانتے ہیں اور نہ اُس میں کسی قسم کا ارتقاء مانتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ نے یہ بات واضح نہیں کی کہ ربوہ والے کس sense میں، کس مطلب میں، کس معنی میں اُن کو نبی سمجھتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ کسی کے معتقدات کے بارے میں یہ براہِ راست سوال اُن سے ہونا چاہیے۔ یہ ایک ہمارا ایک بنیادی............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں دیکھیں ناں، یہ تو ایک ایسا سوال ہے کہ کسی کے ذاتی معاملے میں آپ دخل نہیں دے رہے............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں،

جناب یحیٰی بختیار: .... یہ ساری ملت کا سوال ہے............

جناب عبدالمنان عمر: جی آ۔

جناب یحیٰی بختیار: .... کہ ایک طبقہ اُٹھ جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ آپ کہتے ہیں کہ "No"، جس معنی میں آپ نبی کہتے ہیں اس معنی میں وہ نبی نہیں تھے، ہمارا اختلاف ہے آپ کے ساتھ۔'' وہ کس معنی میں لیتے تھے جب آپ کا اختلاف ہوا؟ اور اگر اس معنی میں اور آپ کے معنی میں فرق ہے تو جو لوگ اس کو اس معنی میں نبی سمجھتے ہیں وہ کافر ہیں یا نہیں؟ یہ سوال ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ تھی جی، میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں آپ معزز ممبران کی خدمت میں کہ کسی شخص یا کسی فرقہ یا کسی جماعت کے معتقدات کے معاملے کو دوسرے کے ہاتھ میں ڈالنا بالکل غلط موقف ہے۔ کتنی ہی میری تحقیق ہو، کتنا ہی میں اپنی جگہ واضح ہوں، لیکن مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں دوسرے کے معتقدات کے بارے میں حکم لگاؤں کہ اس کا عقیدہ............

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، مولانا! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ یہاں اس قوم کو ایک بہت بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ آپ یہ تو مانتے ہیں کہ کوئی نہیں چاہتا تھا کہ ان معاملوں میں پڑے، جھگڑوں میں پڑے۔ مگر اسمبلی کو مجبوراً یہ سوال پیش ہے اور اس کا کوئی حل ڈھونڈنا ہے اور اس میں آپ مدد کر سکتے ہیں اسمبلی کی، اپنے علم کی وجہ سے، اپنے تجربہ کی وجہ سے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ان کو کافر قرار دیں، یا میں یہ نہیں کہتا کہ کافر قرار نہ دیں۔ میں ایک سوال یہ پوچھتا ہوں کہ آپ میں اور ان میں اختلافات ہیں اور آپ نے خود فرمایا ہے کہ ''نبی'' کے سوال پر جو کہ وہ تاویل کر رہے تھے، آپ اس کے، خلاف ہیں۔ تو میں عرض کرتا ہوں جو معنی وہ دیتے ہیں مرزا صاحب کی نبوت کو، اس کے مطابق کیا وہ لوگ مسلمان رہتے ہیں یا نہیں رہتے ہیں آپ کی نظر میں؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے جی کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے ملک کی بڑی بدقسمتی ہو گی اگر ہم لوگوں کے معتقدات کا فیصلہ ان سے معتقدات کے متعلق بیان سننے کی بجائے دوسرے کی تشریح کو قبول کرنے لگیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، قبول کوئی نہیں کر رہا جی، یہ صرف بات یہ ہے کہ اسمبلی نے ہر طرف سے نقطہ نظر پوچھنا ہے، دیکھنا ہے۔ وہ خود بھی اپنی طرف سے پڑھ رہی ہے، خود بھی سوچ رہی ہے، کتابیں بھی دیکھیں انھوں نے۔ نہ صرف یہ کہ ربوہ کے ڈیلی گیشن کی بات سنی، باقی علماء بھی موجود ہیں، ان کا بھی نقطہ نظر ان کے سامنے ہے۔ آپ کا نقطہ نظر بھی سامنے ہو گا تو اس پر وہ کسی نتیجے پر پہنچ سکیں گے کہ آخر آپ کے جو اتنے اختلافات ہیں وہ کیوں، کیا وجہ ہے؟ اگر وہ بھی ایک نبی ایسا ہے جو دوسرے معنی میں ہے کہ جو امت کا ہے، نبی اس کا مطلب میں نہیں کہ محدث ہے اور اگر وہ بھی ایسے ہی سمجھتے ہیں تو آپ کے اختلاف نہیں ہونا چاہیے.........

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں..........

جناب یحییٰ بختیار:..........اگر اختلاف ہے کچھ تو اس کی تفصیل بتایئے، اس اختلاف کی بنا پر آپ ان کو پھر بھی یہاں مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں سمجھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے گزارش یہ کی تھی کہ اس ملک کی بہتری کا تقاضا یہ ہے کہ میں جناب سے یہ گزارش کروں کہ اگر یہ راستہ کھول دیا گیا کہ کسی دوسرے فریق کے معتقدات اس سے سننے کی بجائے یا اس پر فیصلہ کرنے کی بجائے دوسروں کی تشریحات، توضیحات پر اور دوسروں کے مطالعے پر اس کا مدار رکھا جائے تو اس سے بہت سی مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور یہ وہی مشکلات ہیں جس کی وجہ سے، جو شروع میں مَیں نے گزارش کی تھی، کہ تکفیر کا دروازہ کھلتا ہے۔ اگلا شخص نہ معلوم اس کی کیا تاویل کرتا ہے، کیا تشریح کرتا ہے۔ میں اپنے خیال سے اس کا موقف..........

جناب یحییٰ بختیار: میں، مولانا صاحب! صاف بات کرتا ہوں، آپ سے پوچھوں کہ ’’پارسی کافر ہیں یا نہیں؟‘‘ تو آپ کیا کہیں گے کہ ’’نہیں‘‘ یہ تو ہم سب پاکستانی ہیں، اس بارے میں میں کچھ نہیں کہنا چاہتا؟‘‘

جناب عبدالمنان عمر: جی، یہ نہیں آپ پوچھتے، آپ پوچھتے ہیں کہ ’’پارسی کے معتقدات کیا ہیں؟‘‘ آپ کا سوال یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہی آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ کس معنی..................

جناب عبدالمنان عمر: معتقدات تو آپ ان سے پوچھیئے ناں...........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں...........

جناب عبدالمنان عمر: ....مجھ سے کیوں آپ ان کے معتقدات پوچھتے ہیں؟ مجھ سے میرے معتقدات پوچھیے، ان کے معتقدات ان سے پوچھیے، پھر آپ فیصلہ کیجیے۔ میں اس کے حق میں نہیں ہوں کہ میرے معتقدات کا فیصلہ زید کرے اور زید کے معتقدات کا فیصلہ بکر کرے۔ معتقدات کے متعلق آپ کو یہ قانون بنانا چاہیے، میری گزارش ہوگی، کہ آپ ڈیکلریشن لیں ہر فرقے سے کہ وہ اپنے معتقدات کیا سمجھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مسیلمہ کذاب کا کس نے فیصلہ کیا؟ خود اُس نے کیا یا کسی اور نے کیا؟

جناب عبدالمنان عمر: میں سمجھا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے نبوت کا...........

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....تو کیا اُسی پہ چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ صحیح کہہ رہا ہے یا غلط کہہ رہا ہے؟ یا کوئی بات کرے گا، کوئی اس پر سوچے گا کہ کیا کہہ رہا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ تھی کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے ــــــ جھوٹا اور سچے کی بحث نہیں، بالکل بحث نہیں ہے کہ کسی، اس شخص کا دعویٰ سچا یا جھوٹا ہے ــــــ جو شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے، جھوٹے یا سچے میں ہم نے پڑنا نہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے، آپ درست فرما رہے ہیں،..........

جناب عبدالمنان عمر: .... وہ مدعی نبوت اگر ہے تو وہ کافر و کاذب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کو ماننے والے بھی کافر ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ.......... اس کے معتقدات پر بحث نہیں کر رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے، اصولاً بات میں کر رہا تھا ناں، اسی واسطے، کہ جو میں بات اصولاً کر رہا تھا، کہہ دیتا ہوں کہ نہیں،..........

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ آپ.......... کریں۔ تو جو اس کو ماننے والے ہوں گے وہ بھی کافر ہوں گے کیا، نبوت کا دعویٰ کرے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری پھر گزارش ہے کہ نبوت کے متعلق میں پھر وہی سوال دہراؤں گا کہ ''نبوت'' کا لفظ کیونکہ بعض لوگ کچھ اور معنوں میں بھی استعمال کرتے ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! ایک، ایک بات تو بالکل صاف ہوگئی ہے کہ نبوت کی دو قسمیں بتائیں آپ نے..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، قسمیں نہیں میں نے..........

جناب یحییٰ بختیار: دو تعریفیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، نہیں، دو قسمیں نہیں بتائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دو تعریفیں بتائیں نہیں آپ نے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ جو ایک حقیقی نبی کی تعریف ہے..........

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: .... اور ایک غیر نبی کی تعریف ہے جس پر لفظ ''نبی'' استعمال ہوتا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہوتا ہے۔ اُس، اُس معنی میں آپ مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں کہ یا وہ اپنے آپ کو کہتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحیٰی بختیار: غیر حقیقی نبی کے معنی میں..........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، کہ میں عرض..........

جناب یحیٰی بختیار:.......... آپ ان کو کہتے ہیں کہ یہ لفظ جو اُنھوں نے استعمال کیے کہ حقیقی نبی نہیں ہے، یہ محدث کے معنی میں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحیٰی بختیار: اور وہ جو ہیں وہ ان کو اصلی معنوں میں یا محدث کے معنی میں، کس معنی میں سمجھتے ہیں نبی؟ کیونکہ آپ کا اختلاف ہوا ہے اس واسطے کہتا ہوں۔ آپ پر..........

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، میں عرض کرتا ہوں..........

جناب یحیٰی بختیار: اس بات سے آپ کہتے ہیں جی کہ ''میں جواب نہیں دیتا۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں..........

جناب یحیٰی بختیار: کیونکہ دو (۲) پارٹیاں ہیں، دونوں مرزا صاحب کے followers ہیں، ایک sense میں یا دوسری sense میں، آپ کہتے ہیں کہ ہمارا بڑا بنیادی اختلاف ہے، الیکشن سے یہ اختلاف نہیں تھا کیونکہ کون خلیفہ بنتا ہے، کون نہیں بنتا، تو اس

لیے یہ بڑا ضروری سوال ہو جاتا ہے کہ آپ کا اختلاف جو تھا نبی کے معاملے میں، وہ کس معنی میں اس کو نبی لیتے ہیں جو آپ کا اختلاف ہو گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں عرض کر دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ دو (۲) قسموں کی تعریفیں رائج ہیں میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یہ جو ۲ قسم کی تعریفیں ہیں، دو (۲) قسم کے نبی نہیں ہیں۔ ایک اس کی حقیقی تعریف ہے۔ جس طرح شیر ایک جانور ہے، اس کے لیے ''شیر'' کا لفظ جو ہے وہ اس ایک درندے کے بارے میں ہے لیکن کبھی کبھی کسی بہادر شخص کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ شیر ہے۔ آپ یہ نہیں ہم کہیں گے کہ اب ''شیر'' کی دو (۲) تعریفیں ہو گئیں۔ تعریف تو وہی ہے ''شیر'' کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی یہ بتائیں کہ یہ مولانا! اگر وہ شیر جو حقیقی شیر نہیں ہے، وہ کہے ''دیکھو! میں شیر ببر کی طرح میرا چہرہ ہے۔ میرے شیر کی طرح پنجے ہیں۔ میرے شیر کی طرح دانت ہیں، میں بالکل شیر کی تصویر ہوں اور میں شیر ہوں اور شیر کی خوبیاں مجھ میں موجود ہیں۔'' اُس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ بالکل صحیح ہے، یہی ہمارا نقطہ نگاہ ہے، اگر وہ یہ کہتا ہے کہ ''میں شیر ہوں، میرے پنجے ہیں، میں درندہ ہوں، میں وہ ہوں'' تو ہم وہی قدم اٹھائیں گے کہ جو میں نے عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو مدعی نبوت ہے، وہ کافر و کاذب ہوتا ہے۔ لیکن لفظ ''نبی'' کی بات نہیں ہو گی وہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں شیر کی بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک حقیقی شیر ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: وہ خصائص..........

جناب یحییٰ بختیار: .... ایک نقلی شیر ہے۔ مگر اُس کے پیروکار کہتے ہیں:

"ہاں، یہ اصلی تھا، اُس میں سارے اصل شیر کی خوبیاں موجود ہیں۔"

جناب عبدالمنان عمر: اگر اُس میں وہ خصائص نبوت مانتے ہیں، اگر وہ اُس میں لوازمِ نبوت مانتے ہیں، اگر اُس میں نبوت کی جو شرائط ہیں وہ تسلیم کرتے ہیں، تو ہم کہیں گے یہ حقیقی نبوت کے مدعی ہیں۔ لیکن اگر وہ صفات تو اُس میں شیر کی نہ مانیں، لیکن کہیں کہ "اُس کو کہو شیر، لفظِ "شیر" استعمال کرو" تو یہ اُس کا حقیقی استعمال نہیں ہو گا، مجازی استعمال ہو گا۔

اب میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا اُن سے اختلاف کیا ہے؟ یہ تھا آپ کا question۔ اُس کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے نزدیک مکالمہ و مخاطبہ الیہ کسی شخص پر جو نازل ہوتا ہے، یہ "نبوت" کی حقیقی تعریف نہیں ہے۔ اور اُن کا خیال............ بلکہ یہ بمعنی محدثیت ہے۔ یہ ہمارا نقطۂ نگاہ ہے۔ اُن کا نقطہ نگاہ یہ ہے: "نہیں، جناب! نبوت کی حقیقی تعریف ہے ہی یہ، اور یہ لفظ بمعنی محدثیت نہیں استعمال ہوا۔" یہ ہے ہمارا اور اُن............

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا مطلب یہ ہے کہ نبی حقیقی معنوں میں وہی ہوتا ہے جو آپ شرع لے آئے جو شرع نہ لائے وہ نبی نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: نبی نہیں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: .... تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرع نہیں لائے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے تین شرطیں............

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ڈائریکٹ............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے تین شرطیں نبوت کی بتائی ہیں۔

نمبر ایک، شریعت لائے، جدید شریعت لائے، اُس کو یہ انعام براہِ راست ملا ہو، جدید شریعت لائے اس کو یہ انعام برائے راست ملا ہو اور وہ، اُس کو خدا نے نبی کا نام دیا ہو۔ تو خیر یہ تو ضروری شرط ہے۔ یہ ہیں چیزیں جس سے کوئی شخص..........

جناب یحییٰ بختیار: آپ، آپ دیکھیے ناں، مولانا!..........

جناب عبدالمنان عمر: پہلی شریعت کے کسی حصے کی..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ایک یہ تو..........

جناب عبدالمنان عمر: اب حضرت علی رضی اللہ عنہ.......... حضرت مسیح کی آپ نے مثال دی۔ اب میں نے عرض کیا تھا کہ حضرتِ مسیح نبی ہیں، حقیقی معنوں میں نبی ہیں۔ قطعاً کوئی فرق نہیں ہے اُن میں اور اُس سے پہلے انبیاء میں..........

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ..........

جناب عبدالمنان عمر: .... کیونکہ وہ جو تشریعی والی تھی بات وہ نہیں میں.......... کیونکہ حضرتِ مسیح کے متعلق آتا ہے قرآن مجید میں:

(عربی)

وہ پہلی شریعت کے بعض حصوں کو منسوخ کرتے تھے۔ تو یہ کہنا کہ وہ کچھ اور قسم کے تھے، نہیں، وہی تین (۳) شرائط جو میں نے عرض کی تھیں۔ براہِ راست ہو، میں نے عرض کیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی متابعت کے نتیجے میں نبی نہیں بنے، وہ کوئی جدید شریعت لائے یا پہلی شریعت کو منسوخ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ایسا نبی سمجھتے ہیں جو شریعت لایا تھا کہ نہیں؟ غیر شرعی (تشریعی) نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: (عربی)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ..........

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں نے عرض کیا ہے کہ وہ میں صرف اس میں فرق حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور اُن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کو، جو شریعت مسیح کو دی گئی تھی، اُنھوں نے بہت سا حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا adopt کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی adopt کیا ہے۔ یہ تو سوال............

جناب عبدالمنان عمر: جی، نہیں، نہیں، ....

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی کہ وہ تو اللہ کا کلام ہے، انھوں نے غلطیاں اس میں کیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درست کیا اُس کو۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یوں نہیں ہے............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟

جناب عبدالمنان عمر: .... کہ انھوں نے تورات اور انجیل سے لے کر کوئی چیز لے لی۔ جو کچھ adopt کیا وہ براہٗ راست اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہی اللہ نے پیغام جو ان کو بھیجا تھا وہی پیغام یہاں بھیجا ہے اللہ............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وہ نہیں ہے، فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فرق تو انھوں نے کیا ناں جی، اللہ کے پیغام میں تو فرق نہیں تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، فرق ہے، بہت سی شریعت کی چیزیں جو پہلوں کو نہیں دی گئیں............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، نہیں، وہ ٹھیک ہے،............

جناب عبدالمنان عمر: .... وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ....

جناب یحییٰ بختیار: .... مگر یہ کہ اللہ کا پیغام دونوں تھے ....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، اس پر ....

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: .... Direct ملے دونوں کو ....

جناب عبدالمنان عمر: جی آ۔

جناب یحییٰ بختیار: .... تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی پیغام ملا ....

جناب عبدالمنان عمر: براہِ راست ملا۔

جناب یحییٰ بختیار: .... اور اگر کسی اور شخص کو بھی ایسے پیغام ملے ....

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: .... تو وہ بھی نبی ہو گا؟

جناب عبدالمنان عمر: اسی لیے وہ نبی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ فرمائیے کہ ابھی شیر کی ہم بات کر رہے تھے ___ اصلی شیر اور نقلی شیر۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اب اصلی نبی اور ایسا شخص جو دعویٰ کرے ....

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، نقلی شیر اور اصلی شیر نہیں، بلکہ ''شیر'' کے لفظ کا حقیقی استعمال اور اس کا مجازی استعمال۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مطلب یہ کہ جیسے ''شیر پنجاب'' اور ''شیر بنگال''۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ بالکل بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ جو ہوتے ہیں، وہ تو خیر چھوڑ دیجئے ....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کیونکہ ان میں فرق نہیں ہوتا۔ ہاں، نہیں، وہ، وہ بات میں نہیں کر رہا۔ مگر ایک، ایک چیز کو آپ دیکھتے ہیں کہ بھائی یہ چیز کیسی ہے؟ کہ یہ چیز گلاس ہے۔ تو آپ کہتے ہیں کہ گلاس کی کیا خوبی ہے؟ اس قسم کا shape ہو گا جس میں پانی یا کوئی چیز آپ ڈال سکیں گے۔ ممکن ہے بڑا سائز ہو، چھوٹا سائز ہو، ایک، shape ہو، دوسرا shape ہو، شیشے کا ہو، کسی اور چیز کا ہو، گلاس ہو جاتا ہے۔ نبی بھی ایک انسان ہوتا ہے، محدث بھی ایک انسان ہوتا ہے۔ یہ دونوں common factor تو ان کے شروع میں آ جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں جی کہ اللہ سے نبی پر وحی نازل ہوتی ہے، نبی پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔ اور ایک شخص جس کو آپ محدث کہتے ہیں وہ کہتا ہے ''مجھ پر بھی اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے'' ....

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، دونوں میں بڑا فرق ہے۔ مرزا صاحب نے ....

جناب یحییٰ بختیار: میں، مرزا صاحب کی بات نہیں کر رہے تھے ....

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: اس وقت میں مرزا صاحب کی بات نہیں کر رہا، میں جنرل بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں سمجھتا ہوں کہ وحی، وحی کی بہت سی اقسام ہیں۔ ایک وحی ہوتی ہے جس کو ''وحی مطلوب'' کہتے ہیں جیسے ''وحی قرآن'' کہتے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور اس قسم کی وحی کا دروازہ تا قیامت بند ہے۔ نہ اس قسم کا الہام ہو سکتا ہے کسی کو، نہ وحی ہو سکتی ہے۔ جس کو وحی نبوت کہتے ہیں، یہ نہیں، یہ دروازہ بند ہے۔ ہم ہرگز نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب پر بھی وہی وحی نازل ہوتی تھی اور اس کی وہی کیفیت تھی اور اس کا وہی مقام تھا، اس کا وہی درجہ تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پہلے اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جب آپ کہتے ہیں دو شخص ہیں۔ ایک ہے محدث، مجدد، اولیا، نیک بندہ، انسان۔ اور ایک ہے اللہ کا نبی۔ آپ دیکھیے ناں، اس پر، دونوں پر وحی آ سکتی ہے، آپ یہ کہتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، وہی تو میں نے عرض کیا، وحی نبوت نہیں آ سکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: وحی نبوت نہیں آ سکتی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، نہیں آ سکتی، بالکل نہیں آ سکتی۔ میں عرض کرتا ہوں..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں یہ پوچھ رہا تھا تا کہ اگر..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وحی نبوت نہیں آ سکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر ایک شخص کہے کہ مجھ پر وحی نبوت آئی ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ....تو وہ..........

جناب عبدالمنان عمر: تو وہ مدعی نبوت بن جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: بن جائے گا۔ بس آگے پھر ابھی میں..........

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نبی بن جائے گا۔ میں صرف ایک گزارش..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،..........

جناب عبدالمنان عمر: ....کی اجازت دیجیے گا مجھے.....مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک فقرہ حضرت جبریل علیہ السلام لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کے

منافی ہے کیونکہ جب ختم نبوت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الواحد ہے اور آیت خاتم النبین میں وعدہ دیا گیا ہے اور حدیثوں میں بالتشریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل علیہ السلام کو بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے تو یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں۔ ہم وحی نبوت کا ایک فقرہ بھی نازل ہو جائے، اس کو بھی ختم نبوت کے منافی سمجھتے ہیں۔ جبریل امین ایک فقرہ وحی نبوت کا لے کے کسی شخص پر نازل ہو اور وہ کہے مجھ پر نازل ہوتا ہے، ہم کہیں گے وہ شخص مدعی نبوت ہے اور ہم ایک فقرے کی آمد کے بھی قائل نہیں ہیں بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔"

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اب آپ یہ فرمایئے کہ جو مرزا صاحب نے اپنی جماعت بنائی اور لوگوں سے کہا بیعت ان پر کریں، ان کا مقصد کیا تھا؟ ایک علیحدہ امت بنانا تھا یا ایک اور فرقہ مسلمانوں کا بنانا تھا یا صرف ایک گروہ تھا جو خدمت کریں؟ کیا..........

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ جو جماعت بنائی تھی اس سے قطعاً کوئی نئی امت بنانا مقصد نہیں تھا، اس سے..........

جناب یحییٰ بختیار: اور فرقہ بنانا تھا..........

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں..........

جناب یحییٰ بختیار: ....مسلمانوں کا؟

جناب عبدالمنان عمر: اس سے مسلمانوں کے اندر ایک ایسی چیز پیدا کرنا نہیں تھا جس سے افتراق بین المسلمین اور تکفیر بین المسلمین کا دروازہ کھلے۔ میں جناب کے سامنے وہ شرائط رکھ دوں گا جس سے آپ خود اندازہ کرلیں گے کہ مرزا صاب نے یہ جو جماعت بنائی تھی اس کی غرض کیا تھی۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

> ”اس جماعت کے بنانے کی غرض دو (۲) ہیں۔ ایک غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہو جائے۔ انسان نیک بن جائے۔ انسان محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کے قابل ہو جائے۔ قرآن کریم کی خدمات، قرآن مجید کی تعلیم کو کلیتہً اپنے اوپر وہ شخص وارد کر لے اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی غلام اور حقیقی امتی اور حقیقی تابع دار بن جائے۔ اور دوسری غرض اس جماعت کے قائم کرنے کی میری یہ ہے یہ ہے کہ تا دنیا میں اسلام کی اشاعت ہو، محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چمکار سے دنیا روشن ہو جائے اور وہ لوگ جو ابھی دائرہ اسلام میں نہیں آئے، محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نہیں آتے، جو لا الہ الا اللہ سے ناواقف ہیں، جو توحید نہیں جانتے، جو رسالت نہیں جانتے، جو قرآن نہیں جانتے، اُن لوگوں کو دائرہ اسلام میں لایا جائے۔“

چنانچہ میری بات کی تائید فرمائیں گے مولانا صاحب ____ یہ یورپ میں تشریف لے گئے۔ پہلے انگلستان تشریف لے گئے، پھر یہ جرمنی میں تشریف لے گئے ____ آپ ان کی شہادت لے سکتے ہیں کہ انھوں نے وہاں جا کر کبھی بھی نہ مرزا صاحب کی نبوت کو پیش کیا، نہ مرزا صاحب کے وجود کو اس طرح پیش کیا کہ وہ ایک مستقل قسم کا انسان ہے جس کو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم وہاں جاتے ہیں، مسلمان بنانے کے لیے جاتے ہیں۔

اور اس کے علاوہ یہ جناب! اب میں نے آپ کے سامنے یہ عرض کیا تھا کہ میں بعیت کی............

جناب یحییٰ بختیار: وہ جی ہم نے پڑھی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی دس (۱۰) شرائط ہیں بیعت............

جناب یحییٰ بختیار: دس شرائط ہم نے دیکھی ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ....کی طرف جناب کی توجہ دلاؤں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہم نے دیکھی ہیں جی، وہ ہم نے دیکھی ہیں، ریکارڈ پر آ چکی ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں صرف اس ایک بات کی طرف جناب کی توجہ دلاؤں گا۔

مولانا صدر الدین: صاحبزادہ صاحب نے فرمایا تھا میرے متعلق۔ میں دو (۲) دفعہ انگلستان میں گیا ہوں اور بہت سے انگریزوں کو مسلمان کیا ہے لیکن میں نے کبھی کسی پرائیویٹ مجلس میں بھی حضرت مرزا صاحب کا ذکر نہیں کیا کیونکہ میں حضرت مرزا صاحب کو اسلام کا بانی نہیں سمجھتا۔ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام لائے ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: مولانا..........

مولانا صدر الدین: ....میں اسلام کا وعظ کرتا تھا..........

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! بہت سے..........

مولانا صدر الدین: ....مرزا صاحب کا نام بالکل نہیں لیتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ گستاخی معاف کریں، بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر آپ اُن کا ذکر کرتے تو لوگ مسلمان نہ ہوتے۔ آپ اسلام کا نام لیتے جب ہی مسلمان ہو جاتے۔ ہم..........

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا..........

جناب یحییٰ بختیار: ....مگر اُس بات کو چھوڑ دیجیے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں اسی سلسلے میں.......... کہ یہ سمجھنا کہ اگر وہاں اسلام کا نام لینے کے علاوہ کوئی اور نام لیا جاتا تو اسلام نہ پھیلتا اور اس وجہ سے ہم لوگوں نے اُس سے اجتناب کیا، ایک مصلحت کے تحت اجتناب کیا، میں بڑے ادب سے گزارش

کروں گا کہ یہ واقعہ صحیح نہیں ہے۔ ہم نے قطعاً ____ ہم تو پہلی دفعہ باہر گئے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں۔ سب سے پہلے پہلی دفعہ ہم نے پہلا مشن جو ہے ۱۹۱۳ء میں انگلینڈ میں قائم کیا، برمنگھم میں۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی معتقدات، اُن کی تقریریں، کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ............

جناب عبدالمنان عمر: کسی مصلحت کے تحت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ درست فرما رہے ہیں۔ کیا خواجہ صاحب جب جا رہے تھے ایک دفعہ، مرزا صاحب کی زندگی میں پروگرام بن رہا تھا ایک دفعہ کہ وُہ جائیں............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ ۱۹۱۳ء کی میں نے گزارش کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے معلوم ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب فوت ہو گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اس سے پہلے پلان تھا کہ بھیجے جائیں آدمی پہلے مرزا صاحب کی زندگی میں۔

جناب عبدالمنان عمر: خواجہ صاحب نہیں بلکہ کچھ لوگ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اُس زمانے میں جب اُن کو کہا گیا کہ مرزا صاحب کا ذکر نہیں ہونا چاہیے تو اُنھوں نے کہا پھر تو وُہ بات ہی نہیں ہوئی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں عرض کرتا ہوں............

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ایسی بات ہوئی تھی کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وُہ لاہور کے ایک مولوی انشاء اللہ صاحب تھے، اُنھوں نے کہا کہ ''ہم آپ کو روپے کی امداد دیتے ہیں، ہم آپ کو............ آپ باہر مشن

قائم کیجیے، اور اس طرح ہم اور آپ مل کے اشاعتِ دین کا کام کرتے ہیں۔" اب اگر وُہ بات ہوتی، جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے، تو ہمیں یہ offer اُس وقت قبول کر لینی چاہیے تھی۔ ہمیں مالی امداد بھی ملتی تھی، ہماری شہرت بھی ہوتی تھی، ہمارے لیے راستے بھی کھلتے تھے۔ ہم نے اُس سے انکار کر دیا۔ کیا وجہ؟ معلوم ہوا کہ ہمارے سامنے نہ سستی شہرت حاصل کرنا مقصود تھا، نہ روپیہ لینا مقصود تھا۔ کیا وجہ ہوئی کہ ہم نے اس کا انکار کیا؟ وُہ واقعہ یہ ہے ___ چھپا ہوا واقعہ ہے، خفیہ نہیں ہے۔ "Review" کی فائلوں میں وُہ بحث موجود ہے ___ ہم نے اس لیے کہا، اُنھوں نے کہا کہ جناب آپ وہاں جا کے قرآن کی وہ تشریح نہ پیش کیجیے جو کہ مرزا صاحب نے آپ کو دی۔ تشریح وُہ پیش کیجیے جو ہم بتاتے ہیں۔" تو یہ تو عجیب بات تھی کہ ہم ایک شخص کو خدا کا ایک مقرب سمجھتے ہیں، اُس کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ اُس کو خدا تعالیٰ رہبری کرتا ہے، وُہ قرآن مجید کے معارف جانتا ہے، وُہ قرآن شریف کی ایسی تفصیلات اور تشریحات دیتا ہے جو دوسروں کے ہاں نہیں ہیں، اور ہم یہ عہد کر کے چل پڑیں کہ ہم نے وہاں اُن کا نام پیش نہیں کرنا! میں نے جو گزارش کی ہے وُہ یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ جو کہتے ہیں "ہم..............." میں نے کہا کہ مرزا صاحب نے یہ اعتراض کیا تھا یا کسی اور نے اعتراض کیا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب کی زندگی ہی کا واقعہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اُنھوں نے خود اعتراض کیا تھا کہ..........

جناب عبدالمنان عمر: یہ اُن کے ساتھ تو یوں گفتگو نہیں چل رہی تھی، یہ گفتگو خواجہ صاحب، مولانا محمد علی صاحب اور مولوی انشاء اللہ خان صاحب کے درمیان تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور خواجہ صاحب اور مولانا محمد علی راضی تھے اس بات پر کہ..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، مولانا صاحب کا چھپا ہوا بیان موجود ہے...........

جناب یحیٰ بختیار: ٹھیک ہے...........

جناب عبدالمنان عمر: .... کہ ہم اس کے لیے..........

جناب یحیٰ بختیار: ضمناً میں نے سوال پوچھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ تو میں گزارش جو کر رہا تھا یہ تھی کہ ہم لوگوں نے وہاں قرآن کی وُہ تشریح جو ہم سمجھتے ہیں ___ مثال میں دیتا ہوں، کوئی راز نہیں ہے ہمارا ___ میں مثال یہ دیتا ہوں کہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کے نئے یا پرانے نبی کی آمد کے قائل نہیں ہیں۔ اب یہ تشریح ہے ہماری جو بعضے لوگوں کو پسند نہیں ہے۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ پرانا نبی آ سکتا ہے، نیا نہیں آ سکتا ہے۔ اب یہ تشریح میں ہمارا اور اُن کا اختلاف ہے۔ ہم وہاں جا کر کبھی یہ نہیں کریں گے کہ جناب چار پیسے ادھر سے مل گئے ہیں، چلو جی! وہاں جا کے کہہ دوں پُرانا آ سکتا ہے۔ ہم تشریح وُہ کریں گے جو ہم سمجھتے ہیں۔ اور وُہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر خاتم النبین تھے، اور کلیتہً ہر قسم کی نبوت، کوئی شکل نہیں نبوت کی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد جاری ہو۔ اس لیے ہم وہاں جا کے نئے اور پرانے والی بات نہیں کرتے ہیں، ہم ہر قسم کی نبوت کو ختم کرنے کا وہاں اعلان کرتے ہیں۔

میں جو گزارش کر رہا تھا وہ یہ تھی کہ ہم لوگوں نے وہاں مرزا صاحب کو ایک مستقل شخصیت کے طور پر پیش نہیں کیا، ہم نے مرزا صاحب کو ایک ایسا انسان پیش نہیں کیا جس کے بعد کفر و اسلام کی نئی تشریحیں سامنے آ جائیں، جس کے بعد ایک نیا معاشرہ قائم ہونے لگ جائے، جس کے بعد ایک نیا دین اور ایک نیا مذہب اور ایک نئی ملت قائم ہونے لگ جائے۔ یہ چیز ہم نے کبھی وہاں پیش نہیں کی۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ ’’جناب! کاہے کے لیے آپ نے، مرزا صاحب نے یہ جماعت قائم کی؟‘‘

میں نے عرض کیا کہ اُس کے دو (۲) مقاصد تھے۔ ایک یہ کہ انسان کو بدیوں سے نکالا جائے۔ دوسرا یہ کہ اُس کی، اسلام کی دنیا میں اشاعت کی جائے۔ اور اُس کے لیے اُنھوں نے کچھ شرائط بیعت مقرر کیے تھے جو آپ کے ریکارڈ میں موجود ہیں، آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ میں صرف اُس کی دو (۲) چیزوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک اُس کا ہے یہ کہ مقصد کیا ہے؟ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیاں۔ اسلام کو اپنی جان، اپنے مال اور اپنی عزت، اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ ایک مقصد یہ تھا۔ اور یہ دس (۱۰) شرائط بیعت ہیں جن میں سے نو (۹) چیزیں وہ اسی قسم کی ہیں۔ صرف دسویں شرط جو ہے، جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہم نے مرزا صاحب کی بیعت کیوں کی، مرزا صاحب کے ساتھ ہم وابستہ کیوں ہوئے، ہم مرزا صاحب کے ساتھ کسی شکل میں وابستہ ہوئے۔ وُہ میں آپ کے سامنے الفاظ عرض کر دیتا ہوں۔ دسویں شرط یہ ہے کہ:

> ”اس عاجز (یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب) سے عقدِ اخوت محض للہ، باقرارِ تحت درمعروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا، اور اس عقدِ اخوت میں بھائی کا جو بھائی چارہ ہے، اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا، اُس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔“

یہ ہے مرزا صاحب کی بیعت لینے کی غرض، یہ ہے مرزا صاحب کے جماعت بنانے کی غرض، یہ ہے مرزا صاحب کے وہ تنظیم قائم کرنے کی غرض جس کے لیے آپ نے اس جماعت کو قائم کیا۔ اور اس کے لیے، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، کسی قسم کی ڈکٹیٹر شپ کی طرف وہ نہیں جماعت کو لے کر گئے، بلکہ وہی جو مشاورت جس کو ہم کہتے ہیں، شوریٰ جس کو ہم کہتے ہیں، وَامرھم شوریٰ بینھم کہ قرآن مجید کی تلقین ہے، اس کے مطابق اُنھوں نے ایک انجمن کی بنیاد رکھی اور اس انجمن کے قواعد وضوابط گورنمنٹ میں رجسٹر شدہ

ہیں اور ان میں یہی مقاصد لکھے ہوئے ہیں قرآن کی اشاعت ، دین کی اشاعت، محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت، اور خدمت اسلام، خدمت نبی نوع انسان، خدمت تعلیم۔ یہ چیزیں ہیں جو ہمارے اغراض و مقاصد ہیں، اور یہ وہ چیزیں ہیں جس کے گرد، جس کی وجہ سے ہم مرزا صاحب کے گرد جمع ہوئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ذرا ایک، ایک سوال میں آپ سے پوچھ لوں، پھر آپ..........
اچھا جی، میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے جو جماعت بنائی تھی اس کی یہ غرض نہیں تھی کہ وہ ایک علیحدہ مت بنائیں یا..........

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یا فرقہ بنائیں مسلمانوں میں، یہ بھی نہیں تھا؟ فرقہ تو بن گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: ”فرقہ“ کا لفظ تو جماعت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے، تو یہ تو میں نہیں عرض کروں گا..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،

جناب عبدالمنان عمر: ....کیونکہ ۱۹۰۱ء میں جو مردم شماری گورنمنٹ نے کروائی تھی، اُس میں ایک خانہ اُن کا فرقوں کا بھی اُنھوں نے رکھا ہوا تھا، تو ہمارا جو اصطلاحی نام ہے، جو قانونی نام ہے، جس پر ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، وُہ میں عرض کر دیتا ہوں، وُہ ”مسلمان فرقۂ احمدیہ“ ہے۔ یہ وُہ رجسٹرڈ نام ہے جو کہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے ہمارے لیے اختیار کیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب نے آپ کو ڈائریکشن دی تھی کہ آپ اپنا نام ایسے درج کروائیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی ہاں، یہ مرزا صاحب کے لفظ ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ بتائیے کہ............

جناب عبدالمنان عمر: .... ’’مسلمان فرقہ احمدیہ‘‘

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ مرزا صاحب کی ڈائریکشنز اور ہدایات کے مطابق آپ کے باقی مسلمانوں سے سوشل، religious، مذہبی تعلقات کیا کیا ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: مسلمانوں کے ساتھ، تو بات یہ ہے جی کہ جیسا میں نے عرض کیا، اگر ہم............

جناب یحییٰ بختیار: اُن ہدایات کے مطابق۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اگر ہم شروع سے اس بات کے قائل ہوتے جو مرزا صاحب نے کی، یعنی سارے مسلمان ملک کے، تو شاید یہ مصیبت جس سے ہم دوچار ہیں، یہ پیدا نہ ہوتی۔ مرزا صاحب کا نقطۂ نگاہ یہ تھا، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، کہ ’’کسی شخص سے اختلاف کی وجہ سے ــــــ اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، ــــــ تو اس قسم کے اختلافات نہ کرو جس کے نتیجے میں تمھیں مذہبی طور پر کوئی مصیبت پڑ جائے۔‘‘ چنانچہ جب بہت اختلافات بڑھ گئے تھے تو اُس زمانے کا میں، ایک واقعہ مجھے یاد آیا ہے، میں عرض کرتا ہوں۔ مولانا محمد حسین بٹالوی اُس وقت زندہ تھے، تو مرزا صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ:

’’دیکھو! تم لوگ گالیاں دیتے ہو، تم لوگ ہمیں مسجدوں میں جانے سے منع کرتے ہو، تم لوگ ہمارا کوئی فوت ہو جائے تو اُس کو قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیتے ہو، کوئی شخص مسجد میں چلا جائے تو اُس کو مار مار کے نکال دیتے ہو، اس سے اسلام کمزور ہوتا ہے، تم ہم سے سات سال کے لیے ایک معاہدہ کرلو، وُہ معاہدہ کیا ہے؟ کہ تم ہمیں صرف خدمت اسلام کا موقع دے دو، اور پھر اُس کے نتائج پر نگاہ رکھو۔ اگر ہم دنیا میں غیر معمولی طور پر اسلام کو فتح یاب نہ کر دیں اور اُن علاقوں

میں جہاں کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جو ہے نہیں پہنچا، خدا کا نام جہاں نہیں پہنچا، اگر ہم اُن علاقوں کو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے لا کے گرا نہ دیں اور ایک عظیم الشان تغیر دنیا میں پیدا نہ کر دیں، تو آپ پھر ہمارا گریبان پکڑ لیجیے۔"

یہ تھا مرزا صاحب نے جو اُس وقت بھی پیش کیا، یہ ہم آج بھی اُس کو پیش کرتے ہیں۔ ہم ہر وقت اس کے لیے تیار ہیں۔

آپ کا فرمان یہ تھا کہ اس جماعت کے بنانے کے نتیجے میں، میں نے عرض کیا، کہ اس کے بنانے کے نتیجے میں کسی قسم کا مذہبی افتراق یا مذہبی اختلاف یا مذہبی لڑائی یا مذہبی دنگا فساد کبھی بھی احمدیوں نے نہیں کیا، پوری ہسٹری میں یہ واقعہ دیکھ لیجیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے نہیں کہا، یہ دیکھیں، میں نے نہیں کہا کہ احمدیوں نے دنگا فساد کیا۔ دیکھیے، مولانا! میں............

جناب عبدالمنان عمر: آپ نے نہیں فرمایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب مرزا صاحب نے اپنی جماعت بنائی............

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... پھر وُہ فرقہ تھا یا جماعت تھی، وُہ تبلیغ کا کام کر رہے تھے یا اپنا فرض سمجھتے تھے، اس کے نتیجہ میں مسلمان کا بڑا سخت reaction ہوا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ قبرستان میں نہیں دفن ہونے دیتے تھے، مسجدوں میں نہیں جانے دیتے تھے، احمدیوں کو ایک قسم کا persecute کرنا شروع کیا اُنھوں نے، آپ کے نقطۂ نظر سے............

جناب عبدالمنان عمر: ایک طبقے نے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، تو آخر کیوں..........؟

جناب عبدالمنان عمر: وُہ اس لیے جی..........

جناب یحییٰ بختیار:.......... کیا بات تھی جو مرزا صاحب نے کہی کہ جس پر وُہ اتنے غصے میں آ گئے؟

جناب عبدالمنان عمر: وُہ میں عرض کرتا ہوں جناب! کہ بات یہ ہے کہ کسی کا غصے میں آنا، کسی کا ناراض ہونا، کسی کا اس قدر اشتعال میں آ جانا اور ایسے ایسے اقدام کرنا، اس کے لیے قطعاً قطعاً اس چیز کی ضرورت نہیں ہے کہ اُس شخص نے کوئی بڑا ہی بھیانک فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ ایسی ایسی لڑائیاں ہمارے اس ملک میں ہوئی ہیں کہ کسی شخص نے آمین بالجہر کہہ دی ہے، کسی شخص نے تشہد میں انگلی اٹھا دی ہے، اور اس قسم کے معمولی فروعی اختلافات جو سب کے بیان ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مولانا! یہ، یہ آپ درست فرما رہے ہیں، میں وہ نہیں کہہ رہا۔ ایک بات، ایک آدمی غصے میں کوئی بھی بات کر جاتا ہے، بعد میں سوچتا ہے۔ مگر یہ ایک مسلسل ستر (۷۰)، اسی (۸۰) سال سے چیز آ رہی ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... کہ احمدیوں کے خلاف بڑا سخت reaction ہوتا ہے۔ باقی آپ نے درست فرمایا کہ سارے مسلمان فرقے ایک دوسرے کو کافر کہتے رہتے ہیں۔ مگر یہ reaction نہیں ہوا کبھی کہ نماز مت پڑھو اکٹھی، شادیاں مت کرو، کفن مت دو اِن کو، دفن مت ہونے دو۔ یہ reaction کیوں ہوا اتنا؟

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ یہ دونوں باتیں مجھے تسلیم نہیں، نہ ۱۹۵۳ء سے پہلے اس قسم کا دنگا اور فساد کبھی بھی ہوا ہے۔ وُہ واقعات ملک گیر نہیں تھے، وُہ جیسا کہ اُس وقت کی منیر انکوائری کمیٹی میں تحقیق کے بعد..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ مرزا صاحب کے زمانہ میں____ جہاں تک میں نے حالات پڑھے ہیں، اور میں آپ کو سناؤں گا، آپ کو ان سے اتفاق ہو یا نہ ہو____ جب تک کہ بہت زیادہ پولیس کی protection نہیں ہوتی تھی، مرزا صاحب کسی جگہ تقریر نہیں کر سکتے تھے۔ اور زیادہ مخالف عیسائی اور آریہ سماجی نہیں تھے، بلکہ مسلمان تھے۔ حالانکہ ایک ایسا اسٹیج تھا کہ مسلمانوں کے وُہ ہیرو تھے، ایک ایسا اسٹیج تھا جب وُہ آریہ سماجیوں سے بحث کرتے تھے، اُن کے جوابات دیتے تھے، عیسائیوں کے جوابات دیتے تھے۔ تو جب اُنھوں نے دعویٰ کیا، آپ سمجھتے ہیں اُنھوں نے نہیں کیا، بہرحال جو impression پڑا مسلمانوں پر، پھر اُنھوں نے کہا کہ ''میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں یا نبی ہوں یا امتی نبی ہوں۔'' اُس کے بعد بڑا sharp reaction ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! میں پھر گزارش کروں گا، یہ جو مرزا صاحب کے الفاظ آپ نے بیان فرمائے ہیں، یہ ''توضیح مرام'' میں موجود ہیں جو اُن کی بالکل ابتدائی تصنیفات میں سے ہے، یعنی ''براہینِ احمدیہ'' کے بعد وہی کتاب ہے۔ یہ کہنا کہ اُس وقت مرزا صاحب نے ایسی باتیں نہیں کہی تھیں، یہ باتیں اُس وقت بھی کہی تھیں۔ دوسرا آپ نے فرمایا کہ اُن کو کبھی بھی تقریر کی اجازت نہ دی گئی، وُہ پبلک میں نہ آ سکے...........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اجازت تھی مگر پولیس کی بہت زیادہ protection تھی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں، میں اس سے اختلاف کرنے کی جرأت کروں گا۔ میں آپ کے دو (۲) سفروں کے حالات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ مرزا صاحب نے ۱۹۰۴ء میں غالباً جہلم کا سفر کیا ہے۔ کوئی فوج نہیں، کوئی پولیس نہیں، کوئی

protection نہیں، مرزا صاحب کے مریدوں کا کوئی اجتماع نہیں، کچھ بھی نہیں۔ مرزا صاحب آتے ہیں اور ہزار در ہزار انسان جو ہے اُن کے گرد جمع ہو گیا ہے اور اُن کی باتیں سنتا ہے اور اُن کی پذیرائی کرتا ہے۔ تو یہ کہنا کہ جناب وُہ کبھی بھی یہ نہیں ملا، یہ واقع نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ گزارش کی..........

جناب یحییٰ بختیار: کبھی ہوا ہو گا، عام طور پر نہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں تو ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے......

جناب عبدالمنان عمر: میں دوسرا واقعہ سیالکوٹ کا عرض کرتا ہوں۔ تیسرا واقعہ میں آپ کو لاہور کا عرض کرتا ہوں۔ آپ کا ایک مضمون پڑھا گیا جس میں مرزا صاحب خود تشریف رکھتے تھے، جو دنیا کی بہت سی زبانوں میں اسلامی اصول کی فلاسفی پر شائع ہوا۔ یہ پڑھا گیا، اور اُس وقت کے جو اُس کے moderator تھے، اُس وقت کے صدر تھے، جو لوگ اُس میں حاضر تھے، جو نمائندے اخبارات کے اُس وقت موجود تھے..........

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں، ہمیں اس کا علم ہے جی، ۱۸۹۶ء کی بات کر رہے ہیں آپ۔ میں اُس وقت کی بات نہیں کر رہا، میں آپ کو یہ حوالے دُوں گا کہ جہاں جہاں، لاہور میں بھی، اس میٹنگ میں کتنی پولیس موجود تھی جب اُن کو لے آئے وہاں سے، امرتسر میں کتنی موجود تھی، سیالکوٹ میں کتنی موجود تھی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ صرف دہلی کا ایک واقعہ ہے جس میں وُہ..........

جناب یحییٰ بختیار: خیر، وہ بات اور ہو جاتی ہے۔ آپ مجھے..........

جناب عبدالمنان عمر: وُہ اور بات ہے، وُہ ایک مناظرے کا رنگ تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: We will have......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ تو............

Mr. Yahya Bakhtiar: ......break?

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض یہ کر رہا تھا کہ مرزا صاحب............

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ............

جناب عبدالمنان عمر: یہ ضروری نہیں ہوتا............

جناب یحییٰ بختیار: بعد میں، پھر بعد میں۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: ابھی ہم بریک کریں گے،

جناب یحییٰ بختیار: لنچ کے لیے بریک کریں گے۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: پھر ساڑھے پانچ بجے آئیے گا۔

The Delegation.....

جناب یحییٰ بختیار: ساڑھے پانچ، ساڑھے پانچ۔

Madam Acting Chairman: The Delegation is allowed to leave. You will have to come at 5:30 p.m.

کتاب؟ کیا آپ کی ہیں؟ ہوں۔ دروازے بند کر دیں۔ ہاں، چھوڑ جائیے۔

Members are requested to keep sitting.

نہیں آپ جا سکتے ہیں۔

(The Delegation left the Chamber)

Madam Acting Chairman: The Attorney-General has to say anything? Any member wants to say something?

[The Special Committee adjourned for lunch break to meet at 5:30 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after lunch break, Madam Acting Chairman (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi) in the Chair.]

محترمہ قائم مقام چیئرمین: ہاں جی، بلالیں۔

(The Delegation entered the Chamber)

Madam Acting Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے سوال پوچھ رہا تھا کہ جہاں بھی مرزا صاحب جاتے تھے لیکچر دینے کے لیے، تو بڑی سختی سے مخالفت ہوتی تھی اور جو شخص نبوت کا دعویٰ نہ کرے اور اس بارے میں کوئی غلط فہمی نہ ہو تو کیوں اُن کی سخت مخالفت ہوتی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، ایک دفعہ ہی مخالفت ہوئی تھی جب دہلی گئے تھے۔ باقی جگہ مخالفت نہیں ہوتی رہی۔ اور صرف پولیس کی protection میں ہی جلسہ سے خطاب کر سکتے تھے اور شاذ و نادر ہی اُنھوں نے جلسہ سے خطاب کیا ہو جہاں پولیس کی protection نہ ہو۔ تو اُس پر آپ نے فرمایا کہ وہاں گئے تھے جہلم۔ جہلم میں کوئی جلسہ یا لیکچر دینے نہیں گئے تھے، مقدمہ کے سلسلے میں گئے تھے۔ وہاں نہ کوئی اُنھوں نے لیکچر دیا۔ اُس کے علاوہ جہاں تک لاہور کا تعلق تھا، آپ نے کہا کہ اُنھوں نے ۱۸۹۶ء میں لیکچر دیا تھا۔ تو اس لیکچر میں وُہ خود موجود نہیں تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: لاہور کا لیکچر ''لیکچر لاہور'' کے نام سے............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وُہ ایک اور ہے، اُس میں وُہ موجود تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب جو ہیں، اُنھوں نے اُن کی ایک بائیوگرافی لکھی تھی:

"Ahmed, the Messanger of the latter days"

یہ اُردو میں لکھی تھی۔ اُس کا یہ ترجمہ ہوا ہے۔ تو یہ تو میں نہیں کہتا کہ جو کہہ رہے ہیں، درست کہہ رہے ہیں، مگر وُہ موقعہ پر موجود رہے ہیں۔ اور وُہ یہ لاہور میں جو لیکچر دیا، اُس وقت وُہ سین describe کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

Since it had been known by experience that wherever he went, people of every religion and sect displayed a keen anninosity towards him...."

ہر ایک طبقے اور مذہب کے لوگوں نے اُس کی دشمنی کا مظاہرہ کیا:

".......especially the so-called Mussalmans."

یہ خاص طور پر نام نہاد مسلمان یا مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں:

"The police authorities had on the occasion made very admisable arrangements for his safety."

اب میں وُہ arrangements آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں جب وُہ جلسہ سے خطاب کر کے نکل رہے ہیں، وُہ کہتے ہیں:

"They had, therefore, taken special precaution to ensure the safety of the promised Messiah on his return journey from the lecture hall. First rode a number of mounted police. Then came the carriage bearing the promised Messiah. This was followed by a member of policemen on foot. After them there rode a number of mounted men. Thereafter walked another party of the policemen. Thus was the Promised Messiah escorted back to his residence with the greatest possible care."

تو آپ دیکھیں گے کہ جہاں بھی مرزا صاحب گئے ہیں، وُہ دہلی ہو، امرتسر ہو، اُس میں یہی حالت رہی ہے کہ جہاں وُہ لیکچر دیتے رہے ہیں، وہاں پر بہت ہی زیادہ پولیس والے ہوتے۔ اور خاص طور پر اُن کو ایک شکوہ مرزا بشیر الدین صاحب کو ہے: جہاں یوروپین پولیس والے نہیں ہوتے، باقی پولیس والے اتنا احتیاط نہیں کرتے تھے۔ تو میں یہ آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا وجہ تھی کہ مسلمان اتنے زیادہ اُن کی مخالفت کر رہے تھے؟ اگر آپ کہتے ہیں کہ اُنھوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، ایک محدث تھے، اور یہ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ دعویٰ کرنے سے پیشتر مسلمان اُن کی عزت کرتے تھے اور انھوں نے کافی خدمت کی۔ مگر جب اُنھوں نے یہ دعویٰ کیا مہدی کا اور مسیح موعود کا یا نبی کا، تو اتنی سخت مخالفت ہوئی، اور آپ کہتے ہیں وُہ دعوے کی کوئی مخالفت نہیں ہوئی، نہ اُس پر کوئی جھگڑا تھا، نہ اُس پر کوئی شک تھی، یہ سب ۱۴-۱۹۱۳ء کے بعد شروع ہوا۔

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے، میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جب کسی شخص کی مخالفت ہو تو ضروری نہیں ہوتا کہ اُس مخالفت کے اسباب اُس شخص کی طرف سے پیدا کیے گئے ہوں، اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کوئی ایسا دعویٰ کر رہا ہو جو صحیح نہ ہو۔ اِس کے بعد میں نے یہ گزارش کی تھی کہ مرزا صاحب نے جب یہ دعویٰ کیا تو اس کی ایک ہسٹری ہے ہمارے پاس، اس کی ایک تاریخ ہے ہمارے سامنے۔ جناب والا! مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایک کتاب کا حوالہ میرے سامنے رکھا ہے۔ میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ میں اُن کو کسی جہت سے بھی اس قابل نہیں سمجھتا ہوں کہ ان کی باتوں پر اعتماد کیا جائے یا ان کی کسی کتاب کو بطور ریفرنس کے ایک مسلّمہ............

جناب یحیٰی بختیار: نہیں نہیں، دیکھیں ناں، مرزا صاحب! میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ میں نے کہا ممکن ہے کہ یہ غلط ہو گیا ہو، میں نے یہ کہا۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے

پاس کوئی اس کے علاوہ اور شہادت نہیں ہے جس کو یہ رد کرے۔ ایک شخص موجود رہا ہے، باپ کے ساتھ جاتا رہا ہے، یہ بھی اپنے باپ کی عزت کرتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ جہاں بھی میرا والد جاتا گیا، لوگ اُن کو گالیاں دیتے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ جب اُن کے والد فوت ہوئے، اُن کی عمر زیادہ سے زیادہ صرف انیس (۱۹) سال تھی۔ اور جب کا یہ واقعہ بیان فرما رہے ہیں اُس وقت آپ اندازہ کر لیں کہ اُن کی عمر کیا ہو گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر یہ کہ ایک بچہ اگر آٹھ سال کا بھی ہو، دس کا بھی ہو، جو پولیس ہوتی ہے، پولیس پارٹی ہوتی ہے، اور اس کی اور جگہ بھی evidence مل جاتی ہے کہ مرزا صاحب جب لیکچر پر جاتے تھے تو بہت ہی زیادہ پولیس کی ضرورت پڑتی تھی۔

جناب عبدالمنان عمر: تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جس کا ہمارے سامنے حوالہ دیا گیا، وہ ایک حجت نہیں ہے۔

دوسری گزارش میں یہ کر رہا ہوں کہ جناب والا! حضرت مرزا صاحب ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو پیدا ہوئے اور اس کے بعد یہ ۱۸۶۶ء سے ۱۸۶۸ء تک سیالکوٹ میں مقیم رہے۔ اُس وقت اُن کی پوزیشن یہ تھی کہ "زمیندار" اخبار کے مولانا ظفر علی خان کے والد مولانا سراج الدین صاحب بھی اُس زمانے میں وہاں تھے۔ اُس کی شہادت اس بارے میں یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ایک متقی اور پارسا اور دین دار انسان کی سی زندگی بسر کی۔ مجھے اجازت دیجیے گا، میں ذرا تھوڑی سی ہسٹری ـــــ اُن کی بات آپ نے کی ہے اس لیے مجھے quote کرنا پڑ رہا ہے ـــــ اور وہیں علامہ اقبال کے اُستاد شمس العلماء مولانا میر حسن صاحب اُس زمانے میں وہاں تھے۔ انھوں نے بھی جو شہادت مرزا صاحب کے کام کے بارے میں دی، وہ یہ تھی کہ وہ نہ صرف یہ کہ متقی، بزرگ اور پاکباز انسان تھے، بلکہ یہ کہ انھوں نے، اسلام کی اشاعت کا اُن کو اتنا درد تھا کہ وہ اپنے اوقات کا بہت بڑا حصہ یا قرآن مجید کے

مطالعے میں صرف فرماتے تھے اور یا پھر وہ عیسائیوں وغیرہ کے مقابلے میں مناظرے کر کے اور اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے میں اپنے اوقات کو صرف کرتے تھے۔ اِس کے بعد انھوں نے ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۸۸۴ء تک، یہ ان کی تصنیفی زندگی کا ایک باقاعدہ آغاز ہوتا ہے اور انھوں نے اس میں وہ اپنی معرکتہ الآراء کتاب لکھی جس میں سب سے زیادہ اُن کے الہامات اور پیشگوئیاں درج ہیں۔ یہ میں خاص طور پر جناب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں انھوں نے اپنے بہت سے الہامات اور اپنی وحی کو بیان کیا ہے۔ یہ ہے جہاں سے نقطہء آغاز ہونا چاہیے اُس شخص کی مخالفت کا۔ لیکن اس کے مقابلے میں واقعہ کیا ہے کہ اُس زمانے میں بڑے مقتدر لیڈر مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، وہ بڑے زور سے ____ میں آپ کے اوقات کو زیادہ نہیں لوں گا اِس میں، ____ وہ اِس کتاب کی اتنی تعریف کرتے ہیں اور اُس کو ایک تیرہ سو سال کا ایک کارنامہ بتاتے ہیں۔ اگر وحی اور الہام جس پر کہ مرزا صاحب نے، میں نے بتایا کہ اُن کا شروع سے لے کر آخر تک مؤقف جو رہا، اِس دعوے کا رہا، یہ دعویٰ ہے جو انھوں نے پہلے دن پیش کیا، یہ دعویٰ ہے جو انھوں نے آخری دن تک پیش کیا۔ یہ دعویٰ اُس وقت موجود ہے، وحی اور الہام ہو رہا ہے اُن کے دعوے کے مطابق، اُس کو وہ شائع کر رہے ہیں، لیکن جو ایک بہت بڑا عالمِ دین ہے، وہ اُس کی تعریف کرتا ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، سوائے اِس عالم دین کے ہم نے کسی اور کا ذکر نہیں سُنا، کیا بات ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: پہلے جو ربوہ گروپ آیا تھا، انھوں نے بھی بٹالوی صاحب کا ہی حوالہ دیا ہمیں کہ ''براہین احمدیہ'' کی اتنی بڑی تعریف کی۔

جناب عبدالمنان عمر: میں ایک اور بہت بڑے انسان کا نام..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ اُس پر ہمیں کوئی شک نہیں ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، میں ایک اور بڑے انسان کا نام لے لیتا ہوں: شیخ الحدیث مولانا نذیر حسین۔

جناب یحییٰ بختیار: اِن کا بھی ذکر کیا ہے، اِن کا بھی ذکر کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ بھی شاید نام..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، انھوں نے ذکر کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: تو اِس لیے اُن لوگوں، انھوں نے بھی.......... میں اور شخص کا ذکر..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اس کی بات نہیں ہے۔ دیکھیں ناں..........

جناب عبدالمنان عمر: میرا پوائنٹ یہ ہے اگر وہ دعویٰ اِس قابل تھا کہ لوگ اُس سے بھڑک اٹھتے اور شروع سے لے کر اخیر تک جہاں تک ہمارا..........

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! ایک معمولی سی بات ہے، ایک کتاب لکھتا ہے ایک شخص بڑی محنت سے، چار سال لگتے ہیں، چار پانچ ان کے volume ہیں، عام ملک میں ہمارے جو مسلمان ہیں، وہ پڑھے لکھے لوگ نہیں ہوتے۔ بہت کم لوگ پڑھتے ہیں۔ ویسے بھی اتنی بڑی کتاب کون پڑھیں گے؟ پانچ پڑھیں گے، دس پڑھیں گے، سو پڑھیں گے۔ تو لوگوں کو علم نہیں ہوتا تمہارا۔ ایک شخص یہ اشتہار جاری کر دیتا ہے کہ ''میں نبی ہوں۔'' تب لوگوں کو خیال آ جاتا ہے کہ بھئی! کیا بات ہوگئی؟ تو میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ کیا بات ہوگئی کہ ایک دم.......... ایک شخص نے خدمت بھی کی، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ عیسائیوں کے خلاف، آریہ سماجیوں کے خلاف مناظرے کیے، پمفلٹ لکھے، اشتہار لکھے، خدمت کی انھوں نے اور مسلمان ان کی بڑی قدر کر رہے تھے۔ اور اچانک ایک دم اتنے ان کے مخالف ہو گئے کہ ہر جگہ اُن کو گالیاں

پڑ رہی ہیں، پولیس کی protection کیوں؟ اگر اُس شخص نے نبی کا دعویٰ نہیں کیا، ایسی کون سی بات تھی کہ جس سے مسلمان اتنے سیخ پا ہو گئے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ............

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان ناراض نہیں ہوئے، تو اور بات ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی مخالفت نہیں ہوئی تو اور بات ہے۔ اگر آپ مانتے ہیں کہ اُس زمانے سے شروع ہوگئی اور بڑے زور سے شروع ہے............

جناب عبدالمنان عمر: میں جو گزارش کر رہا ہوں وہ یہ نہیں ہے کہ میں ان کی کتاب ''براہینِ احمدیہ'' کی کسی عظمت کا ذکر کر رہا ہوں۔ میرا یہ موقف نہیں ہے۔ میرا موقف یہ ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ شروع سے لے کر آخر تک 'ملہم من اللہ ہونے کا تھا، مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا تھا۔ اِس دعوے پر وہ پہلے دن آئے، اِس دعوے پر وہ ساری عمر رہے اور اس دعوے پر انھوں نے اپنی زندگی کو ختم کیا۔ میرے گزارش کرنے کا منشاء یہ ہے کہ اگر وہ معتقدات، اگر وہ دعوے، اگر وہ وحی، اگر وہ الہام، اگر وہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ جس کا انھوں نے دعویٰ کیا تھا، اِس قدر اشتعال انگیز تھا تو کم سے کم عوام نہ سہی ___ آپ کہتے ہیں کہ عوام نے نہیں پڑھا ___ میں تو اُس زمانے کے چوٹی کے علماء کا ذکر کرتا ہوں، چوٹی کے لیڈروں کا ذکر کرتا ہوں، اُس زمانے کی فعال جماعت کا ذکر کرتا ہوں، کہ اُن لوگوں نے اُس کتاب کو دیکھا اور یہ نہیں کہ نظر انداز کر دیا۔ اُس کتاب کو دیکھ کے انھوں نے اُس پر تبصرے کیے، اُس کتاب کو دیکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور میں گزارش کروں کہ یہ وہ کتاب ہے جس کا ہزار ہا کی تعداد میں اُس زمانے میں ___ اندازہ کیجیے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک کا زمانہ ___ اُس زمانے میں اِس کتاب کا ہزار ہا کی تعداد میں انگریزی زبان میں اشتہار شائع کیا گیا اور اردو زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ اور اِس کے نسخے، مجھے پیچھے جب جانے کا اتفاق ہوا وہاں امریکہ اور انگلینڈ

میں، تو وہاں کی لائبریریوں میں اُس زمانے کے بھی رکھے ہوئے نسخے موجود تھے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں، یہ نہیں کہ یہ کتاب unknown رہی ہے، یہ نہیں کہ عوام کو اس کا علم نہیں ہوا ہے۔ یہ بڑے بڑے روساء سے لے کر عام آدمی تک اور معمولی پڑھے لکھوں سے لے کر بہت بڑے علماء تک کی نظروں سے یہ کتاب گزری ہے، اور ان کا یہ دعویٰ، اور الہام اور وحی کا، اُس میں موجود ہے اور اس کو انھوں نے پڑھا ہے، اور اُس وقت اُن کو اشتعال پیدا نہیں ہوا۔

اس کے بعد میں گزارش یہ کروں گا جناب! کہ ۱۸۹۳ء میں پنجاب کی سب سے بڑی دینی جماعت انجمن حمایتِ اسلام اپنا ایک اجلاس منعقد کرتی ہے اور اس کی صدارت کے لیے کس کو چُنتی ہے؟ انھی مرزا صاحب کے سب سے بڑے مرید مولانا نورالدین کو۔ وہ اُن کے جلسے کی صدارت کرتے ہیں، وہ اس میں قرآن مجید کی تفسیر بیان فرماتے ہیں۔ اُس میں وہ ایک بڑا تفصیلی لیکچر دیتے ہیں۔ اگر اُن کے خلاف یہی بات تھی کہ یہ لوگ کوئی جلسہ کر ہی نہیں سکتے تھے یا عوام کو خطاب ہی نہیں کر سکتے تھے، اُن کی اتنی شدید مخالفت تھی کہ ان کے............

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیے، میں مرزا صاحب کا کہہ رہا ہوں، آپ دوسری طرف چلے جاتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یعنی میں مرزا صاحب کی زندگی کی بات عرض کر رہا ہوں، اُن کے سب سے بڑے مرید کی بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ مرید کی بات نہ کریں۔ آپ مرزا صاحب پر پہلے اگر رہیں تو بہتر ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: تو اُس وقت بھی یہ جماعت جو ہے اپنے معتقدات، اور مرزا صاحب اپنے معتقدات کے باوجود اس قسم کے کشتنی اور گردن زدنی نہیں قرار دیئے

گئے تھے۔ اس کے بعد میں عرض کرتا ہوں کہ ۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب عالم ہوا جس میں مرزا صاحب کا ایک مضمون پڑھا گیا۔ تو دیکھیے اگر اُس شخص کے دعوے ایسے تھے، اگر اُس کے معتقدات ایسے تھے تو ٹھیک ہے، مرزا صاحب نہ ہوں مگر مرزا صاحب ہی کا مضمون سنایا جا رہا ہے، مرزا صاحب ہی کے خیالات کو پھیلایا جا رہا ہے، مرزا صاحب ہی کی representation جو اسلام کی وہ دیتے ہیں وہ بیان کی جا رہی ہے۔ تو اگر اس قدر ہی وہ خیالات ایسے تھے جو برداشت نہیں ہو سکتے تھے تو واقعہ کیا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اُس وقت وُہ مضمون اس قدر دلچسپی، اس قدر خاموشی کے ساتھ، اس قدر توجہ کے ساتھ سنا گیا کہ تمام لوگ جو ہیں وہ رطب اللسان تھے اُس کی خوبی کے۔ تو ایک شخص کافر ہو، بے ایمان ہو، بہت بُرے عقائد رکھتا ہو، بہت بُرے خیالات اور دعووٴں کا اظہار کر رہا ہو، مسلمان اُس کے خیالات کو اس طرح سنیں گے؟ یہ کہنا کہ اُن کو کسی جگہ representation نہیں ہوتی تھی، اُن کے خیالات کو سننے کے لیے کوئی نہیں ہوتا تھا............

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ پوچھا آپ سے، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! کہ یہ اُن کی مخالفت کیوں ہوئی؟ آپ یہ بتا دیجیے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں وہیں حاضر ہو رہا ہوں، وہی بات عرض کرنے لگا ہوں۔ تو اُس کے بعد ۱۹۰۰ء کا زمانہ آتا ہے۔ انگلینڈ سے ایک پادری لفرائے آتے ہیں۔ وُہ پنجاب میں ایک طوفان مچاتے ہیں عیسائیت کی تبلیغ کا، اور وُہ ایک سلسلہ تقاریر شروع کرتے ہیں ”زندہ نبی“ ”معصوم نبی“۔ اس قدر مشکلات پیدا ہوتی ہیں لوگوں کو کہ پھر مرزا صاحب ہی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ اِس کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ اس شخص نے جو اپنا گڑھ بنایا تھا، وُہ لاہور میں انارکلی کے لوہاری دروازے کی طرف کا جو گرجا ہے، وہاں انھوں نے شروع کیا۔ اور اس کے بعد یہ شخص وہاں سے ایسا

بھاگا ہے اور مرزا صاحب نے اس کا اس قدر تعاقب کیا ہے کہ وُہ وہاں سے کراچی گیا، بمبئی گیا، اور آخر وُہ ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ اور دعویٰ وہ یہ لے کر آیا تھا کہ ''میں چند سال میں اس برصغیر کے مسلمانوں کو (نعوذ باللہ) عیسائیت کی آغوش میں لے جاؤں گا۔'' تو مرزا صاحب کو اُن لوگوں نے اپنا representative بنایا۔ بعض لوگوں نے کہا، میں اعتراف کرتا ہوں جناب والا! اس بات کا کہ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کافر ہے۔ اور یہ چیز پادری لفرائے نے پیش کی کہ جناب.........

جناب یحییٰ بختیار: جی، میں مان گیا کہ اُن کی کسی نے مخالفت نہیں کی! ابھی مجھے اگلا سوال پوچھنے دیجیے۔ میں مان گیا کہ کسی نے مخالفت نہیں کی اُن کی!

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ کسی نے اُن کی مخالفت نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اگلا سوال پوچھتا ہوں۔ اگر آپ نے ہر سوال کا اسی طرح سوال کا جواب دینا ہے تو بڑا مشکل ہو جائے گا، کیونکہ یہ ساری باتیں صاحبزادہ صاحب ہم سُن چکے ہیں، ایک ایک مناظرے کا ہم سُن چکے ہیں، ایک ایک بحث سُن چکے ہیں ایک ایک حوالہ اُن کا ہم پڑھ چکے ہیں۔ یہ پندرہ دن اسی میں گزرے۔ اسی لیے ہم آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: وُہ چونکہ خفیہ تھا اس لیے ہمیں علم نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ یہ اگر یہ.........

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ یہ میرا موقف نہیں تھا.........

جناب یحییٰ بختیار: لاہور کے لیکچر اُن کے آ گئے، باقی لیکچر آ گئے، ایک ایک پادری ایک ایک ''انجام آتھم'' سارے کے سارے جو وعدے تھے جو ''عبداللہ آتھم'' نے کہا، یہ قصے ہم سُن چکے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں وُہ قصے نہیں سنا رہا ہوں، میں stand آپ کو اپنا یہ............

جناب یحیٰی بختیار: میں نے صرف یہ سوال پوچھا کہ آخر اگر وُہ............

جناب عبدالمنان عمر: .... کہ اُنکی مخالفت کیوں ہوئی؟

جناب یحیٰی بختیار: .... اُس زمانے میں وُہ ہیرو تھے، ایک دم اُن کی مخالفت ہوتی ہے............

جناب عبدالمنان عمر: اسی کے متعلق میں عرض کرنے لگا ہوں کہ میں گزارش یہ کر رہا تھا جناب والا! کہ اُن کی مخالفت کے لیے ضروری نہیں تھا کہ وہ کوئی ایسا عقیدہ پیش کرتے جس سے کہ مخالفت ہوتی، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ عقیدہ اور یہ اپنا موقف اور یہ اپنا مقام اُنھوں نے ''براہین'' کے زمانے میں بھی پیش کیا تھا۔

جناب یحیٰی بختیار: بس ٹھیک ہے جی، ابھی میں ایک اور سوال آپ سے یہ پوچھتا ہوں، میں پوچھ رہا تھا actually کہ آپ کے سوشل تعلقات باقی مسلمانوں کے ساتھ ___ آپ نے کہا کہ احمدیہ فرقہ ایک علیحدہ فرقہ ہے اور ایسے ہی census میں درج کیا گیا ۱۹۰۱ء میں۔ باقی مسلمان جو ہیں اُن کے ساتھ احمدی مسلمانوں کے کیا تعلقات رہے ہیں مرزا صاحب کے زمانے سے؟ آج کا میں نہیں کہتا کہ مرزا بشرالدین............

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کے زمانے سے اُن کے تعلقات یہ رہے ہیں کہ مرزا صاحب کے سب سے بڑے بیٹے مرزا محمود احمد صاحب کی جو شادی ہوئی پہلی، وُہ اپنے باپ کی دو بیٹیاں تھیں، اُن میں سے ایک بیٹی مرزا محمود احمد سے یعنی مرزا صاحب کے بڑے بیٹے سے بیاہی گئی، اور دوسری بیٹی اُن کی خلیفہ اسد اللہ صاحب، جو جماعت سے تعلق نہیں رکھتے تھے، اُن کے ساتھ بیاہی گئی۔ اور یہ باپ جو تھا ان

بیٹیوں کا، وُہ اس انجمن کے بانی ممبروں میں سے تھا، سب سے ابتدائی جو چودہ ممبر اس انجمن کے مرزا صاحب نے قائم کیے تھے۔ وُہ معمولی شخصیت کا آدمی نہیں تھا، بہت بڑی شخصیت کا آدمی تھا...........

جناب یحییٰ بختیار: وُہ جماعت کا ممبر تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جماعت کا ممبر تھا، جماعت کا سرکردہ ممبر تھا۔ اُس کی ایک بیٹی ایک احمدی کے ساتھ بیاہی جاتی ہے، دوسری بیٹی اُس کی دوسرے احمدی کے ساتھ بیاہی جاتی ہے، غیر احمدی کے ساتھ جو جماعت میں شامل نہیں، اُس کا کوئی تعلق نہیں ہے، وُہ اُس کے ساتھ بیاہی جاتی ہے۔ تو یہ کہنا.........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو پوچھتا ہوں، میں نے ابھی آپ سے پوچھا، میں نے ابھی کچھ کہا نہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: میں تو صرف گزارش کر رہا ہوں کہ واقعہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو آپ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر کسی احمدی لڑکی کی شادی کسی غیر احمدی مسلمان سے ہو؟

جناب عبدالمنان عمر: محض اس بنیاد پر، کیونکہ شادیوں میں آپ جانتے ہیں کہ بہت سے خیالات، بہت سی چیزیں کفو کے سلسلے میں دیکھنی پڑتی ہیں۔ اس لیے یہ کوئی مذہبی مسئلہ نہیں ہے، یہ کوئی دینی مسئلہ نہیں ہے، یہ ایک سوشل مسئلہ ہے۔ جیسے ہم اور آپ شادیوں کے موقع پر اور بہت سی باتیں دیکھتے ہیں، اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کسی ایسی جگہ شادی نہ ہو کہ جس میں اُن کے گھریلو تعلقات، میاں اور بیوی کے، محض مذہبی عقائد کی وجہ سے خراب ہو جائیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے تو ہم ضرور دیکھیں گے اور یہ ہر شخص کا انفرادی فعل ہو گا۔ لیکن اس لیے کہ وہ مرزا صاحب کو نہیں مانتا، اور یہ اتنا بڑا جرم اُس کا ہو گیا، اُس وجہ سے شادی مت کرو، یہ stand نہیں ہے ہمارا۔ اور بہت سے،

اس وقت بھی بہت سے ہمارے سرکردہ لوگ ہیں، اُن کی شادیاں جو ہیں وُہ ایسے گھرانوں میں ہوئی ہیں جو مرزا صاحب کے ماننے والے نہیں ہیں، اُن کی لڑکیاں ایسے گھرانوں میں آئی ہیں جو مرزا صاحب کو ماننے والے ہیں۔ تو یہ چیز مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہیں ہے۔

اب لیجئے سوشل تعلقات میں سے جنازہ وغیرہ، اب رہ گیا جنازہ وغیرہ۔ یہ بھی ایک ٹھیک ہے، مذہبی حصہ ہے، لیکن اس کا بہت سا سوشل حصہ ہے۔ تو اس کے متعلق میں آپ کو گزارش کروں گا کہ مرزا صاحب کا اور ہماری جماعت کا موقف یہ ہے کہ ہم لوگ.......... میں ایک خط کا فوٹو اسٹیٹ آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور یہ لکھنے والا شخص اس جماعت کا بہت بڑا انسان یعنی مولانا نور الدین ہے، اور وہ الفاظ اپنے نہیں لکھتا بلکہ مرزا صاحب کا لکھتا ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''جو مخالف نہیں اور شرارت نہیں کرتے اور للہ الکریم نماز پڑھتے ہیں اُن کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔''

یہ الفاظ حضرت مرزا صاحب کے ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: آپ..........

جناب عبدالمنان عمر: .... یہ میں نے مرزا صاحب کا ایک خط پیش کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''جو مخالف نہیں اُس سے کیا مُراد ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں ''مخالف نہیں ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اُس کو دنگا و فساد بھی نہیں کرتا، وہ گالیگ لوچ بھی نہیں کرتا، وہ بُرا بھلا نہیں کہتا اور وہ اس قسم کے رویہ اختیار نہیں کرتا کہ مذہبی اختلاف کی وجہ سے ان اختلافات کو سوشل معاملات میں بڑھا دے اور مُشکلات پیدا کر دے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب کی مخالفت یا اُن کو بُرا بھلا کہنے والے تو وہی لوگ تھے جو اُس کو نبی نہیں مانتے تھے یا اُن کے دعوے نہیں مانتے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ ضروری نہیں ہے۔ بہت سے لوگ، بڑی تعداد ہے، مجھے آپ موقعہ دیں تو میں آپ کو عرض کروں گا کہ مسلمانوں کے بہت بڑے بڑے چوٹی کے لوگ مرزا صاحب کی تعریف کرتے تھے اور یہ کہنا کہ جی، جو مرزا صاحب کے عقیدے کو نہیں مانتا وُہ مرزا صاحب ہی کا مخالف ہے، بُرا بولتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ میں اس کے لیے جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیجیے تو میں عرض کروں گا............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بہت کچھ کہا آپ نے............

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! ڈاکٹر سر محمد اقبال بہت بڑے چوٹی کے انسان تھے۔ اُن کو بعد میں ہم سے اختلاف بھی پیدا ہو گیا تھا۔ مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری کا بیان اور یہ تحقیق جو ہے، منیر انکوائری میں پیش ہو چکی ہے۔ اُن کا یہ بیان ہو چکا ہے کہ اُنھوں نے مرزا صاحب کے دعویٰ کے پانچ سال بعد ۱۸۹۷ء میں مرزا صاحب کی بیعت کر لی تھی اور یہ چیز اخبار ''نوائے وقت'' ۱۵/نومبر ۱۹۵۳ء میں بھی چھپ چکی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس نے بیعت کر لی تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: سر محمد اقبال۔

جناب یحییٰ بختیار: سر اقبال نے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ اچھا جی، پھر............

جناب یحییٰ بختیار: ایک بات آپ سے پوچھ سکتا ہوں میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا!

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ آپ بات مجھے کرنے نہیں دیتے۔ اگر آپ ذرا میری............

جناب عبدالمنان عمر: معاف کیجیے گا، ابھی میری ذرا............

جناب یحییٰ بختیار: اگر تھوڑی سی میری عرض سُن لیں آپ، کہ آپ نے یہاں جو حوالے دیئے ہیں............

Madam Acting Chairman: (To the witness) Please speak slowly.

جناب یحییٰ بختیار:......... آپ نے مرزا صاحب کے نبوت کے انکار کے حوالے دیئے ہیں کافی، ۱۹۰۱ء کے بعد، اُن کے بعد بھی۔ تو جب آپ یہ حوالے دیتے ہیں یا وہاں سے کچھ حوالے پڑھتے ہیں، صرف آپ وہی حوالے پڑھتے ہیں جو آپ کے حق میں ہوں یا آپ کی stand کی جو support کرتے ہوں۔ جو مخالف ہوں وُہ تو آپ نہیں دیتے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب والا! میرا موقف، میں نے شروع میں عرض کیا تھا.........

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ آپ سے پوچھتا ہوں کہ علامہ اقبال کا آپ ذکر کرتے ہیں کہ ان کی وفات پر انھوں نے یہ کہا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ علامہ اقبال نے تیس سال کے بعد کیا کہا.........

جناب عبدالمنان عمر: میں وہ عرض کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ کے اپنے جواب میں.........

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، میں ضرور عرض کروں گا کہ علامہ صاحب.........

جناب یحییٰ بختیار: مولانا مودودی نے پوری کتاب لکھ دی، آپ اُس کا ذکر نہیں کر رہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ضرور کروں گا جناب!

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ایک فقرہ لے لیا کہیں سے کہ مولانا مودودی نے یہ کہا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! میں اُن کا ضرور یہ موقف بیان کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ پوچھا کہ آپ نے.........

جناب عبدالمنان عمر: اگر وہ مجھے............

جناب یحییٰ بختیار: آپ بات نہیں کرنے دیتے۔ آپ نے جو جواب داخل کیا ہے، میں اس کا پوچھ رہا ہوں کہ اس میں آپ نے ذکر کیا کہ علامہ اقبال نے یہ کہا، ایک فقرہ اُن کا لے لیا۔ مولانا مودودی نے یہ کہا، ایک فقرہ اُن کا لے لیا۔ بعد میں یہ ذکر نہیں کرتے کہ انھوں نے بعد میں کیا کہا۔ علامہ اقبال نے ۱۸۹۵ء میں بیعت کی، علامہ اقبال نے ۱۹۱۱ء میں تعریف کی کہ بہت بڑے مفکر تھے اسلام کے۔ علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں جا کے پڑھی تھی کیا ظلم ہوا، اِس آدمی نے کہا کیا ہے۔ پھر ۳۴ء میں جا کے

ان کو اور خبر پڑی۔ پھر انھوں نے کہا کہ نہیں، یہ تو معاملہ ہی اور ہے۔ تو آپ ایسا نہیں کہہ رہے کہ پہلے یہ کہا۔ میں وکیل ہوں، عدالت میں جاتا ہوں۔ میرا ایک کیس ہوتا ہے۔ تین نظیریں میرے خلاف ہیں، چار نظیریں میرے حق میں ہیں۔ اگر میں اپنے پیشے کو تھوڑا سا بھی جانتا ہوں گا اور جو بھی وکیل تھوڑا بھی اپنا پیشہ جانتا ہے تو جو نظیر خلاف ہو وہ بھی سامنے لا کے رکھ دیتا ہے، جو حق میں ہو وہ بھی سامنے رکھ دیتا ہے ___ یہ ایک عدالت ہے ___ اور پھر کہتا ہے کہ جی! اس کا مطلب یہ ہے، یہ میرے کیس میں نہیں apply کرتا، وہ اس سے یہ شک پیدا ہو سکتا ہے اور یہ میرے کیس پر apply کرتا ہے۔ تو آپ جو ہیں، علامہ اقبال کا ذکر کر دیتے ہیں کہ وہ بیعت لے آئے تھے، اور اس کا ذکر نہیں کرتے کہ جب پنڈت نہرو حکومت اور اقتدار میں آنے لگے تھے ۳۶-۱۹۳۵ء میں کتنے بڑے قادیان والوں نے اُس کے جلوس نکالے، جلسے نکالے۔ انھوں نے کہا کہ بھئی! یہ دیسی پیغمبر بن رہا ہے، بڑی اچھی بات ہے یہ۔ پھر علامہ اقبال کود پڑے، ان کی مخالفت کی۔ اِس کا آپ ذکر نہیں کرتے۔ تو اِس لیے ایسے آدمی کا ذکر نہ کریں کہ جنھوں نے آپ کی بہت زیادہ مخالفت کی ہے، اور آپ کہیں گے کہ ایک فقرہ میرے حق میں جا

رہا ہے یا علامہ اقبال نے بیعت کیا، کیونکہ اس کا فائدہ نہیں۔ نہ ہی وہ حوالے ہمیں پیش کریں جو کہ آپ کے حق میں ہوں، وہ حوالے جو خلاف ہیں، آپ کہتے ہیں کہ جی ”یہ ہم نہیں پیش کر رہے۔“ کیونکہ آپ نے ہماری مدد کرنی ہے یہاں کہ ہم صحیح فیصلے پر پہنچیں، اور یہی مطلب ہے کہ آپ کو request کی کہ آپ آیئے اور کچھ بتایئے، اس پہ آپ۔ اب جو میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں آپ اس پر ایک تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سوال وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے۔

میں نے آپ سے معمولی سوال پوچھا کہ سوشل تعلقات کیا ہیں؟ آپ نے کہا کہ ہم شادی کی اجازت دیتے ہیں کہ اگر احمدی لڑکی ہے تو وہ غیر احمدی مسلمان سے شادی کر سکتی ہے۔ ویسے تو یہ ٹھیک ہے۔ کوئی مسلمان بھی دیکھے کہ اچھے گھر میں شادی ہو، وہ تو اور consideration ہے۔ آپ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں، یہ بات ہم نے نوٹ کر لی۔

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش .... موقعہ مجھے نہیں ملا عرض کرنے کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ کو پورا موقعہ ملے گا۔ پہلے آپ میرے سوال کا جواب دے دیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں اس کی کوشش کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ابھی آپ نے جو شادی کی بات کی ناں آپ نے، تو میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا پہلے خلیفہ کے وقت اور مرزا صاحب کی وفات کے بعد ایک احمدی نے غیر احمدی کو لڑکی دی تو حضر خلیفہ اوّل نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اُس کی توبہ قبول نہ کی باوجود اس کے کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ یہ ایک ”انوار خلافت“ میں حوالہ آیا ہوا ہے۔ آپ نہیں مانتے ہوں گے اُسے، مگر یہ fact ہوا ہے کہ نہیں، حقیقت ہے کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ جناب والا! کہ یہ ”انوار خلافت“ بھی مرزا محمود احمد صاحب............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے، میں کہتا ہوں..........

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، وہ واقعہ میرے سامنے آئے کہ کون شخص ہے جس کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ کون شخص ہے جس کا کوئی واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ چھ سال اُس کی توبہ قبول نہیں ہوئی۔ چھ سال کے بعد پھر کیا ہوا؟ وہ کون شخص ہے؟ کیا واقعہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: چھ سال تک تو وہ صرف خلیفہ تھے وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، وہ واقعہ کس شخص کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک شخص تھے، مسلمان تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: اُس شخص کا پتہ لگنا چاہیے ناں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا؟ آپ کا یہ خیال ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، نہیں، جب میرے سامنے آئے گی نہیں بات..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، آپ کے علم میں کوئی ایسا واقعہ ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا جناب! کہ میرے سامنے جب تک کوئی واقعہ نہ پیش کیا جائے..........

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کے علم میں نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں..........

Madam Acting Chairman: The honourable member should...

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیے ناں جی، اگر آپ تو یہ دیکھیں، ایک تو ہوتے ہیں کہ وکیلوں والی بحث، وہ تو ہم کرتے نہیں ہیں، کیس کا ثبوت پہلے میں یا پھر ہم بات کریں گے۔ میں ویسی بات..........

Madam Acting Chairman: Mr. Attorney-General, don't you have the name of that person?

Mr. Yahya Bakhtiar: Whatever I have got is given in "Anwar-i-Khilafat." They have not mentioned the name of the person. But may be given there in that. We can find it out.

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میرے علم میں ایسا کوئی نام نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ایسا کوئی واقعہ نہیں آیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، میرے علم میں یہ نام کبھی آیا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ آپ بتائیے، یہ تو سوشل............

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں سوشل کی......... ذرا اجازت دیجیے تو میں گفتگو کروں۔ میں نے علامہ اقبال کا نام اس لیے نہیں لیا تھا کہ وہ اُن کا کوئی فقرہ ایک آدھ میری نظر کے سامنے سے گزر گیا تھا۔ میں آپ کے سوشل تعلقات کے ذکر میں اُس کو لایا کہ یہ علامہ اقبال صاحب، اتنی شدید مخالفت بعد میں اُنھوں نے کی ہے۔ اگر مرزا صاحب کی وجہ سے ان کی مخالفت ہوتی، مرزا صاحب کے معتقدات کی وجہ سے ہوتی تو وہ اتنا حکیم شخص تھا، اُس نے اتنا عرصہ ____ معتقدات اُن کے سامنے ہیں، بیعت وہ شخص کرتا ہے ____ معلوم ہوا وُہ اُن معتقدات کے باوجود وہ بیعت کر رہا تھا۔ اُس کو اختلاف پیدا ہوا۔ میں اُن اختلافات کا ضرور ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وُہ اختلافات پیدا ہوئے اور اتنے شدید پیدا ہوئے کہ اس پر کتابیں اُنھوں نے لکھیں۔ یہی میرا موقف ہے جناب! کہ لوگوں کو اختلاف جو ہے مرزا صاحب کے وجود میں، مرزا صاحب کے زمانے میں، مرزا صاحب کے معتقدات کی وجہ سے نہیں پیدا ہوا، بلکہ بعد میں ایسے حالات پیدا ہو گئے اور ایسے نئے factors جمع ہو گئے جن کی وجہ سے وُہ لوگ جو پہلے مرزا صاحب کو مانتے تھے، اُنھوں نے بھی آپ کو چھوڑا۔ یہ تھا میرا موقف۔

اور دوسری گزارش اس سلسلے میں میں جو کرنا چاہتا تھا کہ علامہ اقبال وہ ہیں، وہ خود جماعت کے بڑے سخت مخالف، مگر اُن کے بھتیجے جماعت میں شامل، اُن کے بھائی

جماعت میں شامل، اُن کے والد جماعت میں شامل۔ کوئی تعلق خراب نہیں تھے، وُہی علامہ اقبال جن کے بھائی جماعت میں شامل تھے، وُہ اُن کو باپ کی طرح سمجھتے تھے۔ تو محض یہ کہنا کہ اختلاف عقائد کی وجہ سے سوشل تعلقات خراب ہو گئے تھے، یہ صورت نہیں ہے۔ جو بُرے لوگ تھے وُہ بُرے تعلقات رکھتے تھے۔ جو اچھے لوگ، فہمیدہ لوگ تھے، سلجھے ہوئے لوگ تھے، اُنھوں نے تعلقات خراب نہیں کیے۔ میں نے علامہ اقبال کی مثال اس لیے عرض کی ہے کہ اُسی ایک گھر کے اندر بھائی اور دوسرا بھائی، اُن کے بھتیجے، اُن کے بیٹے کوئی تعلقات خراب نہیں، اُن کے تعلقات بڑے اچھے تھے۔ یہ تھی وجہ اس نام کے پیش کرنے کی۔

دوسرا میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اگر اُن کے تعلقات اُن کے معتقدات اتنے خراب تھے تو چاہیے یہ تھا کہ وُہ شخص جب دعویٰ کرتا تھا، میں نے بتایا ہے کہ اُس وقت بھی اُس کے خلاف کوئی آواز نہیں اُٹھی۔ درمیان میں ایک دور آیا مخالفت کا اور وُہ انفرادی طور پر جگہ بجگہ اُس مخالفت کا ظہور ہوتا رہا۔ جس بات کا میں نے انکار کیا تھا وُہ یہ تھی کہ اس طرح ملک گیر پیمانے پر سوائے ۵۳ء کے اور سوائے موجودہ حالت کے، یہ اختلافات نے اتنی شدید اور بھیانک صورت اختیار نہیں کی تھی۔ یہ میں نے تقابل کے طور پر پیش کیا تھا۔ یہ میرا موقف بالکل نہیں تھا کہ بالکل جماعت کی مخالفت ہوئی نہیں۔ میں نے تو خود عرض کیا تھا کہ ان لوگوں کے بعض حصے ایسے تھے، بعض لوگ ایسے تھے، بعض محلے ایسے تھے کہ وہاں اُن کو مسجدوں میں نہیں جانے دیتے تھے، اُن کے جنازے خراب ہو جاتے تھے تو یہ میں تسلیم کرتا ہوں، یہ حالات پیدا ہوئے، اور اس کی وجہ سے دقتیں بھی پیدا ہوئی تھیں۔ مگر میں عرض یہ کر رہا تھا کہ معتقدات اپنی جگہ یا وہ دعوے ایسے نہیں تھے جن کی وجہ سے اتنا عالمگیر قسم کا اور اتنا ہمہ گیر قسم کا کوئی اختلاف ہوتا۔ یہ میرے علم میں صرف دو مثالیں ہیں۔ پھر یہ کہ مرزا صاحب جب فوت ہوئے تو جماعت کا ذکر میں نہیں کر رہا، مسلمانوں کا ذکر

کر رہا ہوں جو اُن کے ہم عقیدہ نہیں تھے، اُن میں سے یہ دیکھیے مولانا ابو الکلام آزاد، وہ فرماتے ہیں:

> ’’وہ شخص، بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا، زبان جادو، وُہ شخص دماغی عجائبات کا مجموعہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی، جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے، جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وُہ شخص جو مذہبی دُنیا کے لیے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا، جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا، خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا۔ یہ تلخ موت، یہ زہر کا پیالہ جس نے مرنے والی کی ہستی تہِ خاک پنہاں کر دی، ہزاروں لاکھوں زبانوں پر تلخ کامیاں بن کے رہیں گے۔ اور قضاء کے حملے نے ایک جیتی جان کے ساتھ جن آرزؤں اور تمناؤں کا قتل عام کیا ہے، صدائے ماتم مدت تک اس کی یاد تازہ رکھے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ اور ایسے لوگ جن سے مذہبی یا اپنی دنیا میں انقلاب پیدا ہوتا ہے ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا دیتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے اُن کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو اُن تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ اُن کا ایک بہت بڑا شخص اُن سے جُدا ہو گیا۔‘‘

یہ مولانا ابو الکلام آزاد، جو اِن کے ماننے والے نہیں تھے، یہ اُن کا تاثر ہے۔ اِسی طرح............

__جناب یحییٰ بختیار:__ یہ آپ کس سوال کا جواب دے رہے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ میں اس کا دے رہا ہوں جی کہ ان کے معتقدات ایسے نہیں تھے جس کے نتیجے میں ملک کی سوشل حالت خراب ہو یا جس سے پڑھا لکھا طبقہ جو ہے وہ یہ محسوس کرے کہ ہمارے اندر بڑا خطرناک اشتعال پیدا ہوتا ہے اِس شخص کے...........

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال ختم ہو چکا ہے، صاحبزادہ صاحب! میں اس کے بعد آپ سے پوچھ رہا ہوں details۔ میں نے عرض کیا کہ سوشل تعلقات کیسے تھے؟ آپ نے کہا شادی کی اجازت دیتے تھے وہ۔ اب یہاں میں آپ کو پھر وہ بشیر الدین صاحب کا ایک حوالہ پڑھ کر سناتا ہوں، یہ اُسی کتاب سے ہے "Ahmad...." جو ان کی کتاب ہے۔ وہ ایک چیز کہہ رہے ہیں، وہ چیز غلط ہے تو آپ بتا دیں گے کہ آپ نے اُس چیز کی تردید کی ہے۔ اور یہ ۱۶_۱۹۱۵ء کی بات ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"The same year 1898...."

اٹھارہ سو اٹھانوے میں:

> "The same year with a view to strengthen the bonds of the Community and to preserve its distinctive features he promulgated rules regarding marriage and social relations and forbade Ahmadis to give their daughters in marriage to non-Ahmadis."

یہ ۱۸۹۸ء میں مرزا صاحب نے اپنے فرقے کے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے یہ حکم دیا کہ احمدی لڑکیوں کی شادی غیر احمدیوں سے نہیں ہوگی۔

یہ کیا آپ اپنے لٹریچر میں بتا سکتے ہیں کہ اس بات کی آپ نے کبھی بھی تردید کی؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ مرزا محمود احمد صاب کی تحریرات، ان کی کتابیں، ان کے بیانات، ان کی بیان کردہ تاریخ، کسی قسم کی نہ صرف یہ کہ حجت نہیں ہے، بلکہ مجھے معاف کیجیے گا جب میں یہ کہوں کہ وہ خطرناک حد تک misleading ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے صرف ایک عرض کیا آپ سے کہ ایک آدمی مرزا صاحب کے بارے میں، جو اُن کا بیٹا ہے، ،خلیفہ وقت بیٹھا ہوا ہے، اور آپ اُن کے زہد "الفضل" اور آپ کے اخباروں میں Controversy چل رہی ہے، اور یہ پورے ۱۹۱۴ء سے آج تک ہم دیکھ رہے ہیں، یہ controversy جاری ہے: مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا، اُس نے کہا، یہ نہیں کہا۔ جب اتنی بڑی بات کہتے ہیں کہ غیر احمدی مسلمان سے لڑکی کی شادی نہیں ہو سکتی۔ یہ ۱۹۱۵ء میں یہ کہتے ہیں، ۱۹۱۶ء میں، اور اُس سے آج تک آپ کے کسی لٹریچر میں یہ ہے کہ یہ چیز غلط ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں شاید پورا صحیح بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے عرض کیا تھا اسی مرزا بشیر الدین کی سالی کی شادی جو ہے، انھی بشیر الدین کی..........

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں، نہیں، میں یہ سمجھ گیا ہوں، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ مرزا صاحب کا آرڈر تھا یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: ظاہر ہے کہ statement غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ غلط ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل غلط ہے۔ عمل بتا رہا ہے، اُن کے اپنے گھر کا واقعہ بتا رہا ہے کہ غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ آپ بتائیے یہ جو نماز ہوتی ہے، باقی مسلمانوں سے مل کر پڑھتے ہیں آپ؟ نماز باقی مسلمانوں سے مل کر پڑھتے ہیں؟ کوئی مسلمان امام آپ کی جماعت کا امام نہ ہو تو آپ اُس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میں نے گزارش کی تھی کہ ہم لوگ، مرزا صاحب کی ہمیں جو تلقین ہے یہ ہے کہ کوئی شخص جب تک خود کافر نہیں بن جاتا وہ مسلمان ہے، اور اُس کے پیچھے ہمیں نماز پڑھنی چاہیے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے

کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے، وہ کفر اُلٹ کر اُس پر پڑ جاتا ہے۔ اور آدمی کو چاہیے کہ اپنے امام مقتدیوں میں سے بنائے۔ جب وہ شخص ایک، ہماری رائے میں، وہ ایک ایسے شخص کو جو ہمارے نزدیک مومن مسلمان ہے، کافر قرار دیتا ہے تو نبی کریمؐ کا فرمان یہ ہے کہ وہ کفر الٹ کر اُس پر پڑا۔ اگر علماء آج یہ فتوے واپس لے لیں کہ مرزا صاحب کافر نہیں ہیں تو ہم آج بھی کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جزاک اللہ، بڑی اچھی بات آپ نے کی۔ میں آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔ یہ قائد اعظم کی جب بات تھی کہ چودھری ظفر اللہ خان نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی، یہ اس سے بڑی controversy ہو گئی ہے، حالانکہ آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے، چودھری صاحب اور دوسرے جو ہیں۔ کیا آپ لوگوں نے کوئی قائد اعظم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی کسی اپنے کسی امام کے پیچھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! پڑھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پڑھی ہے، ٹھیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: اور نہ صرف اُن کی بلکہ اور بھی بہت مثلاً سر آغا خان مرحوم کی اور بھی بہت سارے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر ربوہ والے نہیں کرتے وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! اُن کے متعلق میں............

جناب یحییٰ بختیار: انھوں نے کہا کہ............

اچھا وہ یہ بتائیے کہ اگر امام نے یہ فتویٰ نہ دیا ہو تب تو آپ اُس کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ ہمارے امام مولانا نور الدین کا یہ شائع شدہ فتویٰ موجود ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب آپ مکے وغیرہ میں جاتے ہیں یا دوسری جگہ میں جاتے ہیں، یورپ میں جاتے ہیں، تو وہاں تو فتویٰ ہمارے خلاف نہیں تھا، وہ کہتے ہیں نماز پڑھو، اور پڑھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ بتایے کہ اگر کوئی آدمی ہو جس نے کوئی فتویٰ نہ دیا ہو، یا اُس فرقے سے جس سے اُس کا تعلق ہو اُس فرقے نے فتویٰ نہ دیا ہو، وہ مر جائے تو جنازہ بھی پڑھتے ہیں آپ کے ہاں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر فتویٰ دیا ہو تو پھر نہیں پڑھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہو جاتا ہے۔ اُس میں ہم نہیں کوئی فتویٰ دیتے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہاں تک درست ہے کہ مرزا صاحب کے دو تین.......... دو لڑکے تھے جو ان پر بیعت نہیں لائے، احمدی نہیں ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: پھر آگے فرمایئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ درست ہے کہ تھے مرزا صاحب کے کوئی ایسے لڑکے؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کے پانچ بیٹے تھے جن میں سے سب سے بڑے کا نام مرزا سلطان احمد، مرزا سلطان احمد، وُہ اپنی وفات سے پہلے احمدی ہو چکے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی اور لڑکا جو احمدی نہیں تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، ایک تھا جو فضل احمد صاحب تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ احمدی نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: احمدی کا سوال نہیں ہے، بلکہ اُن کے اپنے باپ کے ساتھ اتنے خطرناک تعلقات............

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے ایک simple سوال پوچھتا ہوں، آپ کیوں درمیان بیچ میں اور باتیں لے آتے ہیں؟ وُہ احمدی ہوئے یا نہیں ہوئے؟ جس وجہ سے نہیں ہوئے......

جناب عبدالمنان عمر: احمدی نہیں ہوئے، مگر جنازے کی میں نے عرض............

جناب یحییٰ بختیار: میں جنازے پر بھی آ جاتا ہوں۔ میں نے ساری تفصیل نوٹ کی ہے۔ ہم یہی کام کرتے رہے ہیں، اور کچھ نہیں کیا۔ اُن کی وفات پر مرزا صاحب نے جنازے میں شرکت کی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کی۔ مرزا صاحب نے یہ کہا کہ ''یہ میرا بڑا فرمانبردار بیٹا تھا''؟

جناب عبدالمنان عمر: مگر ساتھ یہ کہا کہ اُس نے ایک دین کے معاملے میں ایسے لوگوں کے ساتھ اتحاد کیا تھا جو خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اتحاد کیا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: کہ ان کے خاندان میں، ایک مرزا صاحب کے خاندان میں پٹی کے ایک خاندان تھا وُہ............

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ اُس نے کوئی فتویٰ دیا تھا مرزا صاحب کے خلاف؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، جناب! فتویٰ نہیں ہے۔ اُن کے تعلقات گھریلو جو ہیں............

جناب یحیٰی بختیار: بس جی، اور باتیں چھوڑ دیجیے۔ ہم بات کر رہے تھے فتویٰ کی۔ آپ نے کہا اُنھوں نے فتویٰ دیا اس لیے اُن کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا اُن کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، وُہ لڑکا بڑا ہوا ہے، وُہ بڑا فرمانبردار اور نیک لڑکا ہے، وُہ احمد نہیں ہوا، وُہ مرتا ہے، اُس نے فتویٰ نہیں دیا، مرزا صاحب نے اُس کی نماز نہیں پڑھی۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا، جناب! وُہ اس لیے نہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہو۔ ایک لفظ مرزا صاحب کا یہ دکھایا جائے کہ ''میں اس شخص کا اس لیے نماز جنازہ نہیں پڑھتا کہ اس نے مجھے نہیں مانا؟ ایک لفظ دکھایے سارے لٹریچر میں سے؟

جناب یحیٰی بختیار: اور وجہ کیا تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: تعلقات کی خرابی۔

جناب یحیٰی بختیار: تعلقات؟ مُردے سے کیا تعلقات؟ اپنے بچے سے کیا تعلقات؟ اُنھوں نے کہا کہ یہ فرمانبردار ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ اعتراض ہوسکتا ہے۔ مگر اس کا تعلق اس سے نہیں ہے کہ وہ دین کی وجہ سے یا اُن کے نہ ماننے کی وجہ سے وہ جنازہ نہیں پڑھا۔ ایسی کوئی مثال نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! ایک simple بات ہے۔ ایک طرف سے مرزا صاحب کا یہ بیان ہمارے سامنے ہے جو کہتا ہے کہ ''یہ میرا بیٹا نیک تھا اور فرمانبردار تھا..........''

جناب عبدالمنان عمر: میرا خیال ہے یہ لفظ ''نیک'' وہاں نہیں ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ''فرمانبردار''؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: ''فرمانبردار''۔ فرمانبردار نیک ہی ہوتا ہے ناں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، اس میں اور چیز بھی آتی ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: تو فرمانبردار وُہ خود کہتے ہیں کہ یہ تھا۔ پھر ان کی وفات ہوتی ہے اور اس کے بعد مرزا صاحب جنازہ میں شرکت نہیں کرتے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ دیکھیے دو باتیں ہیں۔ میں بہت سے لوگوں کا جو لاہور میں یا راولپنڈی میں فوت ہوں میں اُن کے جنازے میں شرکت نہیں کروں گا یا نہیں ہوا ہوں گا۔ اس سے کوئی شخص یہ نتیجہ نکال لے..........

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی، یہ بات اور ہے کہ لاہور میں..........

جناب عبدالمنان عمر: یہ دکھایئے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہو کہ ''میں اس کا جنازہ اس لیے نہیں پڑھتا ہوں کہ یہ مجھے نہیں مانتا''؟

جناب یحیٰی بختیار: بس چھوڑ دیجیے۔ میں نے یہ آپ کو بتا دیا کہ وہ احمدی نہیں ہوا، میں نے یہ بتا دیا کہ وہ فرمانبردار تھا، میں نے یہ بتا دیا کہ مرزا صاحب نے وفات پر جنازہ نہیں پڑھا۔ اِس کے علاوہ کوئی زیادہ evidence کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کوئی چیز ہے تو ہمیں بتایئے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں نے عرض کیا کہ اُن کے تعلقات اس قدر خراب تھے سوشل، اِس قدر خراب تھے سوشل کہ وہ اس وجہ سے شامل نہیں ہو سکتے تھے۔

جناب یحیٰی بختیار: میں پھر ایک اور بات کرلوں۔ مرزا صاحب نے اس کو کہا تھا کہ ''تم اپنی بیوی کو طلاق دو۔'' مرزا صاحب نے کہا کہ ''میں تمھاری ماں کو بھی طلاق دیتا ہوں کیونکہ تم کوشش نہیں کرتے کہ محمدی بیگم مجھ سے شادی کرے۔'' یہ درست ہے یہی وجہ تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں، کیونکہ محمدی بیگم کا واقعہ آ گیا..........

جناب یحیٰی بختیار: آپ جو کہتے ہیں کہ اور وجوہات تھیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ...... اس لیے اب مجھے عرض کرنے کی اجازت ہو گئی ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: پہلا یہ اعتراض یہ فرمایا گیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ "اپنی بیٹی کو.......... بیوی کو طلاق دے دو۔" جناب! یہ واقعہ بالکل اِس سے ملتا جلتا ہے..........

Mr. Yahya Bakhtiar: Still five minutes more...... ابھی پانچ منٹ ہیں

محترمہ قائم مقام چیئرمین: اچھا، five منٹ ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: شکایت یہ کی گئی کہ انھوں نے کہا کہ "اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔" یہ گھریلو معاملات ہوتے ہیں۔ ایک باپ زیادہ صحیح سمجھتا ہے کہ میری بہو جو ہے کن اوصاف کی مالک ہونی چاہیے۔ اُس کو اِتنا حق ضرور ملنا چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں اِس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ یہی وجہ تھی یا اور کوئی وجہ تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، نہیں، یہ وجہ نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اِس کو چھوڑ دیجیے۔ جو وجہ ہے وہ بتایئے آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض یہ کر رہا تھا کہ پٹی کا ایک خاندان تھا جو ان کا دور کا رشتہ دار بھی تھا، مرزا صاحب کا۔ اِن لوگوں کی اخلاقی، دینی اور مذہبی حالت بہت ہی بُری تھی، مرزا صاحب کی نظر میں۔ اِس لیے مرزا صاحب نے کوشش کی کہ اُن لوگوں کو، جس طرح کہ وہ باہر کے لوگوں کو دین دار بنانے کی کوشش کرتے تھے، اِس لیے انھوں نے یہ کوشش کی کہ اُس خاندان میں بھی مذہب کو، اسلام کو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روشناس کرائیں۔ لیکن وہ لوگ قریب دہریت کے پہنچ گئے تھے اور وہ اِس قسم کی وعظ و نصیحت سے..........

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ محمدی بیگم کے خاندان کی بات کر رہے ہیں یا کوئی اور ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی indirectly کہتے ہیں، یہ گھریلو معاملے پھر لے آتے ہیں آپ۔ مرزا احمد بیگ کا ذکر کر رہے ہیں آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے پوچھا کہ محمدی بیگم..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ مرزا احمد بیگ کا ذکر کر رہے ہیں آپ..........؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: بات وہی ہو گی جو میں کہتا ہوں تو کہتے ہیں ”نہیں، یہ نہیں ہے، یہ گھریلو معاملہ ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، میں نے تو عرض کیا کہ وہی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ سب ہم study کر چکے ہیں، صاحبزادہ صاحب! اور اسی لیے میں نے عرض کیا کہ ان کی گھریلو حالت بہت خراب تھی، دہریے ہو رہے تھے، اسلام سے دور جا رہے تھے، اور مرزا صاحب نے کہا کہ ”محمدی بیگم کی شادی مجھ سے کر دو گے تو اسلام کے قریب آ جاؤ گے، تکلیفات دور ہو جائیں گی۔“

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! اِس طرح واقعہ نہیں ہے..........

[At this stage Madam Acting Chairman vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali.)]

جناب عبدالمنان عمر: یہ اِس طرح واقعہ نہیں ہے۔ واقعہ اِس طرح ہے کہ مرزا صاحب نے کہا کہ ”میں تمھیں ایک رحمت یا عذاب کا نشان دکھاتا ہوں کیونکہ معمولی وعظ و نصیحت سے تم لوگ صحیح راستے پر نہیں آ سکتے ہو۔“ اور اللہ تعالیٰ کے نشانات ایک ایسی چیز ہے کہ اُس کو دکھانے سے، اگر وُہ واقع میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان انسان دیکھے تو اُس شخص کی ذات پر اثر ہو سکتا ہے۔ یہ ہے Starting point۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ ٹھیک ہے جی، دیکھیے ناں، بات یہ ہے، صاحبزادہ صاحب! میں بار بار آپ کی بات میں دخل دے رہا ہوں، دراصل یہ سب کچھ جو ہے، یہ واقعات بڑی تفصیل سے آ چکے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب اس بات پہ ناراض ہو گئے کہ لڑکے نے اُن کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اور مرزا صاحب، ٹھیک ہے، باپ ٹھیک جانتا ہے کہ کیسی بہو ہونی چاہیے، وُہ آپ کی بات میں مانتا ہوں۔ مگر مرزا صاحب اس بات پہ ناراض ہو گئے اُن سے اور نماز جنازہ نہیں پڑھی؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! یہ میں نے کہا کہ نہیں، کوئی تاریخ میں مجھے نہیں ملی کم سے کم ____ اگر آپ کے علم میں ہو تو میرے لیے بڑی خوشی کا موجب ہو گا ___ کہ مرزا صاحب نے اس لیے اُس کا جنازہ نہیں پڑھا، یہ وجہ بیان کی ہو مرزا صاحب نے۔ میرے علم میں جناب..............!

جناب یحییٰ بختیار: کوئی وجہ آپ کو معلوم نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! نہیں، یہ وجہ نہیں معلوم۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا وجہ تھی اُنھوں نے نہیں پڑھائی؟ آپ کہتے ہیں وجہ بتائیں گے آپ۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا تھا کہ گھریلو تعلقات خراب تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کس بات پر؟

جناب عبدالمنان عمر: بہت سے ہیں، وُہ تو بہت سی باتیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، بیٹا جو باپ کی بات نہیں مانتا تو باپ ناراض ہو جاتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے، دو چار مثالیں آپ دے دیں گے۔ آپ ایک نوّے ستر سال کا پرانا واقعہ ہے، اُس کی details آپ مجھ سے یوں دریافت کرنا چاہیں کہ وُہ گھر میں کیا واقعہ ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ تعلقات خراب تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو علم نہیں ہے اس کا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، میں نے عرض کیا کہ تعلقات خراب تھے، میرے علم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تعلقات خراب تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: مگر یہ موجب نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں یہ میں ___ ادھر نماز کا وقت ہو رہا ہے ___ ایک عرض کروں گا آپ سے کہ اپنے دماغ میں ایک چیز رکھیے جب یہ جواب دیں کہ تعلقات خراب تھے، باپ ناراض ہو گیا، جنازہ نہیں پڑھا۔ باپ کہتا ہے ''فرمانبردار تھا، میں جنازہ نہیں پڑھتا۔'' آپ کیسے اس کو reconcile کرتے ہیں؟ اس پر آپ سوچیں۔ پھر نماز کے بعد بات کریں گے۔

Mr. Chairman: And break for Maghrib.

The Delegation to come back at 7.30.

The honourable members may keep sitting.

The Delegation is permitted to leave, to come back in the House at 7:30.

آپ جائیں، ساڑھے سات بجے تشریف لے آئیں، ساڑھے سات۔

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: The House to meet at 7:30 p.m.

[The Special Committee adjourned for Maghrib prayers to re-assemble at 7:30 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after Maghrib Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

EVASIVE ANSWERS AND PREPARED SPEECHES BY THE WITNESS

Mr. Chairman: I would like to know from the Attorney-General about the procedure, because I have just arrived. I do not know what has happened in the morning.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I am making super-human efforts to ask him some questions.....

Mr. Chairman: No. any difficulty? I have only requested the Attorney-General to guide me if the Chair's assistance is needed....

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, what happened, this morning....

Mr. Chairman:.... because I am totally blank as to what they have said and how the questions have been put.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I just briefly explain. This morning, I asked him some questions about Mirza Sahib's claim. He was not answering and was avoiding; and so I left the subject with a view to come back to the subject. Again he was avoiding. I left it. I went to a third subject. And now I am coming back to the same subject again. But I have to give up the subject because the man insists on delivering speeches which he has prepared.

Mr. Chairman: No, we are not here to hear.....

Mr. Yahya Bakhtiar: After all, he has got a right to speak, but he has prepared some speeches....

Mr. Chairman: But, they have to reply to questions.

Mr. Yahya Bakhtiar:..... anticipating certain questions. And actually they should have been examined first. And they have prepared those speeches. They would have been very useful to us at that stage. But we are all well-aware of what happened in the

Course of two weeks. So, he is repeating those facts and, once or twice, I was rather hash also. I felt sorry that I should not have stopped him, but he would not listen.

Mr. Chairman: Just, just a minute. And my submission would be, we must try to finish it, if not this might, tomorrow in the morning session.....

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what my efforts.....

Mr. Chairman:........because then our whole schedule and the programme would be upset. By tomorrow morning, we must in the morning session, try to finish it.

Mr. Yahya Bakhtiar: We should sit as far as possible.

Mr. Chairman: Dr. Muhammad Shafi.

ڈاکٹر محمد شفیع: ان کا تعارف ذرا ہمیں چاہیے۔ ہمیں پتہ نہیں یہ کون کون ہیں، سوائے..........

جناب چیئرمین: تعارف پہلے جو کرا دیا تھا۔ یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں:

مولانا صدر الدین، امیر جماعت، انجمن اشاعت اسلام، لاہوری،

مرزا مسعود بیگ، جنرل سیکرٹری..........

ایک آواز: سر! وہ جو ہے ایک کان والا، وہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی؟

ایک آواز: ایک کان والا۔ اُس کا ایک کان نہیں ہے۔ وہ کون ہے، جو ادھر بیٹھتا ہے؟ دیکھ لیں، میں مذاق نہیں کرتا، نہیں ہے ایک کان۔

Mr. Chairman: I have shown my ingorance because I have returned just now. So, I will take some time to have my own impression. So, after nine, we will discuss it.

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا!

جناب چیئرمین: جی، کورم نہیں ہے؟

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ پہلے وفد کو آپ نے کچھ ہدایات دی تھیں اور وہ ان ہدایات کے مطابق کچھ چلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اب اِن کو پتہ نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب سوال پوچھتا ہے تو وہ بیچ میں شروع کر دیتا ہے۔ پورا تقریر وہ............

جناب چیئرمین: میں نے سر! اسی واسطے پوچھا کہ مجھے گائیڈ کریں کہ مجھے صبح سے پتہ نہیں ہے کہ کس طریقے سے چل رہا ہے۔ جو آپ..........

صاحبزادہ صفی اللہ: وہ قواعد کی بالکل خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں نے چیمبر میں اٹارنی جنرل صاحب سے ڈسکس کیا ہے۔

کہ سوال......................... He has shown me certain difficulties

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: نہیں، اب اس وقت محترم اٹارنی جنرل صاحب نے اُس کو صحیح طریقے سے چیک کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی: اب تو ٹھیک چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا۔ مجھے اٹارنی جنرل صاحب نے کہا ہے کہ میں وہ procedure adopt کروں گا اگر کوئی difficulty ہو تو then, he will ask the Chair to get a definite answer. So, we can call them now.

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: صاحبزادہ صاحب! یہ ایک میں پھر گستاخی کرتا ہوں اور بشیر الدین محمود احمد صاحب کا جو ہے ناں ''انوار خلافت'' اِس سے اِسی مسئلے پر جو میں آپ کو کہہ رہا تھا کہ مرزا صاحب کے بیٹے کی وفات ہوئی اور انھوں نے جنازہ نہیں پڑھا، وُہ جس طرح یہ describe کرتے ہیں، اُس سے جو بھی آپ سمجھتے ہیں کہ جہاں غلط ہے، آپ پوائنٹ آؤٹ کر دیں کہ یہ حصہ مانتے ہیں، یہ نہیں مانتے۔ تو یہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ ''انوار خلافت'' صفحہ ۹۱ پہ ہے، ninety-one:

> ''غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا۔
>
> پھر ایک سوال غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک یہ مشکل پیش آتی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے بعض صورتوں میں جنازہ پڑھنے کی اجازت دے دی (جیسے آپ نے فرمایا یہ مشکل تھی۔) اس میں شک نہیں کہ بعض حوالے ایسے ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک خط بھی ملا ہے جس پر غور کیا جائے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل اس کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وُہ مرا تو مجھے یہ یاد ہے کہ آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض سے مجھے غش آ گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تب میں نے دیکھا وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ میری بڑی عزت کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اُس کا جنازہ نہیں پڑھا۔ ورنہ وُہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اُس کی بیوی

> کے رشتہ دار بھی اُس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اُس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ جس طرح مرضی ہے اس طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اُس کا جنازہ نہ پڑھا۔"

ایک تو وُہ لفظ یہ استعمال کرتے ہیں "مرا"۔ "وفات" کا نہیں کہتے۔ "مرحوم" نہیں کہتے۔ یہ خیر، ان کا point of view ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ fact جو ہے ناں، میں اس کی وجہ آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا وجہ تھی؟ آپ نے کہا کہ آپ بتائیں گے۔ ایک طرف سے وُہ فرمانبردار ہے، اور پھر کہتے ہیں کو سوشل تعلقات ایسے تھے کہ جس کی بناء پر ایک اتنے مرتبے کا آدمی، آپ جس کو محدث سمجھتے ہیں، وہ اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھے!

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ میں پھر عرض کروں گا کہ مرزا محمود احمد صاحب اس معاملے میں ہمارے فریق مقدمہ ہیں۔ اِس بات میں ہمارا اور اُن کا اختلاف ہے۔ وہ کچھ تاریخی باتیں جمع کرنا چاہتے ہیں، کچھ حوالے جمع کرنا چاہتے ہیں، کچھ اِدھر اُدھر کی باتیں اکٹھی کر کے یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ جو اُن کے معتقدات ہیں، جو اُن کا رویہ ہے، وہ درست ہے۔ اور ہم یہ موقف رکھتے ہیں کہ اُن کا رویہ غلط ہے، اُن کے معتقدات غلط ہیں۔ ہم اِس وجہ سے اُن سے اختلاف کرتے ہیں۔ میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ جناب! اُس فریقِ مقدمہ کو آپ بطور گواہ میرے سامنے لاتے ہیں..........

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، گواہ نہیں، میں تو حقائق پیش کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بالکل کتاب ایسی ہے..........

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں کتاب کی بات نہیں کر رہا، میں نے کہا کہ لفظ "مرا" استعمال کیا۔ آپ ضرور وہ استعمال نہیں کریں گے۔ اِن چیزوں کو چھوڑ دیجیے کہ یہ حقیقت

ہے کہ نہیں کہ مرزا صاحب کے بیٹے تھے، وفات کر گئے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ فرمانبردار تھے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مرزا صاحب نے جنازہ نہیں پڑھا۔ تو اُس کے بعد آپ نے کہا کہ ایک اور وجہ آپ بتا سکیں گے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں۔ میں عرض یہ کر رہا ہوں جی کہ اِس شخص کے واقعات کو آپ مسلّمہ مان لیتے ہیں پہلے..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اس کو نہیں، میں.......... اِس کو چھوڑیں۔ ابھی میں نے اس واسطے کہا تا کہ آپ کو..........

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اِس کو ہمارے سامنے پیش نہیں ہونا چاہیے، یہ حجّت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، مجبوراً ہمیں پیش کرنے پڑتے ہیں چونکہ انھی کی کتابوں سے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کیا attitude رہا ہے۔ آپ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ''ہم اِس کو رد کرتے ہیں'' کس حد تک رد کرتے ہیں۔ بعض آدمی، جس کو آپ سمجھتے ہیں کہ بالکل جھوٹا بھی ہے، غلطی سے بھی کبھی سچ کہہ دیتا ہے۔ بعض سچّا آدمی غلطی سے جھوٹ کہہ دیتا ہے۔ تو یہ چیزیں ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی اپنی تعلیمات، تجربے اور اپنے علم کے مطابق کون سی بات صحیح ہے، کون سی نہیں ہے۔

اب یہ بات آپ نے تسلیم کی کہ مرزا صاحب کے بیٹے فضل احمد تھے۔ یہ بات آپ نے تسلیم کر لی کہ وہ احمدی نہیں ہوئے۔ یہ بات آپ نے تسلیم کر لی کہ اُن کی وفات مرزا صاحب کی زندگی میں ہوئی۔ یہ آپ نے تسلیم کر لیا کہ اُس نے اُن کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اب اس کے بعد باقی جو وجوہات ہیں، وہ کہتے ہیں کیونکہ وہ غیر احمدی تھے اِس وجہ سے جنازہ نہیں پڑھا، آپ کہتے ہیں کہ نہیں، اور وجہ ہے۔ تو اُس پر آپ بتا دیجیے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض یہ کیا تھا کہ پہلا میرا استدلال یہ ہے کہ کسی جگہ سارے لٹریچر میں سے، مرزا محمود احمد صاحب کی اِن ساری کتابوں کے باوجود، وہ کبھی بھی ایسا کوئی حوالہ نہیں پیش کر سکے کہ مرزا صاحب نے اُن کا جنازہ اِس وجہ سے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھے۔ کوئی ایک حوالہ نہیں، کوئی ایک مثال نہیں، کوئی ایک واقعہ نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: آپ، میں نے عرض کیا کہ آپ بتائیں کہ وجہ کیا تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، میں گزارش یہ کرتا ہوں، اس چیز کو میں عرض کر رہا ہوں۔

دوسری میں نے گزارش یہ کی تھی کہ یہ جہاں سے آپ نے یہ واقعات لیے ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ یہ ۱۹۱۵ء کی کتاب چھپی ہوئی ہے۔ اُس کے بعد آج تک اتنے controversial point پر اس کتاب کو اُس شخص نے دوبارہ نہیں چھاپا۔ نصف صدی سے زیادہ اُس کا وقت گزرا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر کمزور پوزیشن اُنھوں نے اس میں اختیار کی۔

تیسری بات میں اس سلسلے یہ عرض کرتا ہوں کہ مرزا افضل احمد کے متعلق یہ جو کہا کہ ''وہ فرمانبردار بھی تھا۔'' اگر آپ ____ اور جب وُہ فوت ہوئے، اگر آپ ان دونوں کے زمانوں کو مدنظر رکھ لیں تو شاید یہ مسئلہ فوراً حل ہو جائے۔ جب کہا کہ ''وہ فرمانبردار تھا اور وہ اچھا تھا''، وہ ۱۸۹۲ء کے قریب کی بات ہے۔ تو اُس کے کئی سال کے بعد کا یہ واقعہ ہے جب وہ شخص فوت ہوا۔ تو آپ سمجھتے ہیں کہ انسان میں تغیر نہیں آتا؟ اُس کے اخلاق کسی وقت deteriorate نہیں کر جاتے؟ تو وہ اور زمانے کی شہادت ہے، یہ دوسرے زمانے کی شہادت ہے۔ اِس لیے اُس کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔

جناب یحیٰی بختیار: ایک اور میں اُن کا حوالہ پڑھ کر سُناتا ہوں "Review of Religions" سے۔ مرزا یا اُن کا ہے یا بشیر احمد صاحب کا ہے۔ دو صاحبزادے ہیں اُن

کے۔ دونوں زیادہ لکھتے رہے ہیں اُس دور میں۔ تو یہ میں نکال دوں آپ کو "Review of Religions" صفحہ 129 پر، وُہ کہتے ہیں:

> ‘‘حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ اِن کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ اِن کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہا؟ کیا رہ گیا ہے جو ہم اُن کے ساتھ کر سکتے ہیں؟ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی، دوسرے دنیاوی۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیاوی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ اور ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ یہ ہم کو اِن کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اِس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا۔’’

تو میں نے ایسے کہا کہ یہ چیز یہ بار بار کہتے رہے ہیں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ ۱۵-۱۹۱۴ء کی بات ہے، بعد میں نہیں کہی، تو ہو سکتا ہے، مگر پریکٹس اور practical experience یہ رہا ہے کہ احمدی لڑکی کی شادی غیر احمدی سے بہت بُرا سمجھتے ہیں۔ بعض دفعہ ہو جاتی ہے، وُہ اور بات ہے۔ مگر اس کی وجہ یہی ہے کہ اُنھوں نے، مرزا صاحب کا کوئی یہ آرڈر ہے جو میں نے آپ کو پڑھ کر سنایا، ۱۸۹۸ء میں کہ آپ ایسا نہ کریں۔

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے کہ جناب! یہ حوالہ جو آپ نے پڑھا، یہ مرزا بشیر احمد صاحب کا حوالہ ہے جو اُن کے چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ ہم رد کرتے ہیں ان باتوں کو۔ ہم ان کو غلط سمجھتے ہیں۔ ہم اس کو hate کرتے ہیں ان باتوں کو اور ہمارے متعلق آپ ہمارے کسی لٹریچر کو پیش فرمایے۔ یہ چیزیں غلط ہیں۔ یہ اُن کے موقف غلط

ہیں۔ ہم اس وجہ سے اُن سے الگ ہو چکے ہوئے ہیں۔ ہم اُن کو اس رستے میں صحیح نہیں سمجھتے۔ تو یہ فرمانا کہ مرزا بشیر احمد نے یہ کہا تھا، مرزا محمود احمد صاحب نے یہ کہا، یہ چیزیں ہمارے لیے حجت نہیں ہیں ہمارے لیے............

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک اور ہے کہ:

"Ahmadia Movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Judaism."

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! یہ کس کا مضمون ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ مولانا محمد علی صاحب کا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں ہے، جناب!

جناب یحییٰ بختیار: یہ مجھے کہا گیا ہے کہ "Review of Religions" ....

جناب عبدالمنان عمر: "Review of Religions" میں ہر مضمون اُن کا نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اُن کا نہیں؟ مجھے یہ کہا گیا ہے اُن کا ہے، مجھے یہ کہا گیا ہے اور ۱۹۰۶ء کا مضمون ہے یہ۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ میں نے عرض کیا ناں............

جناب یحییٰ بختیار: آپ نوٹ کر لیجیے، آپ دیکھ لیجیے۔

جناب عبدالمنان عمر: میرے پاس نوٹ ہے جی کہ "Review of Religions" میں میرا خیال ہے کہ یہ نہیں دکھایا جا سکے گا کہ یہ مولانا صاحب کا وہ............

جناب یحییٰ بختیار: اچھا............

جناب عبدالمنان عمر: اب میں اس کے متعلق عرض کر دیتا ہوں تا کہ بات clear ہو جائے............

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے پاس ہو گا یہ؟

جناب عبدالمنان عمر: کچھ تمثیلیں ایسی ہوتی ہیں..........

جناب یحیٰ بختیار: یہ ۱۹۰۶ء کا ہے جی، یہ آپ کے پاس ہو گا۔ "Review of Religions" in english۔ مولانا محمد علی اُس کے ایڈیٹر تھے اُس زمانے میں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، یہاں نہیں ہے، یہ یہاں نہیں ہے۔

تو اس کے متعلق میں آپ کو گزارش کر دوں کہ بعض دفعہ جب تمثیل بیان کی جاتی ہے تو وُہ ایک یہ مُراد نہیں ہوتی کہ اس کے ایک ایک لفظ کو، ایک ایک حصے میں وُہ تمثیل ہو۔

جناب یحیٰ بختیار: ابھی آپ نے صبح یہ فرمایا کہ اگر کفر کا فتویٰ دیا جائے تو لوٹ کے آ جاتا ہے وُہ۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ میں نے نہیں عرض کیا، میں نے حدیث پیش کی۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، حدیث ہے جو ناں، اُس کی بناء پر وُہ آپ کے خلاف فتوے دیے اُنھوں نے۔ تو مجبوراً آپ اُن کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے اُن کے پیچھے، یہ وجہ تھی۔ اُس سے پیشتر آپ نے یہ کہا کہ جو آدمی کلمہ پڑھتا ہو وُہ آپ کی نظر میں کافر نہیں ہوتا۔

جناب عبدالمنان عمر: حقیقی کافر نہیں ہوتا، دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔

جناب یحیٰ بختیار: اچھا ابھی ایک کیٹگری ''حقیقی کافر'' ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے یاد نہیں، شاید آپ کو ہو گا، میں نے ''کُفر دُون کُفر'' کی مثال دی تھی۔

جناب یحیٰ بختیار: ہاں نہیں، وُہ ٹھیک ہے، تو وُہ حقیقی کافر نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: اور مسلمان رہتا ہے وُہ؟ مسلمان رہتا ہے وُہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مسلمان ہے وُہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کے باوجود آپ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: وُہ اس لیے میں نے عرض کیا ناں جی کہ بعض دفعہ انسان اخلاقی اور روحانی لحاظ سے اتنا گر جاتا ہے کہ دائرہ اسلام میں رہنے کے باوجود............ وُہ نماز کا ایک امام جو ہے وُہ ایک قسم کا representative ہے، وُہ نماز میں ہمارے آگے ہوتا ہے، وُہ ہمارا لیڈر ہوتا ہے، وُہ ہمارا پیش امام ہوتا ہے۔ اُس میں اگر ایسی باتیں پائی جائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وعید کے نیچے آنے والا وُہ شخص ہو، وُہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے خلاف چلنے والا ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کرنے والا ہو، تو ایسے شخص کے بارے میں پھر یہ رویہ اختیار کرنا کہ نہیں وُہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی مخالفت کیوں نہ کرتا چلا جائے، آپ اس کو بالکل ویسا ہی رکھیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن اُصولی طور پر جیسا کہ میں نے شروع میں بھی عرض کیا تھا کہ ہمارا اُصول یہ ہے کہ:

> ”یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اگر ہزارہا کافروں کو کافر نہ کہا جائے، بلکہ اُن کی نسبت خاموشی اختیار کی جائے تو اس میں کوئی بڑا گناہ نہیں، بخلاف اس کے کہ ایک مسلمان کو کافر کہہ دیا جائے۔ یہ ایسا گناہ ہے جو تمام گناہوں سے خطرناک ہے۔“

یہ امام غزالیؒ کے میں نے الفاظ اُن کی کتاب ”الاحتضار فی الاعتقاد“ میں سے سُنائے ہیں۔ یہی ہمارا مسلک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وُہ ٹھیک ہے، آپ نے explain کر دیا اُس پر۔ اب آپ............ میں ایک اور طرف جاتا ہوں کہ محدث کا status کیا ہوتا ہے اسلام میں؟

جناب عبدالمنان عمر: محدث کا status اسلام میں یہ ہے کہ وُہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اُس کا ایک ایسا تعلق ہوتا ہے جو نبیوں والا نہیں ہوتا بلکہ خدا اُن سے ہمکلام ہو جاتا ہے، اُن کے ساتھ اُس کا ایک خصوصی تعلق ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ نبی کے status سے نیچے ہی رہتا ہے، اُوپر تو نہیں ہو جاتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: برابر بھی نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، نہ برابر، نہ اُوپر۔ نہ اُوپر ہے نہ برابر۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ محدث اسلام میں کافی گزرے ہیں، آپ کے نقطہ نظر سے، حضرت عمرؓ کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا تھا کہ وُہ محدث تھے، حضرت علیؓ کے بارے میں اور باقی بھی کوئی بزرگ محدث گزرے ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بھی ایسے بزرگوں اور اولیاؤں میں سے ایک تھے جن کو محدث کا status دیا گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، زمرہ اولیاء۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وُہ نبی کے status کے نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور نبی جو ہو، خواہ کسی بھی تعریف کا ہو، ....

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کسی تعریف کا بھی نبی ہو، تو آپ نے تعریفیں کیں "نبی" کی دو۔

جناب عبدالمنان عمر: ایک میں نے "نبی" کی حقیقی تعریف کی ہے، ایک اُس کے figurative استعمال کے متعلق کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ....نہیں، میں اُس پہ نہیں جا رہا، وہ تو آپ نے explain کر دیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: چونکہ وہ “نبی” کی قسم نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں “قسم” میں نہیں کہہ رہا۔ ابھی آپ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کا ذکر کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں نبی ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: دونوں نبی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ محدث اُن کے لیول کے نہیں ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: بس یہ میں آپ سے معلوم کرنا چاہتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل واضح ہے یہ کہ محدث نبی کے لیول کا نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر محدث یہ کہے کہ:

“ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے”

تو کیا مطلب لیں گے آپ اس سے؟

جناب عبدالمنان عمر: شعر کی بندش دیکھیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت میں یہ شخص کھویا ہوا ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ تم یہ جو خیال کیے بیٹھے ہو کہ محمدؐ رسول اللہ کی اُمت کی اصلاح ایک غیر اُمتی آ کر کرے گا، یہ ایک باہر کا شخص آ کر کرے گا، یہ بات صحیح نہیں ہے، اُس کا خیال چھوڑ دو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اُمت کی اصلاح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے شاگرد کر سکتے ہیں۔ اس لیے وہاں لفظ چونکہ ذرا ملتے جلتے ہیں، لفظ ہے “غلام احمد” یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم............

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں، مگر ''غلام احمدؑ ایک ااحمد کا غلام۔

جناب عبدالمنان عمر: غلام۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ کا بندہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وُہ کیوں دعویٰ کرے کہ وُہ نبی سے بہتر ہے؟ دیکھیں ناں، آپ خود بتایئے.................

جناب عبدالمنان عمر: بالکل صحیح ہے۔ میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ میں یہ عرض یہ کر رہا تھا کہ وہاں جو آپ نے شعر پیش فرمایا ہے، اُس میں مضمون یہ بیان ہو رہا ہے کہ:

''ابن مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو'' اس وقت تم لوگوں نے یہ جو اُمید لگائی ہوئی ہے کہ کوئی بنی اسرائیل کا شخص، اُمت محمدیہ سے باہر کا شخص اُمت محمدیہ کی آ کے اصلاح کرے گا، یہ صحیح بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اصلاح کا فریضہ جو ہے، وُہ اس قسم کا فریضہ ہے کہ مسیح ناصری جو تھے وُہ ایک چھوٹی سی قوم کے لیے، ایک محدود وقت کے لیے، مختص الزمان اور مختص المقام، وُہ ایک نبی تھے۔ لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائرہ عمل جو ہے، وُہ دائرہ کار جو ہے، وُہ ساری دُنیا میں وسیع ہے، وُہ عالمگیر نبوت کے حامل تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! میں تو آپ سے صاف سوال پوچھ رہا ہوں۔ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا عیسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ہم نہیں کر رہے، ایک اُن کے اُمتی کا، اُن کے ایک غلام کا۔ کیا کوئی بھی اُمتی غلام کہہ سکتا ہے کہ ''میں اُن انبیاء میں سے کوئی بھی ایک ہو، جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے، اُس سے بہتر ہوں''؟ کسی لحاظ سے بھی وُہ کہہ دے، کسی لحاظ سے بھی وُہ اس کو جائز سمجھتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ یہاں ''غلام احمد'' سے کسی شخص کی طرف اشارہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''احمد'' تو نہیں ہو سکتا ناں، ''غلام احمد'' کہا اُس نے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اپنا نہیں ذکر کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''غلام احمد'' سے مطلب ''احمد'' ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔ نبی کریمؐ

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں سمجھ گیا ہوں۔

اچھا جی، اب آپ یہ فرمایئے، جب وُہ یہ فرماتے ہیں کہ:

''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا ست تا بنہد پا بمنبرم''

یہاں تو ابھی ''احمد'' نہیں آیا بیچ میں۔ وُہ تو صرف خود ہے، اور عیسیٰ کا مقابلہ ہو گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: کیا مقابلہ آ رہا ہے کہ میرے نزدیک ''عیسیٰ کجا ست'' میرے نزدیک مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں، حضرت مسیح ناصری کہیں بھی موجود نہیں ہیں، وُہ زندہ نہیں ہیں۔ اُن کا مسلک یہ ہے، اُن کا عقیدہ یہ ہے'' اُن کا مذہب یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ فوت ہو گئے ہیں۔ تو وُہ یہ کہتے ہیں کہ ''عیسیٰ کجا ست''۔ کہاں ہے وُہ عیسیٰ، وہ فوت ہو چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فوت ہو چکے ہیں۔ آنحضرتؐ .... دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! بات سُن لیں ____ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو چکے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لیے مرزا صاحب کہیں گے کہ ''میرے منبر پر کوئی نہیں آ سکتا''؟ آپ ذرا سوچیں جو آپ جواب دے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں یہی عرض کر رہا تھا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک نبی ہے عیسیٰؑ ، اور اُس کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ

”عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم“

یعنی اتنا arrogance، اتنا غرور کیا ایک بندہ کرتا ہے؟ آپ اس کا جواب دیجیے، آپ یہ کہیں گے کہ جی وُہ تو فوت ہو چکے ہیں؟ کیا آنحضرتؐ فوت نہیں ہو چکے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں اُن کا عقیدہ پیش کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اُن کے عقیدے کی بات نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وُہ تو اپنے عقیدے کے مطابق.........

جناب یحییٰ بختیار: ہمارا تو عقیدہ ہے کہ وُہ زندہ ہیں۔ آپ اپنا عقیدہ کہہ رہے ہیں کہ وُہ فوت ہو چکے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے عقیدے کے مطابق آنحضرتؐ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ مگر اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اُن کا پیغام نہیں رہا، اُن کا status نہیں رہا، وُہ زندہ نبی نہیں ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ فرق ہے۔ یہی ہمارا موقف ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم زندہ نبی ان معنوں میں سمجھتے ہیں کہ اُن کا مقام اور اُن کا پیغام جو ہے وُہ قیامت تک چلنے والا ہے۔ مسیحؑ کے پیغام کو ہم یہ مقام نہیں دیتے باوجود اس کے کہ...........

جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک آنحضرتؐ کے پیغام کا تعلق ہے، آپ درست فرماتے ہیں۔ جہاں تک مسیح کا تعلق ہے مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ، مرزا غلام احمد صاحب ایک انسان ہیں، نبی نہیں ہیں۔ بڑے نیک انسان ہوں گے آپ کے نقطۂ نگاہ سے، محدث ہیں، مجدد ہیں۔ اور آپ خود کہتے ہیں کہ ایک نبی کے status کا نہیں ہوتا۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وُہ کہتا ہے کہ ”وُہ نبی کون جو میرے منبر پر آ کر قدم رکھ سکے۔“ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: وُہ میں نے عرض کیا ناں کہ وُہ بیان یہ کر رہے ہیں مضمون کہ ”میرے عقیدے کی رُو سے مسیح فوت ہو چکا ہے۔ اب یہ جو منبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے اور آپ کے مقام کی اشاعت کے لیے دُنیا میں قائم کیا گیا ہے، وُہ اس جگہ نہیں آ سکتا، فوت شدہ شخص نہیں آ سکتا۔“ یہ ہے مضمون اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ تو فوت ہو چکے ہیں۔ ابھی آگے سنیے آپ، آپ ذرا توجہ سے:

”انبیاء گرچہ بود اند بسے
من بہ عرفان نہ کمترم ز کسے“

تو اب جتنے بھی انبیاء ہیں، وُہ کہتے ہیں، بہت گزر چکے ہیں، مگر ”عرفان میں میں کسی سے کم نہیں ہوں۔“ کیا ایک محدث کہتا ہے یہ یا کوئی نبیؑ کہہ رہا ہے یہ؟ اور مقابلہ کیوں وُہ نبیوںؑ سے کر رہا ہے؟ محدث جو ہے، مجھے یہ بتایئے کہ بار بار____ میں حوالوں پر بعد میں آؤں گا، اس وقت تو آپ سے صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایک شخص محدث ہے، ایک شخص آنحضرتؐ کی جوتیوں میں بیٹھنے والا ہے، خود ہی یہ کہتا ہے کہ ”میں ان کا غلام ہوں“ انبیاء کو سب مانتا ہے، مگر جب بھی اپنا مقابلہ کرتا ہے تو کسی ایک نبی کو گھسیٹ لیتا ہے، یا کسی اور کو، یا سب کو اکٹھا کر کے۔ ”یہ سب میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“ تو یہ بتایئے کہ یہ comparison، جب تک کہ خود اس کا دعویٰ نبوت کا نہ ہو، وہ کیونکر کرتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کروں گا کہ کلام ہر شخص کے____ اور خود قرآنِ مجید کا اندازِ بیان یہی ہے____ کہ اُس میں کچھ محکمات ہوتے ہیں، کچھ متشابہات ہوتے ہیں، جو اُس شخص کا ایک ایسا............ جب کسی شخص کے کلام کی آپ تشریح یا توضیح کرنا چاہتے ہیں تو اُس نے جو مُحکم باتیں کی ہوئی ہیں، مضبوط اُس کا موَقف ہے، اُس سے ہٹ کے نہیں کر سکتے آپ بات۔ آپ نے ہماری گزارشات کو سُنا ہو گا۔ ہم اِس کو بڑے

زور سے مرزا صاحب کے بیانات کو پیش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ:

"میں ہرگز مدعیٔ نبوت نہیں ہوں۔ میں مدعیٔ نبوت کو کافر و کاذب جانتا ہوں۔ میرے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد اگر کوئی شخص ایک فقرہ کے متعلق یہ کہہ دے کہ جبرائیلؑ وحی نبوت لے کر میرے پاس آیا ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔"

اور مسجد میں کھڑے ہو کر، دو دفعہ خانۂ خدا میں کھڑے ہو کر وہ شخص بڑے زور کی قسمیں کھاتا ہے کہ "میں نبی نہیں ہوں۔" اُس کے بعد اُس کے کچھ شعروں کو پیش کر کے، اُس کے کلام کے کچھ حصوں کو پیش کر کے، اُس کے کلام کے کچھ حصوں کو لے کر، جہاں اُس نے ہزار ہا دفعہ اپنی نبوت............

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں مرزا صاحب! Sorry صاحبزادہ صاحب! بات یہ ہے کہ اب اسمبلی کے لیے بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ ایک جماعت ہے جو کہتی ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ امتی نبی ہوں، ناقص نبی سمجھیں، کسی خاص کیٹگری کا سمجھیں۔ آپ کہتے ہیں وہ نہیں تھے۔ حوالے اتنے ہیں مرزا صاحب کے کہ کہیں انھوں نے کچھ کہا ہے کہیں کچھ کہا ہے۔ یہ پوزیشن ہم نے clear کرنی ہے۔ آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اُن کی بھی مدد کی ضرورت تھی۔ تو اِن حالات میں آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ سو دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ نبی نہیں، ہزار دفعہ کہہ چکا ہے کہ "میں نبی نہیں ہوں۔" تو یہ مشکل آ جاتی ہے۔ اس لیے ہم پوچھتے ہیں کہ جو آدمی اتنی دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ نبی ہے، اتنی دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ نبی نہیں ہے، تو اُن میں پھر یہ evidence آتی ہے کہ جب وہ شعر کہتا ہے، بار بار کہتا ہے اور اپنے status کو سب سے بڑا کہتا ہے، تو اُس کے لیے میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ یہ جو وہ کہہ رہا ہے:

"انبیاء گرچہ بود اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے"

یہ اتنا بڑا دعویٰ ہے کہ ایک محدث کیسے کر سکتا ہے؟ پھر آگے آپ سنیے:

”آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام“

یعنی ”سارے نبیوں کو جو جام ملا ، مجھے اُن سب سے زیادہ بھر کے جام دیا گیا۔“ یہ اگر دعویٰ دیکھیں، پھر یہ آپ کہتے ہیں کہ وہ محدث ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: سوال یہ کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی جگہ کہہ دیا ہے کہ ”میں نبی ہوں“ اور کسی جگہ کہہ دیا ”میں نبی نہیں ہوں۔“ اِس کے متعلق ایک بڑا simple، سادہ سا ایک اصول میں پیش کرتا ہوں جس سے یہ ساری مشکل حل ہو جائے گی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ”نبی“ کا لفظ جو ہے، ایک اُس کا حقیقی استعمال ہے، ایک اُس کا مجازی استعمال ہے۔ مرزا صاحب کی تمام تر تحریرات کو آپ اِس فارمولے کی روشنی میں دیکھیں گے تو آپ کو کوئی اختلاف نظر نہیں آئے گا۔ جس جس جگہ انھوں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے، اِن معنوں میں کیا ہے کہ وہ گویا کوئی نئی شریعت لانے والے نہیں ہیں، اِن معنوں میں کیا ہے کہ اُن کو جو کچھ بھی مقام ملا ہے وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نہیں ملا بلکہ براہِ راست ملا ہے۔ یہ انکار کرتے ہیں بالکل۔ وہ کسی شریعت سابقہ یعنی قرآن مجید کے ایک شوشے کو بھی منسوخ نہیں کر سکتے۔ یہ ہے تمام تحریرات کا خلاصہ جس میں انھوں نے کہا ہے کہ ”میں نبی ہوں“ کبھی وہ مجازی معنوں میں جو حقیقی نہیں ہوتے ہیں، جس طرح میں نے عرض کیا تھا کہ ”شیر“ ایک بہادر کو آپ ”شیر“ کہتے ہیں، اُسی طرح مرزا صاحب نے صرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے لیے یہ لفظ استعمال کیا۔ انکار اِن معنوں میں ہے کہ ”میں کوئی شریعت نہیں لایا۔“ انکار اِن معنوں میں ہے کہ گویا ”مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں۔“ انکار اِن معنوں میں ہے کہ ”میں قرآن کا کوئی شوشہ بھی منسوخ نہیں کر سکتا۔“ لیکن اقرار صرف اِن معنوں میں ہے کہ ”خدا تعالیٰ مجھ سے بولتا ہے اور مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔“

جناب یحییٰ بختیار: اور ''اُس معنیٰ میں مَیں نبی ہوں''؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! وہ معنیٰ نہیں ہے ''نبی'' کا کوئی، وہ اُس کا مجازی استعمال ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مجازی استعمال سہی، بروزی سہی، ظلی سہی............

جناب عبدالمنان عمر: وہ قسم نہیں ہے نبوت کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....قسم نہیں سہی............

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....مگر وہ اُس طریقے سے ''نبی'' اُس کو کہتے ہیں آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: بمعنیٰ ....آپ اُس جگہ ''نبی'' کے لفظ کی بجائے لکھا دیں ''مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ'' اور یہ خود مرزا صاحب نے کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ بتایے کہ کیا مرزا صاحب نے کسی وقت یہ کہا تھا کہ:

> ''بعض مسلمان اِس وقت سے ناراض ہیں کہ میرے متعلق ''نبی'' کا لفظ میں نے اپنے آپ کے متعلق استعمال کیا ہے۔''؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: جب عبدالحکیم کلانوری کی اس سے بحث ہوئی............

جناب عبدالمنان عمر: فرمایا کہ:

> ''اِس کو بے شک کاٹا ہوا سمجھیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''کاٹا ہوا سمجھیں'' تردید شدہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اُس کے بعد پھر مرزا صاحب نے یہ لفظ استعمال کیا کہ نہیں، اپنے متعلق، اور کیوں؟ آپ بتایے یہ کہ ایک آدمی جو ہوتا ہے محدث، ایک اچھے آدمی

کی، ایک نیک آدمی کی، ایک پارسا آدمی کی، ایک بڑے آدمی کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ صاف بات کرتا ہے، confuse نہیں کرتا کہ confound نہیں کرتا۔ آپ یہ دیکھیے کہ:

> ''ہاں، مجھ سے غلطی ہو گئی، سادگی سے ہوا۔ اِس لیے اب یہ لفظ جو استعمال ہوا ہے، مسلمانوں کو دکھ ہوا ہے، غلط فہمی پیدا ہوئی ہے، آئندہ کے لیے ترمیم شدہ سمجھیں۔''

یہ بات ختم ہونے کے بعد پھر وہی ''نبی'' کا لفظ، پھر وہی ''رسول'' کا لفظ، یہ آپ بتایے کیوں؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! یہ مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ:

> ''میں بوجہ مامور ہونے کے اس لفظ کو چھپا نہیں سکتا ہوں۔''

دیکھیے، اُس شخص کی عظمت دیکھیے، وہ کہتا ہے کہ:

> ''میں بوجہ مامور ہونے کے اس لفظ کو چھپا نہیں سکتا ہوں۔ مگر کیونکہ اب آپ لوگ اس کے کچھ اور معنی سمجھتے ہیں اور وُہ معنی مجھ میں نہیں پائے جاتے اس لیے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اس کو ترمیم شدہ سمجھ لیں۔ اس کو کاٹا ہوا سمجھ لیں۔ اُس کی بجائے ''محدث'' کا لفظ سمجھیں۔ مفہوم اُس کا جو ہے وُہ محدثیت ہی کا رہے گا۔''

یہ فرمایے کہ اس کے بعد اگر کبھی مرزا صاحب نے استعمال کیا تو آیا محدثیت کے علاوہ کسی معنوں میں استعمال کیا؟ ہرگز نہیں کیا، کبھی نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ فرمایے، وُہ کہتے ہیں کہ ''محدث ہوں، اور محدث کے معنوں میں ''نبی'' میں اپنے لیے لفظ استعمال کرتا رہا ہوں اور کرتا رہوں گا۔'' جیسی بھی پوزیشن تھی۔ تو اگر کوئی آدمی انکار کرتا ہے اس لفظ کے استعمال سے کہ ''میں نبی نہیں ہوں'' جس قسم کا نبی آپ اپنے آپ کو کہتے ہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کروں گا کہ کسی قسم کا نبی نہیں کہتے اپنے آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو لفظ وُہ استعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: تمام پُرانے اولیاء اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب کسی اولیاء نے یہ لفظ استعمال کیا اور کسی نے کہا کہ ہم آپ کو نہیں مانتے، تو وُہ کافر تو نہیں ہو جاتا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ مرزا صاحب کے نہ ماننے کی وجہ سے کوئی کافر ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور کسی قسم کا بھی کافر نہیں ہو جاتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو دو قسم کے کافر کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں؟ یہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو دو قسم کے کافر کہتے ہیں۔ ایک گناہگار ”کافر“ کے معنوں میں۔ پکا گنہگار بھی ہو جاتا ہے وُہ جو مرزا صاحب کو محدث نہ مانے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں گنہگار ضرور ہو جاتا ہے وُہ، مگر کافر نہیں ہوتا، دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا، وُہ اس قسم کے گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا جس سے ہم اُس کو اُمت محمدیہ سے خارج کر دیں..........

جناب یحییٰ بختیار: ذرا ٹھہریے۔

جناب عبدالمنان عمر:.......... یہ ایسا ہی گناہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

”کفر کی دو قسمیں ہیں۔ اول ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے..........“

آپ ذرا سن لیجیے، میں ”حقیقت الوحی“ سے پڑھ رہا ہوں، پھر آپ کو حوالہ دے دیتا ہوں میں:

’’............اول، ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوم، دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسولؐ نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لیے کہ وُہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم کے کفر میں داخل ہیں۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: آگے بھی ذرا اگر آپ کے پاس ہے تو پڑھ دیجیے۔

جناب یحیٰی بختیار:

’’............کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور............‘‘

اور آگے تو نہیں ہے، مگر یہ بڑا clear ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آگے میں پڑھ دوں گا تو آپ کو واضح ہو جائے گا۔

جناب یحیٰی بختیار: یعنی اس کے بعد، اس سے آگے کیا ضرورت ہے؟ صفحہ ۱۸۵۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ نکالتے ہیں حوالہ۔ میں عرض کرتا ہوں، اُسی جگہ، اُسی کے آگے مرزا صاحب فرماتے ہیں، فرماتے ہیں:

’’میں اب بھی کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا ہوں۔‘‘

دیکھ لیا، اب واضح ہو گیا۔ شروع میں بھی کہتے ہیں کہ ’’کفر کی دو قسمیں ہیں‘‘ آخیر میں بھی کہتے ہیں............

جناب یحیٰی بختیار: ....’’دونوں میں فرق بھی نہیں ہے۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ دیکھ لیجیے۔ میں ذرا عرض کرتا ہوں۔ میں ذرا موٹے دماغ کا آدمی ہوں، اور میں نے یہ کتابیں پڑھی نہیں ہیں، میں نے یہ کتابیں پڑھی نہیں ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آتی اور میں آپ سے............

جناب عبدالمنان عمر: میں کوشش کروں گا کہ میں خدمت کرسکوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....میں clarifications چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں، جہاں تک میں سمجھ سکا، کہ:

"کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وُہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا۔"

ایک وُہ کافر ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا، وُہ تو کافر ہو گیا۔

"دوسرا وُہ جو مسیح موعود کو نہیں مانتا۔"

وہ بھی کافر ہے۔ کیوں کافر ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس کو مانو، خدا اور رسولؐ نے کہا کہ اس کو مانو۔ اور خدا اور رسول کے حکم سے انکار کر رہا ہے وُہ بھی کافر ہے۔ تو دراصل دونوں کفر ایک قسم کے ہو گئے۔

اور اس کے بعد پھر کہتے ہیں کہ نہیں، اس کو کچھ تھوڑا سا concession دے دو، اب یہ کہہ رہے ہیں............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں ہم کہہ رہے، ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب کی اپنی عبارت کہہ رہی ہے کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بنیادی طور پر وُہ کفر کی دو قسمیں بتا رہے ہیں۔ اُس سے کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ شاید دوسری قسم کا جو کفر ہے اُس کے نتیجے میں کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، یہ دیکھیں ناں، یہ جو ہے، پھر آگے فرماتے ہیں:

"جو خدا اور رسولؐ کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔

غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔"

جناب عبدالمنان عمر: معلوم ہوا، ہیں تو دو ہی، دونوں کو بھی قائم رکھنا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نتیجہ اُن کا ایک ہی ہو جائے گا۔

جناب عبدالمنان عمر: نتیجہ حصوں میں ایک ہو جائے گا۔ اب میں اُس کے متعلق عرض کرتا ہوں............

جناب یحییٰ بختیار:

> "چونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسولؐ کے حکم کو نہیں مانتا اور بموجب قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا، اس میں شک نہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے، وُہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔"

جناب عبدالمنان عمر: اب دیکھیے کہ وہاں شروع میں ہی آپ فرماتے ہیں کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ یہ stand جو میں پہلے آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا کہ کفر کی دو قسمیں ہیں، مرزا صاحب اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دوسری قسم کے کفر کے نتیجے میں مواخذہ کوئی نہیں ہو گا؟ تو وُہ ایک فضول سا کام ہے؟ بے شک کرتا رہے کوئی شخص؟ اُس کے لیے فرمایا کہ نہیں، اُس کے لیے مواخذہ ضرور ہو گا، اور مواخذہ کے لحاظ سے دونوں کفر جو ہیں وُہ ایک کیٹگری میں آ جائیں گے۔ یہ ہے نتیجہ جو اس سے نکالا ہے۔ چنانچہ عبارت میں عرض کر دیتا ہوں:

> "ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔"

یہ ایک اصلی کفر ہے جس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ دوسرا یہ کفر جس کی پھر مثالیں دے رہے ہیں، مثلاً یعنی دوسرا کفر ایک اُس سے low درجہ کا ہے، اس کی ایک مثال دیتے ہیں:

''دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وُہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اُس کو باوجود اتمام حجت کے، باوجود یہ سمجھ جائے کہ کہ یہ شخص سچی بات کر رہا ہے، وُہ پھر اُس کو جھوٹا جانتا ہے............''

جناب یحیٰی بختیار: آپ، ایک منٹ، مرزا صاحب! ''اتمام حجت کے بعد'' اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سچی بات کر رہا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ''اتمام حجت'' کا مطب ہے کہ جو اُس نے............

جناب یحیٰی بختیار: ....بیان کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: .... بیان کیا اور اُس اگلے شخص کو اتنا مواد دے دیا کہ وُہ اُس کی صداقت کو سمجھ جائے۔ ورنہ نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: اُس کو یہ سارا material دے دیا، اُس کو سارے arguments دے دیے............

جناب عبدالمنان عمر: ....اور وُہ اب یہ یقین کر لیا اُس نے کہ یہ سچا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب ایک وکیل ایک عدالت میں پوری بحث کر جاتا ہے، اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس نے سچ کہہ دیا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ ''اتمام حجت'' کے یہ معنی نہیں ہیں جو آپ نے فرمایا۔ ''اتمام حجت'' یہ ہے کہ اُس نے جو دلائل دیے ہیں............

جناب یحیٰی بختیار: ....وُہ سب پورے دے دیے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، پورے دے نہیں دیے، اگلے شخص کے لیے قابل قبول ہیں وُہ، پھر انکار کرتا ہے۔ یہ ہے ''اتمام حجت''۔ قابل قبول صرف نہیں ہیں، بلکہ یہ کہ وُہ اُس کو قبول کر لینے چاہئیں، مگر سمجھ لینے کے باوجود کہ یہ سچی بات کہہ رہا ہے پھر انکار کرتا ہے، چلا جاتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں ''اتمام حجت''۔

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ

''جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسولؐ نے تاکید کی ہے۔''

اپنے نہ ماننے انکار کی وجہ سے کافر نہیں قرار دیا اُس کو، اُس کو خدا اور رسول کے نہ ماننے کی وجہ سے کافر قرار دیا:

''اور پہلے نبیوںؑ کی کتابوں میں تحریر..........''

......پس اس لیے کہ وُہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں، کیوں کہ جو شخص ''باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسولؐ کے حکم کو نہیں مانتا..........''

باوجود شناخت کر لینے کے'' ____ اب دیکھیے، کتنا بڑا جرم ہے۔ شناخت بھی کرتا ہے، پھر وُہ انکار کرتا ہے۔ تو یہ خدا اور رسول کا انکار ہو گیا۔ مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے کہیں نہیں اُنھوں نے کہا کہ وُہ شخص کافر ہو جاتا ہے:

''وُہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا کے نزدیک اول قسم یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے، وُہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔ اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وُہ مکذب اور منکر ہے تو وُہ شریعت نے اُس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ مگر ہم بھی اُس کو بہ اتباع شریعت کافر کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وُہ خدا کے نزدیک بموجب آیت

لا یکلف اللہ نفس الا وُسعھا

قابل مواخذہ نہیں ہو گا۔

پروفیسر غفور احمد: جناب! میری گزارش یہ ہے کہ گواہان کو بتا دیا جائے کہ ہمارے پاس earphones بھی ہیں۔ اگر وہ نارمل آواز سے بولیں تو آواز ہمیں بخوبی آ جائے

گی۔ یہ لاؤڈ اسپیکر جو اُن کے سامنے رکھا ہے، ہمارے پاس earphones ہیں، یہ ہم استعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: کون سی آواز؟

جناب یحییٰ بختیار: ذرا دور رکھ لیجے، آہستہ، آہستہ، کیونکہ وہ کانوں میں لگتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

اب مرزا صاحب بات یہ کہہ رہے ہیں کہ کفر خواہ کلمہ طیبہ کا ہو یا مسیح موعود کا، وہ خدا کے رسول کی وجہ سے کافر بنتا ہے نہ کہ مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے۔ آپ نے اِن الفاظ پر غور نہیں فرمایا۔ اُس حوالہ میں یہ امر غور طلب ہے کہ حضرت مرزا صاحب اپنے انکار کو کفر نہیں کہتے بلکہ محض گناہ قرار دے کر دادخواہ ہوتے ہیں، اور نہ ماننے والے کو کافر کی بجائے نافرمان کہتے ہیں۔ اصولی طور پر آپ کے نہ ماننے والوں کے بارے میں آپ کا ارشاد یہ ہے:

''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے............''

یہ مرزا صاحب کی عبارت میں سُنا رہا ہوں، جناب:

''ابتدا سے میری یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔''

یہ ہے اصولی مرزا صاحب کا موقف کہ آپ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ وہاں جو بات ہے وہ ''قابل مواخذہ ہونی چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک حوالہ پڑھ کے سناتا ہوں۔

''مسیح موعود کے نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں:'' یہ سوال آیا:

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ:

”مولویوں سے جا کے پوچھو کہ اُن کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے جو اُس کو نہ مانے اُس کا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنے والا تھا۔“

جناب عبدالمنان عمر: تو یہ جواب تو اُن سے پوچھ لیجیے گا، کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے تو کہا ہے جو مسلمانوں کا موقف ہے.........

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کافر ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک اور کیٹگری کے کافر بن جاتے ہیں۔ یہ خدا نے کہاں کہا کہ مرزا صاحب پر ایمان لانا چاہیے؟ کوئی ہے اُس کا حوالہ؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب پر ایمان کی بحث نہیں، مسیح پر.........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ماننا.............

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کے ماننے اور نہ ماننے کا سوال نہیں، سوال اِس وقت اصولی بحث ہے۔ اصولی بحث یہ ہے کہ وہ جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(عربی)

اُس کے ماتحت جو شخص آئے گا دنیا میں، اُس کا نہ ماننا قابلِ مواخذہ ہے یا نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ بتایئے یہی بات کہ کسی محدث کو کوئی نہ مانے تو وہ کسی قسم کا کافر ہو سکتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: محدث کو نہ مانے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں ”کفر دون کفر“ والا ہو جاتا ہے۔ وہ تو بہت میں نے بتایا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ مرزا صاحب کے علاوہ کسی محدث کا ذکر کریں آپ کہ جو اُس کو نہ مانے............

جناب عبدالمنان عمر: ارادۃً کوئی شخص تارک الصلوٰۃ ہو جائے، حدیث اس کو بھی کافر کہتی ہے۔ مگر یہ ایک گناہ ہے، بمعنی گناہ ہے، اور یہ آپ جانتے ہیں کہ گناہ تو ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جیسے عظیم انسان کو کوئی شخص نہ مانے، وہ خود کہتا ہے:

"مجھے خدا نے اس زمانے میں مجدد بنا کے بھیجا ہے۔"

جناب یحییٰ بختیار: نہ ماننے کا یہ مطلب کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی، "مجھے نبی نہیں مانتا............"

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، نبی نہیں، بالکل نہیں، کہیں مرزا صاحب نے نہیں کہا کہ "جو شخص مجھے نبی نہیں مانتا............"

جناب یحییٰ بختیار: اُس معنیٰ میں جو آپ لے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، مرزا صاحب نے کبھی کہا ہی نہیں کہ "جو شخص مجھے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔" ساری ایسی کتابیں مرزا صاحب کی موجود ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بتاتا ہوں آپ کو اُن کی کتابیں............

جناب عبدالمنان عمر: وہ نکالیے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....مرزا صاحب نے کہا ہے کہ:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

کیا مطلب تھا اس کا؟

جناب عبدالمنان عمر: مطلب اِس کا یہ ہے جی کہ تمام اولیاء کی تحریروں میں آپ کو ملے گا یہ کہ وہ لوگ محدثوں کے لیے بھی "رسول" اور "نبی" کا لفظ مجازی طور پر غیر نبی کے لیے استعمال ہو جاتا ہے، اور یہی استعمال مرزا صاحب نے کیا ہے۔ اور مرزا صاحب نے کہا ہے کہ:

’’رسول کے لفظ میں محدث بھی شامل ہے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ

جو وحی اُن پر نازل ہوتی ہے، وہ ایسی ہی پاک وحی ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ نے یہ سوال کیا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ:

’’مجھ پر ویسی ہی وحی نازل ہوتی ہے جیسی کہ قرآن‘‘ ....

جناب یحییٰ بختیار:

’’میں اس پر ایسا ایمان رکھتا ہوں اور اُسے ایسا ہی پاک سمجھتا ہوں۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: یہ دونوں الفاظ نہیں ہیں جی، ’’پاک سمجھتا ہوں‘‘ بھی نہیں ہے۔ میں عرض کر دیتا ہوں وہ کیا چیز ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

’’مجھ پر جو وحی نازل ہوتی ہے، میں اُس بارے میں کسی شُبے میں نہیں ہوتا۔‘‘ وہ ’’یقینی اور قطعی سمجھتا ہوں۔ یہ کہ مجھے کوئی خیال آ گیا، کوئی آواز سی سُن لی میں نے، کچھ شبہ سا مجھے ہو گیا کہ مجھ پر وحی ہو رہی ہے۔‘‘

فرماتے ہیں:

’’یہ کیفیت نہیں ہے میری۔ مجھے جس طرح دن چڑھا ہوا ہوتا ہے اِس طرح یقین ہے کہ میری وحی صحیح ہے۔‘‘

یہ کہ وہ قرآن کریم کے ہم پلہ ہے؟ قرآن کی حیثیت کے مطابق ہے؟ قرآن جیسی شان رکھتی ہے؟ حاشا وکلا، مرزا صاحب نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کبھی مرزا صاحب کی ساری کتابوں میں آپ نہیں دکھا سکتے کہ انھوں نے اپنی وحی کو............

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے صحیح فرمایا کہ جو وحی آتی ہے کسی محدث پر، اُس میں غلطی ہو سکتی ہے سننے والے کی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، سننے والے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ کی طرف سے تو غلطی نہیں ہو سکتی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: بات یہی ہے اصل کہنے والی۔ مگر نبی کے معاملے میں یہ نہیں سوال ہو سکتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ غلطی ہو سکتی ہے۔ مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ’’میری کوئی غلطی نہیں، مجھے کوئی شک نہیں۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، ’’غلطی‘‘ اور ’’شک‘‘ میں بڑا فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: شک تو غلطی سے............

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، شک یہ ہے کہ یہ وحی ہے یا نہیں، یہ شک ہے، یہ منجاب اللہ ہے یا نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر اُس میں کوئی غلطی مرزا صاحب کی وحیوں میں نہیں ہوئی آپ کے نزدیک؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، دیکھیے میں پھر دونوں چیزوں میں فرق کرنے کی کوشش کروں گا۔ ایک یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہو کہ ’’میری وحی جو ہے وہ قرآن کے ہم پلہ ہے۔‘‘ یہ کبھی نہیں فرمایا۔ ایک یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ ’’میری وحی یقینی ہے، اس میں مجھے شک اور شبہ نہیں ہے۔‘‘ جس طرح میں نے مثال دی ہے کہ کوئی شخص کہے دن کے وقت کہ ’’مجھے یقین ہے کہ اس وقت دن ہے۔‘‘ تو اس کے یہ معنی نہیں کہ اُس کے اس یقین کے متعلق ہم یہ کہیں کہ ’’دیکھو جی، یہ تو قرآن کے برابر ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔‘‘ یہ نہیں ہے کیفیت۔ وُہ یہ بتاتے ہیں کہ ’’میری وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، اُس

کے بارے میں مجھے کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ میں اُس کو ویسا ہی خدا کی طرف سے سمجھتا ہوں جیسے کہ کسی اور وحی کسی اور نبی کے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اُنھوں نے یہ فرمایا ہے، ابھی آپ سُن لیجیے، میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ:

’’میں خدا کی تیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں۔ میں اِس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔‘‘

یہ ’’روحانی خزائن‘‘ آپ دیکھ لیجیے، ’’حقیقت الوحی‘‘، جو بات میں نے کہی آپ سے، آپ کہتے ہیں کہ نہیں کہی اُنھوں نے:

ایسی پاک ہے جیسے اُن سے پہلے انبیاء پر وحی آ چکی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا ہے جی کہ مرزا صاحب کی............

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ کر سناتا ہوں:

’’خدا کی تیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں۔ میں اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔‘‘

’’حقیقت الوحی‘‘ (لائبریرین سے) یہ آپ نکال کے دے دیجیے ’’روحانی خزائن‘‘ میں سے، جلد ۲۲، صفحہ ۱۵۴۔ یہ ہے جی، میں پڑھ کر سناتا ہوں، میں ذرا پھر آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، اس طرح، یہ صفحہ ۱۵۳ پر:

’’اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وُہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری ہی فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جُزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی

وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی تو اُس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور "نبی" کا خطاب مجھے دیا گیا............"

("صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا) اللہ میاں جو تھے ناں، اُس کے ساتھ یہ نعوذ باللہ بھول گئے define کرنا کہ مجازی ہو، اصلی نہیں ہو:

"نبی کا خطاب مجھے دیا مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔"

اب ان کا حاشیہ جو ہے وہ بھی میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ یہاں حاشیے میں وُہ دیتے ہیں کہ:

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سُن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہِ راست نبیوںؑ کو ملی ہے۔ لیکن وُہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افادہ اور روحانیت کا کمال ثابت کرنے کے لیے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لیے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی............"

آپ جو صبح کہہ رہے تھے کہ "ہو ہی نہیں سکتا اُمتی نبی۔" پھر آگے فرماتے ہیں:

"(اور جیسا کہ میں نے نمونے کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں۔ اُس میں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالےٰ نے میری نسبت کیا فرماتا ہے" میں خدا تعالےٰ کی تئیں برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کر سکتا ہوں۔ میں اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں

یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ نبیؐ کا ہوں جو خیر الرسلؐ ہیں۔"

اب وُہ جو موسےٰ علیہ السلام کے مقابلے میں عیسےٰ کا status ہے نبی کا، وُہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اپنا status بتا رہے ہیں۔ وہ بھی امتی وہاں، یہ بھی امتی یہاں، وہ بھی شرع والا اور غیر شرعی، یہ بھی غیر شرعی۔

جناب عبدالمنان عمر: تین چیزیں اکٹھی ہو گئی ہیں، اس لیے میں کوشش کروں گا......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں نے بتایا ناں، آپ نے کہا ناں..........

جناب عبدالمنان عمر: میں الگ الگ اس کے جواب عرض کرتا ہوں۔

پہلا یہ تھا کہ مرزا صاحب نے اپنی وحی کو قرآن کے ہم پلّہ قرار دیا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ جناب! یہ ہم پلّہ نہیں ہے، بلکہ مضمون آپ یہ بیان کر رہے ہیں کہ وُہ وحی شبہ والی نہیں ہے، یقینی وحی ہے۔ "مجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ وحی ہے یا نہیں ہے۔" چنانچہ دیکھیے، وُہ اصل عبارت جو ہے جو "حقیقت الوحیٰ" کی آپ نے پڑھی ہے، وُہ صفحہ ۲۱۱ پر ہے:

"درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الٰہی کو میں دلی تسلی دینے کے لیے ایک ذاتی خاصیت ہے اور صبر اس خاصیت کی وُہ یقین ہے جو وحی الٰہی پر ہو جاتا ہے۔ افسوس کہ اُن لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعوےٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ جی ہمارے الہام ظنّی اُمور ہیں۔ نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی۔ ایسے الہاموں کا ضرر اُن کے نفع سے زیادہ ہے........."

یہ بات فرما رہے ہیں کہ یہ بھی اُن کو پتہ لگتا ہے "یہ الہام مجھے رحمانی ہوا ہے یا شیطانی۔" فرماتے ہیں:

”............مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں اُن الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں............“

فضلیت نہیں، اس کے یقین ہونے کو پیش فرما رہے ہیں:

”............کیونکہ............“

جناب یحییٰ بختیار: ”پاک ایسا ہی۔“

جناب عبدالمنان عمر: ”............ کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں............“

اب دیکھیے، دوسری بات یہ تھی۔ غرض اس عبارت میں مرزا صاحب نے اپنی وحی کو قرآن مجید کے مقابل پر پیش نہیں کیا بلکہ اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ ”مجھ پر جو کلام نازل ہوتا ہے وُہ بھی قطعی اور یقینی طور پر ہے۔“

جناب یحییٰ بختیار: یہ لیکچر ہے جی، یہ آپ کس حوالے............

جناب عبدالمنان عمر: یہ اس حوالے کے متعلق میں نے گزارش کی کہ یہ کوئی............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ جو آپ پڑھ کر سنا رہے ہیں، یہ اپنا خیال ہے یا نوٹ ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ نوٹ دیا ہے جی میں نے۔ پھر مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں، اُن کی کتاب ہے ”الھدیٰ“ اُس کے صفحہ ۳۳ پہ ہے:

”جو شان قرآن کی وحی کی ہے وُہ اولیاء کی وحی کی شان نہیں۔“

تو مرزا صاحب کی وحی، وحی ولایت ہے، اولیاء کی وحی ہے، وحی نبوت نہیں ہے۔ اُن کی وحی کی وُہ شان ہو نہیں سکتی ہے جو نبیوںؑ کی وحی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ، آپ یہ.......... میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیوں نہیں ہوسکتی؟ یعنی اللہ کے دو بیان آتے ہیں۔ ایک انسان پر آتا ہے، ایک نبیؑ پر آتا ہے۔ تو کیوں شان نہیں ہوتی؟ شان تو اللہ کی ہے، بیان تو اللہ کا ہے، یہ source تو وُہی ہے، منبع وہی ہے، ویسا ہی پاک ہونا چاہیے اور وہی status ہونا چاہیے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی status نہیں، محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کا status ہمارے مذہب اور عقیدے کے لحاظ سے دُنیا کے کسی بھی انسان کی وحی کے برابر نہیں ہے۔ کوئی دُنیا کا بڑے سے بڑا انسان ہو، بڑے سے بڑا نبی ہو..........

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھیں..........

جناب عبدالمنان عمر:.......... وُہ وحی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی سے فروتر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، صاحبزادہ صاحب! میں آپ سے ایک اور عرض کروں گا۔ ابھی آنحضرت کی حدیثیں ہیں ہمارے پاس۔ اگر انھوں نے کسی بہت بڑے آدمی سے بات کی یا بڑے غریب آدمی سے بات کی، بڑے گھٹیا قسم کے آدمی سے بات کی، تو آپ تو یہ نہیں کہیں گے کہ چونکہ گھٹیا آدمی سے بات کی اس لیے اس کا وہی status نہیں، آپؐ کی حدیث کا جو کسی بڑے آدمی سے بات کی۔ یہ تو نہیں ہوسکتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! اگر کسی جگہ..........

جناب یحییٰ بختیار: یعنی بات اُنؐ کی ہے۔ اُنؐ کی بات ایک برابر ہے، کسی سے بھی کہی ہو۔ اللہ جو باتیں کرتا ہے، الہام بھیجتا ہے، وحی نازل کرتا ہے تو اُس پہ آپ نہیں کہیں گے کہ اس کا status low ہو گیا۔ چونکہ ایک محدث سے اُس نے، یا کسی ولی کو یہ وحی بھیجی ہے، اور وُہ دوسرے نبی ﷺ کو بھیجی ہے، اللہ میاں نے، اس وجہ سے اپنی جو وحی بھیجی ہے یا جو پیغام بھیجا ہے، اُس میں کوئی فرق کر دیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! یہ معتقدات کی بات ہے۔ ممکن ہے میں اپنے عقیدہ کو آپ سے نہ منوا سکوں۔ مگر میرا عقیدہ............

جناب یحییٰ بختیار: یہ ارادہ نہیں ہے، دیکھیں ناں جی، ہم تو clasification چاہ رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میرا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب یا کسی ولی کی وحی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کے مطابق ہو سکتی نہیں۔ وُہ وحی اس قدر بڑی ہے، میں اس کی ایک مثال عرض کروں گا آپ کو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی............

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو کہتے ہیں ناں کہ:

”میں اس وحی پر، اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسے ان تمام وحیوں پر ایمان............“

جناب عبدالمنان عمر: اُس کے ظنّی ہونے کے مقابلے میں۔ میں نے اس لیے حوالہ کا اُوپر کا حصہ جو چھوڑ دیا گیا تھا وہاں، وُہ میں نے یہاں پڑھا ہے، اسی لیے، یہی بتانے کے لیے کہ وہاں عظمت کا ذکر نہیں ہے۔ میں پھر عرض کر دیتا ہوں............

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، وُہ ایسے ہی پاک ہے جیسے دوسری وحی پاک ہے، اللہ کی طرف سے ہے............

جناب عبدالمنان عمر: درحقیقت............

جناب یحییٰ بختیار: .... اور ایمان دونوں پہ ایک جیسا لاتا ہے............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، دونوں پر ایک جیسا نہیں لاتا ہے............

جناب یحییٰ بختیار: وُہ کہتا ہے............

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں ناں جی، وُہ اوپر بیان ہوا ہے ناں جی، اُس کی عبارت کو............

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ ایک بات بتائیں، پیشتر اس کے کہ ہم ذرا کچھ آگے جائیں۔ یہ اسلام جو ہے، یہ بڑے سادہ لوگوں، غریب لوگوں، یہ عوام کا مذہب تھا یا وکیلوں کے لیے آیا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! یہ تو بالکل ہمارے جیسے سادہ لوگوں............

جناب یحییٰ بختیار: سادہ لوگوں کا۔ یہ باتیں جو مرزا صاحب کر رہے ہیں کہ ''میں نبی ہوں، بروزی ہوں، مجازی ہوں، نہیں ہوں، ہوں، ہوں۔'' اس سے اسلام کو پھیلانے کا مطلب تھا کہ confuse کرنے کا مطلب تھا؟ آپ یہ بتائیے۔ دیکھیے نا، میں ایک وکیل ہوں، ۲۶ سال کا میرا تجربہ ہو چکا ہے، ایک ماہ سے لگا ہوا ہوں، پتہ نہیں چلتا کہ مرزا صاحب کہتے کیا تھے؟ میں عرض کرتا ہوں جی............

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، جی............

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک ۱۵ دن اُنھوں نے تقریریں کیں، وُہ نہیں clear کر سکے۔ ابھی آپ کہہ رہے ہیں، آپ clear نہیں کر سکے۔ آپ اندازہ لگائیں، خدارا، مسلمانوں کی کیا حالت ہو گی؟ اس سے زیادہ کوئی فتنہ ہو سکتا ہے؟ یہ جو بار بار آپ نے اُس سے معنی نکالے ہیں، ''بروزی'' ''مجازی'' ''اصلی نبی'' ''نقلی نبی'' ''یہ وحی ایسی پاک ہے'' ''یہ وحی پاک نہیں ہے۔'' اور اب کہتے ہیں کہ یہ simple دین ہے، straight forword، جس میں کوئی مغالطے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو آپ پھر بتائیں، وُہ کہتا ہے کہ:

> ''میری وحی ایسی پاک ہے جیسی باقی انبیاء پر آئی ہے۔ میں اُس پر ایسے ہی ایمان رکھتا ہوں جو باقی............''

آپ کہتے ہیں کہ ''نہیں، یہ نہیں ہے ویسے۔'' تو یہ تو صاحبزادہ صاحب! بڑی confuse کر دیتی ہے بات۔

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، confusion جو ہے جی، یہ بعض دفعہ اس بات میں نہیں ہوتا، اگلے شخص کے سمجھنے میں ہوتا ہے۔ قرآن مجید بالکل سادہ..........

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ کہتے ہیں کہ اگلے لوگ تو سادہ ہیں ناں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں جی مگر دُنیا کی اکثریت اُس کی سادگی کے باوجود اُس کی صداقت کو نہیں مانتی۔ تو یہ دلیل جو ہے کہ جی لوگوں کو الجھاؤ ہے پیدا، یہ دلیل نہیں ہے۔ قرآن مجید بڑی صحیح چیز ہے، سادہ چیز ہے، آسان چیز ہے:

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: جی، قرآن شریف تو بالکل صحیح ہے، جب اُس نے ''خاتم النبین'' کہہ دیا، ہم نے کہا کہ سلسلہ ختم، مہر لگ گئی، sealed۔ آپ کہتے ہیں ''نہیں۔'' کوئی کہتے ہیں:

''کھڑکی کھلی ہوئی ہے'' کوئی کہتے ہیں ''بند ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، ہم نہیں کہتے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نہیں کہتے، ٹھیک ہے، نہیں، لا نبی بعدی کی حدیث آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کہتے ہیں کہ ''نبی نہیں آئے گا، بالکل ٹھیک ہے، مگر وُہ اس معنی میں کہ وُہ بروزی ہو گی، مجازی ہو گا، اور اُس میں وُہ خوبیاں ہوں گی، مگر نبی نہیں ہو گا۔ اس قسم کا آ سکتا ہے۔ جو اپنے لیے یہ لفظ استعمال کرے، وہ ٹھیک ہے، اُس کو نہ ماننا گنہگار ہے، کافر نہیں ہے۔'' آپ دیکھ لیجیے، آنحضرت نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ اُنھوں نے کہا کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ آپ سارا دن صبح سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس معنوں میں نہیں تھا، دوسرے معنوں میں تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ اس قسم کا کوئی نبی نہیں، نہ اس قسم کا نہ اُس قسم کا، کسی قسم کا نہیں آ سکتا۔ میں نے اپنا..........

جناب یحییٰ بختیار: اور جب وہ کہتے ہیں کہ ”میں نبی ہوں، خدا کا رسول ہوں؟“

جناب عبدالمنان عمر: وہ، وہ بمعنی محدّث کہا ہے کیونکہ پہلے لوگوں نے بمعنی محدث کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہیں کہتا وہ محدث؟ جب اُس نے ایک دفعہ کہہ بھی دیا کہ ”مسلمانوں کو دھوکہ ہوا ہے، مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ آئندہ کے لیے اُس کو amend کرو۔“ اُس کے بعد پھر وہی حرکت۔ آپ یہ بتائیے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ حرکت جو ہے، وہ یہ ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ بات جو تھی کہ ”مجھ سے غلطی ہو جاتی ہے۔ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ نے غلط..........“

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، نہیں، غلطی نہیں،...............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بات کر رہا ہوں کہ آپ نے ہمیں دھوکہ دیا؟ ”میں نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، میرا مطلب یہ نہیں تھا، آپ اِس میں ترمیم سمجھیں۔“ وہ خوش ہو گئے۔ ”دوسرے دن میں نے پھر وہی لکھنا شروع کر دیا۔“ تو اِس پر بھی لوگ سوچتے ہیں کہ آخر مطلب کیا تھا۔ Clear پوزیشن لے آدمی، stand لے۔ status ہے ایک محدث کا، اور ایک طرف کہتے ہیں ”نبی ہوں“ پھر کہتے ہیں ”میں نہیں ہوں۔“ پھر کہتے ہیں ”میرا مطلب محدث تھا۔“ پھر کہتے ہیں ”میں پھر لفظ نبی استعمال کروں گا۔“

جناب عبدالمنان عمر: میں پھر گزارش یہ کروں گا کہ اُس شخص نے جو کچھ کہا، وہی چیز دوسروں نے بھی کہی۔ اُس کی میں آپ کے سامنے مثال عرض کرتا ہوں..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، دیکھیں، ہمارے سامنے صرف مرزا صاحب کا سوال ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب ہی کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب نے کہا کہ ''میں محدث ہوں'' آپ کہتے ہیں ''محدث ہونے کے باوجود لفظ ''نبی'' کیوں استعمال کیا؟'' اب میں..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، انھوں نے خود کہا کہ ''ترمیم سمجھو، میری ساری تحریروں میں ترمیم سمجھ لو۔'' پھر اُس کے بعد..........

جناب عبدالمنان عمر: میں جناب کے سامنے ایک بہت بڑے انسان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں ___ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ___ وہ فرماتے ہیں کہ:

''انبیاء کو نبوت کا نام بطور عہدہ کے دیے گئے اور ہم محض عنوانِ مدعی دیے گئے۔ یعنی ہم پر نبی کا نام جائز نہیں رکھا گیا باوجودیکہ حق تعالیٰ ہم کو ہمارے باطن میں اپنے کلام اور اپنے رسول اللہ کے کلام کے معنی..........اور فرماتے ہیں:

(عربی)

''کہ انبیاء جو ہیں، اُن کو تو اسم، نامِ نبوت دیا گیا ہے، ہمیں نبی کا لقب دیا گیا ہے۔''

اب دیکھیے وہ محدث ہیں۔ وہ ولی اللہ ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ان کو ''نبی'' کا لقب دیا گیا تھا..........

جناب عبدالمنان عمر: وہ فرماتے ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ابھی ایک اور حوالہ پڑھوں گا..........

جناب عبدالمنان عمر: وہ خود فرماتے ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: اِس اسٹیج پر ایک اور حوالہ سُن لیجیے۔ یہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

'' اِس سلسلہ کثیر الوحی الٰہی اور امور غیبیہ اِس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال اور اقطاب اس امت میں سے

گزر چکے ہیں، اُن کا یہ حصہ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اِس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے............

جناب عبدالمنان عمر:

''............میں ہی مخصوص کیا گیا''

جناب یحییٰ بختیار:

''............صرف میں ہی مخصوص کیا گیا۔''

یہ تو وُہ status نہیں ہے جو عبدالقادر گیلانی صاحب کا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: وُہ اُن کا نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وُہ اُن کا نہیں تھا۔ وُہ یہ کہتے ہیں کہ ''اس کے لیے صرف میں ہوں۔'' یہ ایک اور نبی کا status ہے، تو یہ بتایئے یہ کون سا status ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ جناب! وُہ status ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے، مسلمؒ کی حدیث عرض کروں گا کہ ''نبی اللہ آئے گا۔'' اب دیکھیے، خاتم النبین ہیں، لا نبی بعدی ہے، کس قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ فرماتے ہیں کہ ''وہ نبی اللہ آئے گا۔'' تو یہ مرزا صاحب، اور یہ کسی اور ولی کے متعلق، کسی اور محدث کے متعلق، کسی اور مجدد کے متعلق، تمام ذخیرہ احادیث میں یہ لفظ نہیں ملتا، لفظ ''نبی''۔ تو مرزا صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں، تمام اولیاء، تمام ابدال، تمام اقطاب، تمام محدثین، تمام مجددین میں سے صرف ایک مسیح موعود کے لیے لفظ ''نبی'' استعمال کیا گیا ہے اور کسی کے لیے استعمال نہیں کیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو نبی ہو گئے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ اُس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں تو نبی ہو گئے ناں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، نبی نہیں ہو گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اِس کے باوجود؟

جناب عبدالمنان عمر: اگر لقب “نبی” کا دینے سے نبی ہو جاتا ہے، میں نے عرض کیا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ “مجھے نبی کا لقب دیا گیا ہے”، آیا وہ نبی ہو گئے ہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, we break for tea, because I do not fallow this. Can we have five minutes break?

Mr. Chairman: The House is adjourned for fifteen minutes.

The Delegation, if they like they can sit here or, if they like, can come after fifteen minutes, at 9:05.

بیٹھے رہیں پندرہ منٹ کے بعد پھر شروع کر دیں گے۔

The honourable members can go.

At 9:15, we will assemble again at 9:05.

The Special Committee adjourned for tea break to re-assemble at 9:05 p.m.

The Special Committee re-assembled after tea break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-general.

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے حضرت عبدالقادر جیلانی کا پڑھ کے سنایا تھا، اِس کا جو ترجمہ مجھے دیا گیا ہے، اِس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

''انبیاء کو نبوت کا نام بطور عہدہ کے دیے گئے اور ہم محض یہ عنوان مدعی دیے گئے۔ یعنی ہم پر نبی کا نام جائز نہیں رکھا گیا باوجودیکہ حق تعالیٰ ہم کو ہمارے باطن میں اپنا کلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے معنی کی خبر دیتا ہے۔''

''جائز نہیں رکھا گیا۔''

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی صاحب کے الفاظ عربی زبان میں ہیں:

(ہمیں یہ لقب دیا گیا ہے۔)

جناب یحییٰ بختیار: اور اُس کے بعد، اُس کے بعد کیا فرماتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: اُس کے بعد وہی جو ہم کہتے ہیں کہ کوئی شخص بھی سید عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ..........

مولوی مفتی محمود: اِس کے بعد کا لفظ یہ ہے:

(عربی)

(ہم پر نبی کا نام منع کر دیا گیا، بند کر دیا گیا۔)

جناب عبدالمنان عمر: میں نے تو ''لقب'' والا پیش کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آگے بھی پیش کریں ناں آپ اُس کے۔

مولوی مفتی محمود: ساتھ ہی لکھا ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہی میں عرض کر رہا ہوں جی۔

مولوی مفتی محمود: اُسی کی تفسیر ہے:

(عربی)

جناب عبدالمنان عمر: تو میں نے گزارش یہ کی تھی کہ، میں گزارش یہ کر رہا تھا..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ تھی، صاحبزادہ صاحب! یہاں تو یہ انھوں نے کہا، مرزا صاحب نے کہا کہ:

”میرا نام نبی اور رسول رکھا گیا۔“

عہدے کی بات نہیں ہے، لقب کی بات نہیں ہے۔

”میرا نام نبی اور رسول رکھا گیا۔“

جناب عبدالمنان عمر: ”مجھے نبی کا خطاب دیا گیا“

یہ آپ نے مجھے حوالہ پڑھ کر سنایا تھا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اِن لفظوں سے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ ختمِ نبوت کے منکر نہیں تھے وہ مدعی نبوت نہیں تھے، اُن کا آخری نبی ہونے پر ایمان تھا۔ بتانا مقصود یہ ہے کہ اولیائے امت کے یہاں اِس لفظ کا استعمال غیر نبی کے لیے بھی ہوتا ہے اور محدثین کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ بھی اولیاء کی کیٹگری کے آدمی تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو کہتے ہیں کہ ”ہم پر منع کیا گیا ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، منع کیا گیا ہے۔ اس میں ”نبی“:

(عربی)

(لقب ہمیں دیا گیا ہے نبی کا۔)

مولوی مفتی محمود: ”لقب نبی کا“ تو نہیں کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: کیا لقب دیا گیا ہے؟

مولوی مفتی محمود: لقب نبی کا تو نہیں دیا گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: کیا لقب جی؟

مولوی مفتی محمود: لقب اولیاء کا، قطب کا، ابدال کا، غوث کا، یہ لقب دیے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اولیاء کا کہیں، جو کچھ کہیں آپ۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ یہاں نہیں ہے، یہ تشریح یہاں نہیں ہے۔

مولوی مفتی محمود: آگے ہے:

(عربی)

تشریح اُس کی یہ ہے:

"ہم پر بند کر دیا گیا نام رکھنے کا..........."

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ:

"خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا۔ جس حالت میں خدا میرا نام 'نبی' رکھتا ہے تو میں کیوں کر انکار کر سکتا ہوں۔ میرا نام 'نبی' رکھ دیا گیا ہے۔"

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ بعض دفعہ اولیاء کے ہاں لفظِ "نبی" استعمال ہوتا ہے، مگر اُس سے نبوتِ حقیقی مراد نہیں ہوتی۔ اِس کے لیے میں گزارش کروں گا کہ مولانا روم اپنی مثنوی کے دفتر پنجم میں فرماتے ہیں:

"او نبی وقت خویش است اے مرید
زانکہ زو نورِ نبی آید پدید
مقرکن درکاز نیک و خدمتے
تا نبوّت یابی اندر امتّے"

یعنی پیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ نبیِ وقت ہوتا ہے، وہ اپنے زمانے کا نبی ہوتا ہے۔ اب پیر تو نبی نہیں ہوتا، وہ غیر نبی ہوتا ہے۔ مگر مولانا روم اس کو کہتے ہیں:

"او نبیِ وقت خویش است اے مرید"

(اے میرے مرید! وہ اپنے وقت کا نبی ہوتا ہے۔)

کیوں نبی ہوتا ہے؟ حقیقی نبی نہیں ہوتا:

"زانکہ زو نور نبی آید پدید"

(کیونکہ اُس کے ذریعے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور ہو رہا ہوتا ہے۔)

پھر فرماتے ہیں:

"مقرکن درکارِ نیک و خدمتے"

(تمھیں چاہیے کہ کوشش کرو اِس کام میں)

"تا نبوّت یابی اندر امتّے"

(تاکہ اُمت میں رہتے ہوئے، امی ہوتے ہوئے تجھے نبوت حاصل ہو جائے۔)

یعنی پیر سے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا نور ظاہر ہوتا ہے، اِس لیے وہ اپنے وقت کا نبی ہوتا ہے۔ پس خدمت اور اطاعت میں کوشش کرتا کہ امت میں تجھ کو نبوّت حاصل ہو۔

اب یہ دیکھیے، لفظِ "نبوت" ہے "امت" ہے۔ تلقین ہے، پیر کو "نبی وقت" کہا ہے۔ مگر اس کے باوجود مولانا رومؒ نبوت کو جاری نہیں سمجھتے تھے، وُہ آخری نبی مانتے تھے، خاتم النبین پر اُن کا ایمان و ایقان تھا۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ محض لفظوں سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔ لفظ کبھی غیر نبی کے لیے یہ ایسا ہو جاتا ہے۔ مفہوم اُس کا لیجیے۔

میں نے مفہوم آپ کو دو عرض کیے تھے کہ مرزا صاحب نے جس جگہ بھی "نبی" کا لفظ استعمال کیا، وُہ صوفیاء کی اس اصطلاح میں استعمال کیا جس میں وُہ غیر نبی کے لیے بھی اس لفظ کا استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس سے وُہ خواص نبوت، وہ لوازم نبوت، وُہ حقیقت نبوت، وُہ اُن لوگوں میں نہیں آتی۔ تو مرزا صاحب نے کسی جگہ بھی حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ نبی میں جو خصائص ہوتے ہیں، اُن میں سے کسی خاصیت کے پائے جانے کا کبھی اِدعا نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ذرا اس کو چھوڑ دیجیے۔ میں یہ سوال آپ سے پوچھتا ہوں۔ نبی کی خاصیتیں آپ صبح بتا رہے تھے۔ اور نبی کی جو آپ نے تعریف کی، وُہ بھی آپ نے بتائی۔ مرزا صاحب وُہ ساری تعریف جو نبی کی ہے، اُس کے مطابق کہتے ہیں کہ ''مجھ پر وحی آتی ہے، نبی پر وحی آتی ہے۔ میں نبی ہوں۔ میرے نہ ماننے والا کافر ہے۔'' اب یہ ''محدث'' کی تعریف ہو جاتی ہے کہ اُس کو وحی بھی آتی ہے۔ اُس کو نہ ماننے والا کافر بھی ہو جاتا ہے؟ اور کہے اپنے آپ کو کہ ''ہوں میں نبی، محدث نہیں۔ محدث کا لفظ میں نے cancel کیا، لیکن اس کے باوجود استعمال کروں گا۔''

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا جی کہ مرزا صاحب نے کبھی نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا کہ اُنھوں نے کہا ہے کہ ''میرے ماننے والا کافر ہو جاتا ہے ____ نہ ماننے والا۔'' میں نے عرض کیا کہ اُنھوں نے کہا ہے کہ:

''میرے دعوے کو نہ ماننے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا۔''

یہ میں نے صریح حوالہ اُن کا پیش کیا ہے۔ ''تریاق القلوب'' اُنھی کی کتاب ہے۔ اُس میں سے میں نے یہ حوالہ پیش کیا تھا کہ:

''میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا۔''

بلکہ مزید اس سلسلے میں وُہ فرماتے ہیں کیوں کافر نہیں ہو جاتا۔ ''آخر میرے پر بھی تو وحی آتی ہے۔ وُہ نہیں مجھے مانتا، پھر بھی تو..........''

جناب یحییٰ بختیار: صاحبزادہ صاحب؟ یہ فرمایے آپ کہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں یہ نہیں فرماتے کہ:

''محدت کا لفظ میرے status کے مطابق نہیں۔ ''نبی'' میرے لیے استعمال ہونا چاہیے۔''؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو نہیں فرمایا کہ میرے status کے مطابق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے وُہ satisfied نہیں تھے، میں کہتا ہوں وُہ ٹھیک ہے؟ آپ سے ڈسکشن نہیں کرتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! یہ نہیں کہا۔ اُنھوں نے صرف یہ کہا کہ لغوی طور پر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ جس کو حاصل ہو، لُغت میں اُس کو محدث نہیں کہتے۔ یہ ایک لغوی بحث ہے، status کی بحث نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پھر کیوں کہتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: لغواً نہیں کہتے، حقیقتاً کہتے ہیں۔ لُغت کے لحاظ سے یہ لفظ نہیں ہے اُس کے لیے صحیح۔ اُس کے لیے ''مکلم'' کا لفظ ہے، یعنی خدا اُس سے کلام کرتا ہے۔ یہ ہے اُس کے لیے لُغت کے..........

جناب یحییٰ بختیار: وُہ نبی ہو جاتا ہے پھر؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، نبی نہیں ہو جاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: وُہ کہتا ہے پھر کہ ''نبی'' کا لفظ استعمال کرو۔

جناب عبدالمنان عمر: ''نبی کا لفظ استعمال تو میں نے کیا ہے۔'' یہ دیکھیے، فرمایا ہے انھوں نے کہ:

''اُو نبی وقت باشد''

''نبی'' کے لفظ سے نہیں جھگڑا۔ جھگڑا یہ ہے کہ آیا اُس میں خواص نبوت آ جاتے ہیں۔ خواص نبوت میں نے چار آپ کی خدمت میں پیش کیے ہیں۔ ایک یہ کہ اُس کی وحی، وحی نبوت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی اسی (۸۰) سے اُوپر کتابوں میں ایک لفظ بھی نہیں دکھایا جا سکتا کہ اُنھوں نے فرمایا ہو کہ ''میری وحی، وحی نبوت ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتے ہیں کہ ''میری وحی ایسی پاک ہے جیسے آنحضرت پر آئی ہو اور میں اُس پر ویسے ہی ایمان لاتا ہوں۔''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، اُس کے معنی وُہ ہیں کہ وُہ یقینی ہے۔ ''اُس میں یہ شُبہ نہیں ہے مجھے کہ وُہ شاید خدا کا کلام ہو یا نہ ہو۔'' یہ نہیں کہ شیطانی ہے کہ نہیں ہے۔ یہ فرمایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، دیکھیے ناں جی، وُہ تو ٹھیک ہے، اُس میں کوئی شک ہے نہیں کہ خدا کا کلام اُن پر آیا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، خدا کا کلام آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں تو کوئی شک نہیں ہے، اور پھر وُہ کہتے ہیں کہ ''میں اُس پر ایسے ایمان لاتا ہوں جیسے خدا کے کلام پر جو کسی نبی پر آیا ہو۔ ایسے ہی پاک ہے جیسے وُہ ہو۔''

جناب عبدالمنان عمر: مگر وحی نبوت نہیں۔ دیکھیے جی، وحی نبوت تو ایک کیٹگری ہے۔ وحی نبوت جو ہے، وُہ............

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! میں جو آپ سے عرض کر رہا ہوں، وہ میری difficulty پر غور کریں۔ چونکہ میں ضروری نہیں سمجھتا جی اِس کو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ''مجھ پہ وحی آتی ہے، اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے، وہ ایسی پاک ہے جو باقی انبیاء پر وحی آئی ہے۔ اور میں اُس پر ایسے ہی ایمان لاتا ہوں جیسے باقی انبیاء پر ایمان لاتا ہوں، اُن کی وحیوں پر ایمان ہے میرا۔'' اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ ''میں نبی بھی ہوں۔'' آپ کہتے ہیں کہ یہ ''نبی'' اُس معنی میں نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جب وہ کہتا ہے کہ ''وحی مجھ پر آ رہی ہے۔ وہ ایسی پاک ہے، اللہ سے ہے، اور میں اُس پر ایمان لاتا ہوں۔ میں نبی ہوں''۔ اُس کے بعد کہتے ہیں۔ اِس کے باوجود گنجائش رہ جاتی ہے اِس بات کی کہ وہ کہتا ہے کہ ''میں نہیں ہوں نبی۔'' یہ پوزیشن clear کریں آپ کہ کس طور پر؟ جب وہ کہتا ہے کہ ''میں نبی بھی ہوں اور وحی بھی آ رہی ہے اور وحی بھی پاک ہے اور

اُس پر ایمان بھی لاتا ہوں جیسے باقی انبیاء پر وحی آئی اسی طرح۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گزارش کیا تھا کہ یہ حوالہ پورا میں نے پڑھ کے سنایا تھا۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کی جو وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے، میں اُس کو قرآنِ مجید پر پیش کرتا ہوں۔ لیکن اگر وہ قرآن مجید سے مطابقت نہ رکھے تو میں اُس کو اسی طرح پھینک دیتا ہوں جیسے کھنگال کو آدمی پھینک دیتا ہے۔‘‘

یہ ہے مرزا صاحب کی وحی میں جو اُن پر آتی ہے ’’قرآن کے مقابلے میں کھنگال کی طرح‘‘ وہ کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ بتائیے، اگر ایک وحی اُن پر نازل ہوتی ہے اور وہ قرآنِ مجید سے مطابقت نہیں رکھتی تو اُس کو پھینک دیتے ہیں، اگر رکھتی ہے تو اُس کی حاجت کیا ہے؟ اللہ تعالےٰ کو کیا ضرورت تھی کہ ایک امتی کو وہی وحی بھیجے؟

(وقفہ)

جناب عبدالمنان عمر: تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کی جو وحی ہے، جو قرآن کی آیات ہیں، وہ مرزا صاحب پر نازل ہوئیں۔ یہ کیوں نازل ہوئی ہیں؟ یہ تو غلط بات ہے کہ قرآن پر نازل ہوگئیں، رسولؐ اللہ پہ نازل ہوگئیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اولیائے امت پر قرآنِ مجید کی آیتیں نازل ہوتی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا اگر اُن پر وحی ایسی آ رہی ہے............

جناب عبدالمنان عمر: اُس کی حاجت کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: .... جو کہ قرآن کے مطابق ہے، وہی قرآن کی وحیاں ____ میں نہیں کہتا، وہ کہتے ہیں ____ کہ جو قرآن شریف کی آیات ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ’’مجھ پر بھی نازل ہوگئی ہیں۔‘‘ ساتھ ہی کچھ اور اُن پر وہ add ہو جاتا ہے۔ وہ اور

بات ہے۔ جو وحی اُن پر نازل ہوتی ہے اور وہ قرآن شریف کی آیات کے مطابق ہے مگر وہ آیات نہیں، پھر اُن کی کیا حاجت ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ضرورت کیا ہے، حاجت کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ضرورت کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: گزارش یہ ہے جی کہ جس زمانے میں مرزا صاحب آئے ہیں، اُس زمانے کے فتنے اپنی مخصوص نوعیت کے ہیں۔ ہر زمانے کا ایک الگ فتنہ ہے۔ اُس زمانے کا فتنہ یہ ہے کہ وحی الٰہی نازل ہوتی ہے کہ نہیں۔ الحاد اور دہریت زیادہ اِس طرف جا رہی ہے کہ خدا تعالےٰ کوئی کلام نہیں کرتا۔ یہ ہے اِس زمانے کا ہماری رائے میں سب سے بڑا فتنہ۔ اِس کو دور کرنے کے لیے خدا تعالےٰ نے ایک شخص کو بھیجا ہے اور اُس پر مختلف قِسم کے کلام نازل کرتا ہے جس میں قرآنِ مجید کی آیات بھی ہوتی ہیں اور دوسری باتیں بھی ہوتی ہیں اور اُس کی شان، اُس کا مقام، اُس کی عزت، اُس کا رتبہ قرآن کے رتبے کے کسی طرح برابر نہیں ہوسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر قرآنی آیات اُن پر نازل ہو جاتیں............

جناب عبدالمنان عمر: پھر بھی وہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ دیکھیے کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں

(عربی)

کی آیت مجھ پہ نازل ہوئی۔" یہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ محمد رسول اللہ کے متعلق، کے بارے میں ہے۔ تو یہ "فتوح الغیب" کے مقالہ اٹھائیس (۲۸) پر درج ہے۔ تو اِس قسم کی آیتیں جو ہیں، وہ نازل ہو جاتی ہیں۔

اِسی طرح دیکھیے، میں عرض کرتا ہوں کہ مجدد الف ثانی کے ہاں صاحبزادے، اُن کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد یحییٰ پیدا ہوئے تو اُس وقت اُن کی پیدائش سے قبل اُن کو الہام ہوا:

(عربی)

اب یہ قرآنِ مجید کی آیت ہے، اِس ولی اللہ پر نازل ہوئی۔ یہ نبی نہیں ہے، مجدد ہے صرف۔ اُس مجدد پر:

(عربی)

کی قرآنی آیت نازل ہوئی۔ اِسی بنا پر اُس صاحبزادے کا نام انھوں نے محمد یحییٰ رکھا تھا۔

اِسی طرح خواجہ میر درد رحمت علی یوں فرماتے ہیں کہ، فرماتے ہیں:

(عربی)

یہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ حضرت میر درد دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر ناز ل ہوئی ہے۔

(عربی)

یہ محمد رسول اللہ صلعم کے بارے میں قرآن مجید کی آیت ہے۔ یہ کہتے ہیں ''مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ قرآنِ مجید کی آیت ہے:

(عربی)

خواجہ میر درد فرماتے ہیں: ''یہ مجھ پہ نازل ہوئی ہے۔''

حضرت امام جعفر صادق کا ایک میں قول پیش کرنے کی عزت حاصل کروں گا، آپ فرماتے ہیں کہ:

''پورا کا پورا قرآنِ مجید مجھ پر نازل ہوا۔''

بہت بڑا مقام ہے، مگر دیکھیے ....

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو ....

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ تھی کہ ضرورت کیا ہوتی ہے:

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جواب میرا دے دیا۔ میں نے تو یہ کہا کہ جو اُن پر وحی نازل ہوتی ہے، جو کہ قرآن سے مطابقت رکھتی ہے، آیات نہیں ہوتیں، اُن کی کیا حاجت؟ آپ نے کہا کہ چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وحی نہیں آ سکتی، اِس لیے یہ اللہ تعالےٰ نے کیا۔ وہ تو جواب آ چکا آپ کا۔

اب میں آپ سے، یہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں جو مرزا صاحب کہتے ہیں، اِس کی ذرا آپ کچھ تشریح کر دیں:

> "چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اُس کا جواز محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں۔ حد یہ کہ خدا تعالےٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اُس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ پس کیونکہ یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں۔ بلکہ اس وقت پہلے زمانے کی نسبت بہت تصریح اور توسیع سے یہ الفاظ موجود ہیں۔"

تو وہ پھر خود ہی کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ "آپ نبی بھی ہیں" ____ وہ دعویٰ کیا تھا ____ "آپ یہ نہ کہیں کہ نہیں۔ کیونکہ میرے لیے یہ لفظ استعمال ہوئے ہیں۔"

آگے پھر وُہ explain کرتے ہیں ____ جیسے میں نے کہا کہ دعویٰ بھی کر لیتے ہیں، پھر انکار بھی کر دیتے ہیں، پھر دعویٰ کر دیتے ہیں، پھر انکار کر دیتے ہیں ____ تو ہمارے لیے confusion ہو گئی ہے اس میں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں اس بارے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے مرزا صاحب کی تحریرات کے جو حوالے آنجناب کی خدمت میں پیش کیے ہیں، وُہ آغاز سے لے کر اُن کی وفات تک کے عرصہ پر محیط ہیں۔ کسی دور کو، کسی زمانے کو، کسی حصہ اُن کی زندگی کے

کو ہم نے چھوڑا نہیں ہے۔ پہلے دن کے حوالے بھی ہیں، درمیانی عرصہ کے حوالے بھی ہیں، ۱۹۰۱ء کے حوالے بھی ہیں، ۱۹۰۱ء کے بعد کے حوالے بھی ہیں، اور اُن کی وفات کے عین اُس دن جو اُن کی تحریر شائع ہوتی ہے، اُس کے حوالے بھی ہیں۔ اور اُن سب میں، میں نے عرض کیا تھا کہ نبوت حقیقی سے آپ نے انکار کیا ہے۔ آپ نے میرے سامنے............

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیے ناں جی، میں آپ کو اُنھی میں سے پڑھ کر سناتا ہوں تو پھر ذرا پوزیشن clear ہو جائے گی۔

(وقفہ)

یہ آپ کا جی نمبر۶ ہے۔ اُن کے جو آپ نے حوالے دیے ہیں، ضمیمہ 'ج' سے، یہ ۱۹۰۱ء کے بعد کے جو ہیں اُن میں سے میں پڑھ رہا ہوں____ ۶ اور ۷:

> ''اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لیے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ ان کا سراسر اختراع ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف سے منع معلوم ہوتا ہے، ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔''

دیکھیے ناں، صرف یہ دعویٰ ہے کہ:

> ''ایک پہلو سے میں اُمتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔''

''اُمتی بھی ہوں، نبی بھی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کی وجہ سے۔''

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا تھا کہ ''اُمتی نبی'' غیر نبی کو کہتے ہیں۔ ''اُمتی'' اپنے اصلی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اُمتی نبی غیر نبی کو کہتے ہیں۔ بس یہ ایک اُصول ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں ٹھیک ہے۔ آگے سُن لیجیے:

”اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے، کس قدر جہالت، کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مُراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مُراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء سے حاصل ہے۔ سو کثرت مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف............... ہوئی۔“

اور پھر اُن کا ایک نوٹ آتا ہے کہ:

”ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر یہ امر ہے کہ ہمارے سید مولانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں ہے اور نہ کوئی شریعت ہے۔“

یعنی بغیر شرعی نبی کے اور غیر مستقل نبی آ سکتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ جو غیر مستقل ہوتا ہے، وُہ نبی نہیں ہوتا، جس کے ساتھ شریعت نہیں ہوتی، وُہ نبی نہیں ہوتا، ہمارا موقف یہ ہے۔ وُہ نبوت کی کوئی قسم نہیں ہے۔ اُس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نبی نہیں ہے۔ جو نبی ہے وہ کہے گا کہ ”میں نبی ہوں۔“ وہ یہ کیوں کہتا ہے کہ ”میں امتی نبی ہوں“؟ ظاہر ہے کہ جب وہ ایک لفظ ساتھ لگاتا ہے تو وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ”میرے میں نبوت دراصل نہیں پائی جاتی۔“ یہ نبوت کی negation ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہمیں مشکل یہ آ جاتی ہے کہ لا نبی بعدی میں انھوںؑ نے نہیں کہا کہ امتی آ سکتا ہے۔ اگر وہ یہ فرما دیتے آنحضرتؐ، تب تو یہ مسئلہ نہیں چھڑتا۔ انھوں نے کہا ”کوئی نبی نہیں آئے گا۔“

جناب عبدالمنان عمر: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ کہتے ہیں ''امتی آئے گا۔''

جناب عبدالمنان عمر: امتی آئے گا۔ امتی نبی نہیں۔ امتی نبی کی کوئی نبوت نہیں ہوتی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہ لفظ استعمال کیوں کیا انھوں نے بار بار؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ دو لفظ..........

جناب یحییٰ بختیار: بار، بار جب انھوں نے ایک دفعہ کہا بھی۔ میں پھر آپ کو یہ ــــ میرا خیال ہے آپ مجھ سے تنگ آ گئے ہوں گے ــــ کہ انھوں نے کہا کہ اس لفظ سے لوگوں کو غلطی ہوتی ہے، غلط فہمی پیدا ہوگی۔ آئندہ مت استعمال کریں۔ اُس کے بعد پھر کیوں استعمال کرتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ وہ اُنھوں نے فرمایا کہ ''مجھ پر چونکہ وحی.......... میری وحی میں چونکہ لفظ 'نبی' موجود ہے، میں تو مامور ہونے کی وجہ سے اُس کو نہیں چھپاؤں گا، میں تو اُس کو ظاہر کروں گا۔ مگر تم لوگ اُس کے غلط معنی نہ سمجھنا، وہ بمعنی محدثیت ہے۔ اور اگر تمھیں یہ لفظ بھی بُرا لگتا ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: وہ خود کہتے ہیں کہ لفظ ''محدث'' سے وہ مطلب حل نہیں ہوتا جو میرے لیے ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ لغت کے لحاظ سے، اصطلاح کے لحاظ سے نہیں۔ اصطلاح کے لحاظ سے آپ محدث ہی ہیں۔ لغت میں تو دیکھ لیں ناں جی، ''محدث'' کے معنی مکالمہ ومخاطبہ الٰہی کے مورد کے تو نہیں ہیں۔ وہ تو کوئی غلط بات نہیں کی۔ لغتیں دنیا میں موجود ہیں۔ کہیں کوئی شخص نکال کے دکھا دے کہ ''محدث'' کے یہ معنی ہوتے ہیں؟ تو انھوں نے تو وہاں ایک لغوی بحث کی ہے۔ وہ ایک زبان کا مسئلہ ہے۔ وہ بیان کر رہے ہیں کہ

اُس کو لغت کے لحاظ سے کہو گے تو ''نبی'' کہنا پڑے گا، اصطلاح کے لحاظ سے کہو گے تو ''محدث'' کہنا پڑے گا۔

(وقفہ)

جناب یحیٰی بختیار: ابھی یہ آپ نے کہا تھا کہ جو محدث ہوتا ہے اور وہ جو قرآن شریف کی تشریح اور تفسیر کرتا ہے، اُس کا کیا status ہے، کیا پوزیشن ہوتی ہے، ایک عام عالم کے مقابلے میں؟

جناب عبدالمنان عمر: ایک عام..........؟

جناب یحیٰی بختیار: ....عالم کے مقابلے میں؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ جو قرآن کی تشریح کرتا ہے، ایک عالم ربانی بھی قرآن مجید کی تفسیر کر سکتا ہے اور ایک مجدد بھی کر سکتا ہے اور ایک محدث بھی کر سکتا ہے، ایک ولی اللہ بھی کر سکتا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: وہ hinding تو نہیں ہوتا کوئی اُس میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: کہ یہ زیادہ hinding ہے کم ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، جی نہیں۔ یہ اتنا ہی ہے جتنا کہ ایک اعلیٰ درجے کے وکیل ہوں، اُن کی بات کو ہم زیادہ وقعت دیں گے۔ میرے جیسا ناقص آدمی، اُس کی کوئی حیثیت نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: میرا سوال، جو میں نے پوچھا آپ سے کہا، پوزیشن یہ ہوتی ہے کہ اب یہ ایک وکیل ہے.......... یہ اسمبلی ہے، یہ قانون بناتی ہے، قانون پاس کر دیا انھوں نے۔ اِس کے بعد کوئی میرے پاس آتا ہے کہ اِس قانون کا کیا مطلب ہے؟ میں اس کی تشریح کر دوں گا، تفسیر کر دوں گا۔ کوئی معنی نہیں رکھتی وہ تو۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ قانون نہیں بنے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اُس کا مطلب نہیں بدل گیا قانون کا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر جب وہ عدالت میں جاتا ہے اور جج اُس پر وہاں فیصلہ کرتا ہے کہ اِس کا یہ مطلب ہے، تو مطلب جو ہے، اِس اسمبلی کو بھی ماننا پڑتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر اُن کو پسند نہیں، اُن کا ارادہ یہ نہیں تھا، تو پھر اور قانون بنائیں گے۔ مگر جہاں تک جج کا وہ قول ہے، وہ hinding ہو جاتا ہے کہ ان الفاظ کے یہ معنی لیا۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ محدث ایک تفسیر کرتا ہے کہ..........

جناب عبدالمنان عمر: کوئی قرآنِ مجید کی آیت کے کوئی معنے کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، "خاتم النبین" کا یہ مطلب ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: کوئی معنے کر دے۔

جناب یحییٰ بختیار: .... وہ پھر hinding ہو جاتا ہے یا نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں عرض کرتا ہوں کہ hinding نہیں ہوتا۔ اِس کی میں دو مثالیں عرض کروں گا۔ مولوی محمد علی صاحب مرزا کے مرید تھے۔ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی پیدائش کے متعلق قرآنِ مجید کی روشنی میں یہ سمجھا کہ حضرت مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی۔ نہیں، مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ "مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی۔" اور قرآن مجید سے انھوں نے یہ سمجھا۔ مولانا محمد علی اُن کے مرید ہیں۔ اُنھوں نے اپنی تفسیر ــــــ یہاں میرے پاس موجود ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے، میں نے دیکھا ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: .... اپنی تفسیر میں انھوں نے کہا کہ اُن کا باپ ہے۔ اب دیکھیے، وہ ان کو محدث مانتے ہیں، ان کو مجدد مانتے ہیں، اُن کو ولی اللہ مانتے ہیں، مگر differ کرتے ہیں اُن کی تفسیر کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے صبح فرمایا کہ آپ کو ایک offer ہوئی تھی کہ آپ چلے جائیں، تبلیغ کریں، کچھ پیسے بھی دے رہے تھے، مگر وہ تفسیر جو مرزا صاحب نے کی، وہ نہ کریں آپ۔ انھوں نے کہا ”ہم یہ نہیں مانیں گے۔“ اس لیے میں پوچھ رہا ہوں کہ آپ اِس کو hinding سمجھتے تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، ہمارے نزدیک وہ جیسے آپ ایک تشریح کریں تو میرے نزدیک وہ اتنی قابل قدر ہوگی کہ میں کہوں گا: ”جناب! میں اُن کی بات کو مقدم کرتا ہوں۔“ اور ایک معمولی سا آدمی میرے خیال میں وکیل کہے گا: ”نہیں جناب! یہ کوئی ضروری نہیں۔“ ہمارے نزدیک مرزا صاحب کی وحی جو ہے یا مرزا صاحب کی جو تشریح ہے یا تفسیر ہے، وہ اِس رنگ میں hinding نہیں ہے کہ ”آپ اُس کے خلاف نہیں جا سکتے۔ میں نے اُس کی عملی مثال دی ہے۔ ایک اور مثال دیتا ہوں۔، یہ تو وحی نہیں ہے، میں وحی کی مثال دیتا ہوں۔ مرزا صاحب کو ایک دفعہ یہ بتایا گیا: ”آج عید ہے۔“ الہام ہوا کہ ”آج عید ہے۔“ آگے کیا ہے؟ ”چاہے کرو، چاہے نہ کرو۔“ دیکھیے hinding نہیں رہا۔ تو کبھی بھی مرزا صاحب نے اپنی وحی کو، اپنی تفسیر کو، اپنی توضیحات کو اِس رنگ میں نہیں پیش کیا کہ وہ قرآنِ مجید کی طرح غیر مبدل ہے اور وہ...........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے وہ نہیں کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: .... وہ اتنی hinding بھی نہیں ہے، hinding بھی اِس قسم کی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، اُس کی جو تشریح کی، جو تفسیر اُن کی ہے، میں وہ کی بات کر رہا ہوں۔ کیا اُس کو آپ hinding سمجھتے ہیں یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ میں نے تو دو مثالیں عرض کی ہیں کہ ہم hinding نہیں سمجھتے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں ناں کہ آنحضرت قرآن کی کسی آیت کا مطلب سمجھا گئے ہیں، ہمارے پاس حدیث موجود ہے............

جناب عبدالمنان عمر: بالکل ہم hinding............

جناب یحییٰ بختیار:............ وہ hinding ہو جاتی ہے اگر صحیح ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ میں کہتا ہوں کہ ایسا status تو آپ نہیں دیتے مرزا صاحب کی اُس کو؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل ایسا status نہیں مل سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، اب یہ آپ بتائیے کہ اسلام میں یہ قرآن کی تفسیر کی ہمیں اجازت دی گئی ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد، اس پر ہمیں کسی ایک شخص کی تفسیر hinding نہیں ہوسکتی۔ میں یہ آپ سے پوائنٹ لینا چاہتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل صحیح مؤقف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو ربوہ والے ہیں، اُن کا کیا ہے؟ وہ hinding ہے یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، آپ کے اختلافات ان سے ہیں ناں۔ اگر میں کہتا ہوں............

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے کہ اُن کی اِس قدر متضاد............

جناب یحییٰ بختیار: .... کیونکہ............

جناب عبدالمنان عمر: میں وجہ ایک عرض کر دوں ....

جناب یحیٰی بختیار: .... یہ نہیں کہ میں آپ کو آپس میں کوئی لڑانے کی بات کر رہا ہوں۔ ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ ان سے بھی ہم نے کچھ سوال پوچھے۔ انھوں نے کہا کہ ”ہم اس بارے میں نہیں پوچھنا چاہتے۔“ مگر وُہ ایسی بات تھی کہ ضرورت نہیں پڑی۔ جو باتیں تھیں وُہ بتاتے تھے۔ تو ہم اس واسطے پوچھتے ہیں تاکہ differences جو ہیں وُہ clear ہو جائیں کہ آخر یہ difference کس بات کا تھا؟ ابھی آپ کہتے ہیں کہ یہ ایک مجازی طور پر نبی تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: ”مجازی طور پر نبی“ کہنے کا مطلب ہے غیر نبی تھے۔

جناب یحیٰی بختیار: غیر نبی تھے۔ ”مجازی“ اس واسطے کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: اور بروزی سمجھیں یا کوئی سمجھیں، مگر اصلی نبی یا حقیقی نبی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: وُہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ کا جو میں مطلب سمجھا ہوں وُہ غالبًا یہ ہے کہ پھر ہمارے اور اُن کے مؤقف میں فرق کیا ہے؟

جناب یحیٰی بختیار: جی ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ کیا فرق ہے۔ پہلا فرق بڑا نمایاں فرق، جس میں دراصل ہمارا اُن لوگوں کے ساتھ بڑا بھاری اختلاف ہے، وُہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا جو بھی status ہو، نبوت کی جو بھی تشریح کی جائے، نبوت کے جو بھی معنی کیے جائیں، مرزا صاحب کے اُس مقام کو نہ ماننے کی وجہ سے ہمارے نزدیک کوئی شخص

کافر نہیں ہو جاتا۔ مگر اُن کا نقطۂ نگاہ جو اُنھوں نے ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۴ء میں پیش کیا وُہ یہ تھا کہ وُہ کافر ہیں۔ یہ ہمارا............

جناب یحییٰ بختیار: وُہ کافر بھی تو اُس قسم کے ہیں جو............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ میں نے جو مؤقف اُن کا............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اُنھوں نے بھی یہی کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ”جسے کافر“ آپ کہتے ہیں، وُہ بھی ”سیکنڈ کیٹگری“ ”گنہگار“ کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ وُہ ۱۹۱۴ء، ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۷ء کی تحریرات میں مجھے ایک لفظ ایسا دکھائیں............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرے پاس موجود ہے۔ ”کافر ہے۔ پکا کافر ہے؟ وُہ یہ کہتے رہے ہیں۔ مگر جو ناصر احمد کا کہتے ہیں، وُہ کہتے ہیں دو قسم کے ہیں۔ اُنھوں نے اور الفاظ استعمال کیے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! انھوں نے لکھا ہے کہ ”دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اُنھوں نے پھر اس کی تفسیر ایسے دی ہے کہ دائرہ اسلام کے علاوہ ایک اُمت کا بھی دائرہ ہے۔ اسلام کے دائرہ سے خارج مگر اُمت کے دائرے میں رہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: وُہ کون سا دائرہ ہے؟ یہ ہماری فہم سے بالا ہے............

جناب یحییٰ بختیار: ہم نے پہلی دفعہ سنا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ....کہ اسلام کا بھی ایک دائرہ ہے، پھر ایک اُمت کا بھی دائرہ ہے۔ کم سے کم میرے دماغ میں تو نہیں آتا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے بھی یہ کہا، اُمت جو ہے، نہیں جی، اُنھوں نے کہا ایک ملّت..........

جناب عبدالمنان عمر: ....کا دائرہ ہے، ایک اسلام کا دائرہ ہے۔ جناب! ہماری عقل میں تو نہیں آتا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیے، امت ہے، کہتے ہیں، وہ امت ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: ہم تو بالکل بری الذمہ ہیں اُن کی اِن تشریحات سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں تو confuse کر دیا ہے ناں جی، کیونکہ ہم نے یہ چیز پہلے نہیں سُنی تھی۔ تو ہم تو پڑھتے رہے ہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: ہماری بات تو confusing صاف صاف.......... نہیں ہے، ہم تو

جناب یحییٰ بختیار: ہم تو پڑھتے رہے ہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: .... ہم تو صاف صاف کہتے ہیں کہ جناب! وُہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا دیکھیے، میں آپ کو عرض کروں، اُن کی تشریحات جو ہیں ناں، کچھ چیزیں، کیونکہ نصف صدی ہو گئی ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو اس واسطے عرض کر رہا ہوں ....

جناب عبدالمنان عمر: مثلاً میں اُن کا ایک قول پیش کرتا ہوں:

”اگر میری گردن کے اس طرف بھی تلوار رکھ دی جائے اور اُس طرف بھی تلوار رکھ دی جائے..........“

جناب یحییٰ بختیار: وُہ سب سُنا ہے اُن لوگوں سے ہم نے۔

جناب عبدالمنان عمر: اب بتایئے اس میں کیا تشریح ہو سکتی ہے؟ یہ ہمارا اُن سے بنیادی اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے اُن کو سُنایا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... جو آپ کہہ رہے ہیں۔ یہ بشیر احمد صاحب کا ہے وُہ ''کلمتہ الفصل'' سے۔

جناب عبدالمنان عمر: ''کلمتہ الفصل'' سے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''جو تمام رسولوں کو ماننا جزوِ ایمان نہیں سمجھتے۔ پھر اس آیت کے تحت ہر ایسا شخص کو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسےٰؑ کو نہیں مانتا، عیسےٰؑ کو مانتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا۔ اور یا محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب کی تحریر کے منافی ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ ''میرے انکار سے تو کوئی کافر نہیں ہو جاتا۔'' یہ کہتے ہیں کہ کافر ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انھوں نے اس پہ کہا کہ نہیں، یہ کافر سیکنڈ کیٹگری کا ہے جس کو آپ کہتے ہیں گنہگار۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ نہیں، میں عرض کرتا ہوں کہ وُہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اُنھوں نے یہ کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے، میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ وُہ صحیح ہے یا غلط ہے، یہ تو وُہ جانے ناں۔ جناب! ہمارا اُن سے بنیادی اختلاف یہ ہے کہ مرزا صاحب..........

جناب یحییٰ بختیار: ابھی تو اُنھوں نے وُہ amend کر دیا، اسمبلی کا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ کہتے ہیں کے اختلافات کچھ نہیں رہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، amend کر دیا ہے، تو اسی لیے میں نے عرض کیا کہ ہمارا اختلاف اُن سے اُس وقت سے چلا آ رہا ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: ابھی تو اختلاف نہیں رہا ناں آپ کا؟

جناب عبدالمنان عمر: اگر وُہ نہیں رہے گا تو نہیں رہے گا۔ بات یہ ہے کہ ہمیں تو علم نہیں ہے کہ آپ کے سامنے اُنھوں نے کیا بیان دیا ہے۔ یہ تو خفیہ کارروائی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وُہ تو آ جائے گی، خفیہ کارروائی دیر تک نہیں رہے گی۔ اُنھوں نے یہی کہا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ جتنی اطلاع بخشیں گے آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیر تک نہیں رہے گی۔ مگر اُنھوں نے یہی کہا ہے کہ وُہ کافر جو ہے وُہ اُس معنی میں ہے جو گنہگار کے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: تو دو چار تبدیلیاں اور کر لیں تو وُہ آپ کے اور ہمارے بھائی ہیں، ہم سب مل جائیں گے۔ لیکن ہم نے جو stand لیا ہے وُہ stand جناب عالی! یہی ہے کہ مرزا صاحب کی جو مرضی حیثیت مان لو..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تھوڑی سی تبدیلی کر لیں، تھوڑی سی وُہ کر لیں۔

(قہقہے)

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ہماری تبدیلی، جناب والا! ہمیں آپ کوئی تبدیلی تجویز فرمائیں اور وُہ اسلام کے، قرآن کے اور رسول کے اور حدیث کے مطابق ہو، ہماری گردنیں جھک جائیں گی اُس کے آگے۔ آپ ہمیں اصرار میں کبھی نہیں پائیں گے کہ ہم اصرار کرتے ہیں۔ مگر بات وُہ ہونی چاہیے جو قرآن اور حدیث سے ہو۔ وُہ کسی شخص کا قول نہیں ہونا چاہیے۔ کوئی چیز آپ پیش کیجیے قرآن اور حدیث کے مطابق ہو گی تو

ہمارے لیے رجوع بالکل آسان ہو گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، ابھی آپ، جیسا آپ نے کہا کہ ''حقیقی نبی'' اور ''حقیقی کافر'' ایسے کوئی ''حقیقی مسلمان'' بھی ہوتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وُہ کون ہوتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جو قرآن مجید کے سارے احکام کو مانے، جو محمد رسول اللہ کے اُسوہ پر چلے، جو حدیث کی باتوں کو مانے، جو سنت رسولؐ کو مانے، وُہ حقیقی مسلمان ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر وُہ اُن سب کو ماننے کے باوجود مرزا صاحب کو نہ مانے محدث یا نبی یا کسی اور حیثیت میں، تو پھر؟

جناب عبدالمنان عمر: مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: حقیقی ہے کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، چونکہ اُس نے خُدا کے ایک حکم جو خدا کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت عظیم الشان پیش گوئی ہے، وُہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی کا منکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں پوچھ رہا تھا کہ آپ کے نقطۂ نظر سے..........

جناب عبدالمنان عمر: .... گنہگار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ....کوئی غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہ، جناب! یہ نہیں ہے کہ غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا، یہ نہیں ہے ہمارا پوائنٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جو غیر احمدی ہے وُہ حقیقی مسلمان نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا جی، وُہ لوگ صرف ایک حکم کا انکار کرتے ہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، میں نے وجہ نہیں پوچھ لی آپ سے۔ اُس انکار کی وجہ سے میں پوچھ رہا ہوں کہ وُہ پھر حقیقی مسلمان تو نہیں ہوتے؟

جناب عبدالمنان عمر: حقیقی کافر نہیں ہوتا وُہ۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، کافر نہیں کہتا، میں تو بڑی کیٹگری میں جانا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: دیکھیے، حقیقی مسلمان وُہ ہوتا ہے جو حقیقی معنی .... حقیقی کافر............

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، آپ نے بتا دیا۔ دیکھیے جی، میں، میں سارے، میں تو بڑا گنہگار ہوں، مگر فرض کیجیے میں کوشش کرتا ہوں کہ جتنے بھی اللہ تعالےٰ کے احکام ہیں اُن کو پورا کروں، جو بھی اچھی باتیں ہیں وُہ سب پوری کر دوں، جو بھی ایک نیک مسلمان باتیں کر سکتا ہے، جو اللہ تعالےٰ کا حکم ہے، وُہ میں بجا لاؤں۔ مگر میں یہ کہوں گا کہ میں مرزا صاحب کو نہ نبی، نہ محدث مانتا ہوں............

جناب عبدالمنان عمر: وہ تو ماننا جزو ایمان نہیں ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: ....تو میں............

جناب عبدالمنان عمر: جزوِ ایمان نہیں ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: .... تو میں حقیقی............ دیکھیے ناں، سوال یہ ہے، میں حقیقی مسلمان تو نہ ہوا ناں، کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم میں نے نہیں مانا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا جی کہ وُہ شخص............ ہم اس کو جُزوِ ایمان قرار نہیں دیتے ہیں۔ تو جب ایمان کا جُزو نہیں ہے تو پھر معتقدات کا جُزو نہیں ہے۔ تو اب اس کے لیے یہ ہم کیوں کہیں کہ وُہ شخص جو ہے............ ہم کہیں گے کہ اُس سے کمزوری ہوئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ایک کمزوری جب ہو جائے تو حقیقی مسلمان تو نہ ہوا ناں؟ میں ’’perfect مسلمان‘‘ پوچھتا ہوں آپ سے؟

جناب عبدالمنان عمر: حقیقی............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہوا جی پھر وُہ تو؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ ہم جو stand لے رہے ہیں، وُہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا ماننا جزوایمان نہیں۔ مرزا صاحب کے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے بھی وُہی پوزیشن ہو جائے گی۔ آپ اس کا reverse لے لیجیے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، انکار ہو یا ماننا ہو، بات ایک ہی ہو جاتی ہے وُہ۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ ’’انکار‘‘ اور ’’ماننا‘‘ تو متضاد باتیں ہیں ناں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انکار کرنے سے میں حقیقی بن جاتا ہوں؟ حقیقی نہیں بن سکتا۔ ماننے سے میں حقیقی ہوسکتا ہوں۔ دیکھیں ناں۔

جناب عبدالمنان عمر: اُسی کا reverse ہوگا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہی ہوگا ناں۔ تو یہ سارے کا سارا میرے حقیقی مسلمان ہونے کے لیے میں ساری دُنیا میں جتنی بھی خوبیاں ہیں میں اپنے اندر پیدا کرلوں، اُس کے باوجود اگر مرزا صاحب کو میں نے محدث یا نبی نہ مانا، اس معنی میں جیسے آپ کہتے ہیں، تو میں حقیقی مسلمان نہیں ہوا؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کو نہ ماننے کا سوال نہیں، جناب محمد رسول اللہ صلعم کی ایک چیز کو، آپ اگر رسولؐ کے کسی بھی فرمان کو............

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نقطہ نظر سے یہ اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ مرزا صاحب کو مانو؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل جناب! جو رسول کے فرمان کا منکر ہوگا، میں اُس کو حقیقی طور پر نہیں قرار دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کا یہ نقطۂ نظر ہے کہ اللہ اور رسولؐ کا فرمان ہے..........

جناب عبدالمنان عمر: فرمان کی وجہ سے نہ کہ مرزا صاحب کی وجہ سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب.......... اللہ اور رسولؐ کا یہ فرمان ہے ___ میں پوزیشن clear کرنا چاہتا ہوں ___ کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں، اِس کو مانو۔ اور میں کہتا ہوں کہ میں نہیں مانتا۔ تو میں حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: چونکہ..........

جناب یحییٰ بختیار: ''چونکہ'' کو چھوڑ دیجیے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''چونکہ'' بعد میں بتائیے۔ پہلے، دیکھیے ناں، مرزا صاحب..........

جناب عبدالمنان عمر: ایک القباس کا ڈر ہے۔ وُہ یہ ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزا صاحب! please، میں ایک request کر رہا ہوں کہ میں جو سوال پوچھتا ہوں اُس کا پہلے جواب دے دیجیے۔ پھر بے شک ایک گھنٹے تک اُس کی تفصیل کر دیجیے۔ کہ کیا وجوہات ہیں؟ میں نے صرف یہ پوچھا آپ سے، اور تین چار دفعہ عرض کی کہ اگر ایک شخص نیک ہے، اللہ کا نیک بندہ ہے، اولیاء ہے، بزرگ ہے، سارے اللہ کے احکام جو ہیں وہ پورے کرتا ہے، مگر وُہ آپ کے مطابق ایک حکم کو نہیں مانتا، آپ کے مطابق، کہ مرزا صاحب جو مسیح موعود یا محدث ہیں، ان کو بھی مانو، تو آپ کے نقطۂ نظر سے وُہ حقیقی مسلمان نہیں ہوتا؟ آپ پہلے کہیں کہ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں..........

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، آپ کبھی بھی جواب نہیں دیتے۔ مجھے request کرنی پڑے گی اسپیکر صاحب سے کہ پہلے آپ جواب دیجیے، پھر تفصیل کیجیے۔ آپ کہیں کہ حقیقی مسلمان ہوسکتا ہے کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ مرزا صاحب کو آپ لانے کی بجائے آپ سے جو میرا stand ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: اُس کو میں سمجھ گیا ہوں۔ میں نے پہلے ہی عرض کی کہ اگر ایک شخص ____ میں، فرض کرو ایسے کہتا ہوں، ایک شخص اللہ کے سارے حکم کو مانتا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: .... اور ایک حکم کو نہیں مانتا؟

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک حکم کو نہیں مانتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! نہیں ہو سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وُہ حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں، اُن کو مانو۔ جو نہیں مانتا، وُہ حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: وُہ اگر اُس پر اتمام حجت نہیں تو ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اتمام حجت'' کو چھوڑ دیجیے فی الحال۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی ناں..........

جناب یحییٰ بختیار: بس جی وُہ وہ چکا ہے، فرض کیجیے کہ ہو چکا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: اتمام حجت ہو چکا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہو چکا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، پھر بالکل نہیں، کیونکہ وُہ ایک صداقت کو سمجھتے ہوئے اُس کا انکار کرتا ہے۔ پھر نہیں۔ لیکن اگر وُہ اتمام حجت کے بغیر نہیں مانتا تو کوئی حرج نہیں، بالکل کوئی حرج نہیں۔ پھر وُہ مسلمان..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ مجھے بتائیے کہ جو مسلمان اس وقت ہیں اور مرزا صاحب کو نہیں مانتے، یعنی غیر احمدی ہیں، آپ کے نقطۂ نظر سے اِن میں کوئی حقیقی مسلمان ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بہت، بہت، بہت۔

جناب یحیٰی بختیار: حقیقی؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، بہت۔ کیوں آپ..........

جناب یحیٰی بختیار: اللہ کا حکم نہیں مانتے، آپ یہ نہیں دیکھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! ہم بالکل مانتے ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، اللہ کا وُہ ایک حکم نہیں مان رہے۔

جناب عبدالمنان عمر: دیکھیے، آپ نے، اُس کو کو چھوڑ دیا ہے آپ نے۔ آپ نے کہا ہے کہ وُہ تو فضول سی بات ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، میں کہتا ہوں کہ اللہ کا ایک حکم نہیں مانتے وُہ۔

جناب عبدالمنان عمر: وُہ تو آپ نے چھوڑ دیا ہے کہ ہاں، وُہ تو نہیں، اُس کا میرا جواب ہے کہ نہیں ہے وُہ حقیقی مسلمان۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: اب آپ نے لیا ہے مرزا صاحب کو۔

جناب یحیٰی بختیار: میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اِس اسمبلی میں جو ممبر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ان پر اتمام حجت نہیں ہوا تو دُنیا میں کسی پر نہیں ہوا، کیونکہ ایک مہینے سے یہ سُن رہے ہیں..........

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، ٹھیک ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: .... کہ مرزا صاحب کے جتنے دلائل تھے وُہ آ گئے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں ہو گا، اگر اتمام حجت نہیں ہوا، قطعاً یہ ہم نہیں کہیں گے کہ یہ غیر مسلم ہو گئے ہیں یا یہ کافر ہو گئے ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: یہاں تو ہو گیا ہے اتمام حجت۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں، یہ بالکل صحیح نقطۂ نگاہ ہے کہ اگر ان پر کسی پر اتمام حجت نہیں ہوا، وُہ بالکل ہوسکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر ہوگیا ہو؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، پھر تو ٹھیک ہے۔ تو ''اتمام حجت'' کے معنی میں عرض کر چکا ہوں کہ ایک صداقت کو تسلیم کر کے کہ یہ ایک صداقت ہے، وُہ کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانوں گا'' یہ تو واقعی میں بُری بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ فرمایے کہ جب مرزا صاحب اپنی تحریروں میں ''مسلمان'' لفظ استعمال کرتے ہیں اور اُن کا مطلب ''احمدی'' سے نہیں ہوتا، تو کیا اُن کے نزدیک یہ لوگ حقیقی مسلمان ہوتے ہیں یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: بعض جگہ حقیقی ہوں گے، بعض جگہ نہیں ہوں گے، یہ اُس شخص کی حالت پر ہے۔ کیونکہ جب وُہ کہتے ہیں کہ ''جو مجھے نہیں مانتا'' تو وُہ تو سینکڑوں، ہزاروں، لکھوکھہا انسان ہیں۔ تو محض اس کی وجہ سے تو فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں یہاں، وُہ یہاں ایک جگہ اُن کے صاحبزادے فرماتے ہیں، جن کو آپ reject کرتے ہیں، مگر آپ دیکھ لیجیے کہ وُہ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ نہیں، وُہ آپ اپنا اندازہ لگائیں۔ مگر وُہ یہ کہتے ہیں کہ:

''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو..........''

جناب عبدالمنان عمر: خدا جانتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی، میں اُس پر آ رہا ہوں، اس میں کئی complications ہیں۔

ایک آواز: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ دیکھیں ناں جی، خدا تو بہتر جانتا ہے مگر یہ جو مرزا صاحب فرماتے ہیں..........

ایک آواز: اور نہ خدا نے ہمیں مکلّف کیا ہے کہ ہم یہ پیمانہ لے کے کھڑے ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ ذرا عرض کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا محمود صاحب کا کچھ فرمان ہے؟

ایک آواز: یہ لوگوں کو توڑنا خدا نے ہمارے سپرد نہیں کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا بشیر احمد صاحب جو ہیں ناں، مرزا بشیر احمد صاحب فرما رہے ہیں کہ:

''حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اِس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اِس لیے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیے ہیں کہ 'وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔' تا جہاں کہیں بھی 'مسلمان' کا لفظ ہو تو اُس سے مدعی اسلام' سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان۔'' ''تحفہ گولڑویہ'' میں آیا ہوا ہے، اُن کا صفحہ 18 میں، مرزا صاحب کا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریر نہ ہمارے لیے حجت ہے، نہ یہ درست ہے، نہ ہمارے سامنے اِس کو پیش ہونا چاہیے۔ ہم اُن کے اِس نقطۂ نگاہ کے خلاف ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بعض دفعہ اِس کو استعمال کیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ جی، وہ غلط کہتے ہیں۔ مرزا صاحب کی تحریر لائیے میرے سامنے تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی لے آؤں گا میں۔

جناب عبدالمنان عمر: اُس کے لیے میں حاضر ہوں۔ مرزا بشیر احمد صاحب کو میں حجت نہیں سمجھتا۔

جناب یحیٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ:

''اِس لیے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے 'غیر احمدیوں' کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیے کہ 'وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں،۔''

جناب عبدالمنان عمر: اِن کی ایسی تحریروں کی وجہ سے ہی تو ہم ان کے مخالف ہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: یہ ''تحفہ گولڑویہ'' جو ہے، اس کے صفحہ ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: کیا فرماتے ہیں جی؟

جناب یحیٰ بختیار:

''...........جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو پھر دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلّی ترک کرنا پڑے گا''۔

یہ فرماتے ہیں:

''...........جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلّی ترک کرنا پڑے گا۔''

صفحہ 18۔ انھوں نے لکھا ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: صفحہ 18 فرمایا جی آپ نے؟

جناب یحیٰ بختیار: وہاں تو یہی لکھا ہے، پتہ نہیں کہ ایڈیشن کوئی مختلف ہو گیا ہو۔

Mr. Chairman: Should we close for today?

Mr. Yahya Bakhtiar: Just one or two questions, Sir, on this point.

Mr. Chairman: All right.

جناب یحیٰ بختیار: یہ آف فرمایے کہ ''مرتد'' کون ہوتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ''مرتد'' کون ہوتا ہے؟

جناب یحیٰ بختیار: ہاں جی، اسلام میں؟

جناب عبدالمنان عمر: ''مرتد'' کے اصطلاح میں یہ معنے ہیں کہ جو شخص اسلام کو ایک دفعہ قبول کر کے پھر وہ اس اسلام کو چھوڑ دے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کوئی خاص قسم کا اسلام ہے یا عام اسلام؟

جناب عبدالمنان عمر: محمد رسول اللہ صلعم کا لایا ہوا اسلام، قرآن کا لایا ہوا اسلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اب جو حکیم صاحب جو تھے، یہ احمدیہ جماعت میں شامل ہوئے، بیعت لے آئے..........

جناب عبدالمنان عمر: میں اُس سے پہلے عرض کر سکتا ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پہلے ذرا یہ سوال پوچھ لوں، پھر آپ..........

جناب عبدالمنان عمر: میرا خیال ہے کہ وہ سوال پیدا نہیں ہوگا، سوال خود بخود بٹ جائے گا۔ اور یہ لفظ جو ہے، لغوی اِس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ایک چیز کو خیال کر کے، ایک چیز کو مان کے، ایک رستے کو اختیار کر کے، اُس کو چھوڑ دے آدمی، واپس آ جائے اُس سے، یہ لغواً..........

Ch. Jahangir Ali: Mr. Chairman, Sir, on a point of explanation. Janab, the witness is here to answer the questions of the Attorney-general and, if there is no question, then, I think, he need not explain any thing. Therefore, he should hear the question of the honourable Attorney-general and then he should speak in explanation or in reply of that question Sir. If there is no question, then he is not supposed to give any speech or explanation.

Mr. Chairman: The Attorney-general will raise this objection, if any.

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ آپ سے ایک پہلے simple سوال پوچھا کہ ''مرتد'' کے اسلام میں معنی کیا ہیں؟ میں لغوی معنوں کی طرف نہیں جا رہا۔ لغوی معنی ہم جانتے ہیں کہ "renegade" جس کو کہتے ہیں انگریزی میں۔ جو مذہب کی دوسری طرف چلا

جائے، آپ اس کو کہتے ہیں کہ جی floor cross کر گیا۔ وہ بھی renegade ہو گیا؟ ایسی چیزیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ لغوی معنوں میں ہیں۔ عام مرتد، جس کو سزا یہ ہے کہ اس کو سنگسار کر دیا جاتا ہے، “مرتد” اس معنی میں میں کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: مرتد جس کی سزا قرآن شریف میں مقرر ہے واجب القتل۔

جناب عبدالمنان عمر: مجھے تو کہیں قرآن میں نہیں ملی۔

جناب یحییٰ بختیار: اسلام میں نہیں ہے واجب القتل؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرتد کے لیے نہیں ہے یہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ مرتد ہوتا کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا ناں کہ اگر تو اصطلاحی معنیٰ میں ہے تو یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص اسلام قبول کر کے پھر اس کو چھوڑ دے، اس کو مرتد کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر عبدالحکیم جو تھے، وہ مسلمان تو پہلے بھی تھے۔ پھر احمدی بنے۔ پھر وہ مرزا صاحب سے باہر چلے آئے۔ ان کو نبی نہیں مانتے تھے۔ جھگڑا ان کا ہو گیا............

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ واقعہ نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ عبدالحکیم خاں پٹیالہ کے ایک ڈاکٹر صاحب تھے۔ ان کے .... مسلمان تھے۔ مرزا صاحب کو بھی مانا انھوں نے۔ اس کے بعد انھوں نے ایک ایسا عقیدہ اختیار کیا جو اسلام کے منافی تھا۔ وہ یہ کہتے تھے کہ مسلمان وہ ہوسکتا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہ مانے۔ یہ ان کا عقیدہ تھا۔ اس عقیدے کی وجہ سے مرزا صاحب نے ان سے قطع تعلق کیا، ان کو

جماعت سے خارج کیا اور ان کے متعلق لفظ ''مرتد'' استعمال کیا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہیں مانتا، اس کو جزو ایمان نہیں سمجھتا، اس کے بغیر بھی وہ سمجھتا ہے کہ نجات ہو جائے گی، تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو اس معنی میں ہے ناں کہ مرزا صاحب یہ فرماتے تھے کہ ''میں محمد ہوں............''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، نہیں، ....

جناب یحییٰ بختیار: ''............فنا فی الرسول ہو گیا ہوں۔ جو محمد ﷺ کو نہیں مانتا۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ محمد ﷺ کو نہیں مانتا۔'' یہ گردان بھی کرتے تھے ناں۔ تو اس میں تو ان کو نہیں پکڑا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وہ جو انھوں نے ایک تفسیر قرآن بھی لکھی، اس میں انھوں نے کہا کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی ہے ''محمد رسول اللہ'' کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان معتقدات ہیں۔ مرزا صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان خیالات کو رد کیا ہے، پوری کتاب اس پہ لکھی ہے، مرزا صاحب نے کہ عبدالحکیم خان کے خیالات اسلام کے منافی تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب نے کہا ہے یا عبدالحکیم صاحب نے بھی خود بھی یہ کہا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، عبدالحکیم صاحب نے خود۔ یہ چھپا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس نے یہ کہا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اس کی یہ تفسیر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ بھی درست ہے کہ وہ پہلے مرزا صاحب کے ساتھ تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحیٰ بختیار: اور جب مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو انھوں نے، اس سے بڑی بحث ہوئی لاہور میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، نہیں جی، کوئی نبوت کے بارے میں ان سے بحث نہیں ہوئی، ان سے اس بارے میں بحث نہیں ہوئی۔

جناب یحیٰ بختیار: اور انھی کے کہنے کے بعد انھوں نے کہا تھا کہ ''میرے لیے محدث کا لفظ استعمال نہ کرو''؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، یہ وہ عبدالحکیم نہیں ہیں، وہ عبدالحکیم اور کوئی صاحب ہیں، وہ لاہور کے ہیں، کلانور کے نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: ہاں۔ یہ پٹیالہ کے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے اسی لیے شروع میں ان کے لیے ''ڈاکٹر'' اور وہ لفظ استعمال کیا تھا تا کہ ان کا..........

جناب یحیٰ بختیار: ان کو مرتد قرار دیا تھا اسی وجہ سے، جماعت کی وجہ سے نہیں کہ مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ گئے وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: کون؟

جناب یحیٰ بختیار: وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب نے ان کو اس وجہ سے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، وہ پہلے بیعت لائے تھے، پھر چھوڑ گئے تھے۔''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، پہلے بیعت کی تھی۔ مرزا صاحب نے اس کو نکال دیا تھا۔

جناب یحیٰ بختیار: باوجود اس کے کہ بیعت کی؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ مرزا صاحب تو یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسے لفظ کہے کہ نجات ہوسکتی ہے اس عظیم الشان رسول کو ماننے بغیر۔ یہ وجہ تھی کہ اس کو انھوں نے جماعت سے نکالا اور ''مرتد'' کا لفظ استعمال کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ یہاں جو ہے، صاحبزادہ صاحب تو اور وجہ بتا رہے ہیں کہ انھوں نے مرزا صاحب سے انکار کر دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، صاحبزادہ صاحب کے بہت سے کمالات ہیں۔ عبدالحکیم کے عقیدے کے متعلق میں عرض کروں جی، اس کے نزدیک ایک شخص اسلام سے مرتد ہو کر بھی بوجہ اپنی کچھ توحید کے نجات پا سکتا ہے، اور ایسا آدمی بھی نجات پا سکتا ہے جو یہود و نصاریٰ یا آریوں میں سے موحد ہو۔ وہ اسلام کا مکذب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دشمن ہے۔ تو پھر اس کی یہی رائے ہو گی۔ یہ ہے جناب! عبدالحکیم خان جس کے متعلق ''مرتد'' کا لفظ استعمال کیا اور بالکل صحیح کیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دشمنی رکھ کر نجات پا جائے، یہ ہو نہیں سکتا۔ مرزا صاحب تو اس کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس وقت میں نے آپ کو............ یہ میں نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا۔ آپ نے کہا کہ یہ احمدیت............

> "Ahmadia movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Judaism."
> ("Review of Religions")

یہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب سلسلۂ احمدیہ کا ذکر اِن الفاظ میں فرما چکے ہیں۔ یہ کتاب آپ سے، common کتاب چھپی ہوئی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا تھا کہ یہ اگر ذرا وضاحت ہو جائے، کیونکہ آپ نے اِس کا مطالعہ فرمایا ہے، آیا یہ مولانا صاحب کی اپنی تحریر ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اپنی تحریر ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: اپنی تحریر ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اِس میں یہ لکھا ہوا ہے، آپ دیکھ لیجیے۔ آپ دیکھیں گے؟

Mr. Chairman: The librarian may hand over the book.

جناب یحییٰ بختیار: کتاب دے دیجیے گا۔ خود جناب مولوی محمد علی صاحب............

جناب عبدالمنان عمر: کس "Review of Religions"............

جناب یحییٰ بختیار: "Review of Religions" ہے جی، اُس کا "Review of Religions" انگریزی، ۱۹۰۶ء۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! اِس کے نیچے کوئی حاشیہ بھی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ ''مباحثہ راولپنڈی'' جو ہے، یہ اِن کو دکھا دیجیے۔ (گواہ سے) یہ آپ کی Common publication معلوم ہوتی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ "Review of Religions"............

جناب یحییٰ بختیار: یہ اُس کا حوالہ، اُس کا ذکر، یہ جو آپ کی publication ہے، Common ہے، اُن کی نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نوٹ کر لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نوٹ کر لیں اُس پر۔ دونوں طرف سے publication ہے، دونوں طرف سے دستخط موجود ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب یحیٰ بختیار: اِس پر بھی دونوں کے دستخط ہیں۔ مولانا محمد علی صاحب کے بھی دستخط ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، یہ کوئی میں جو گزارش کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ مولانا صاحب ایڈیٹر ہوتے تھے، اور اُس وقت دوسروں کی تحریریں بھی چھپتی تھیں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ اُس پر لکھا ہوا ہے کہ اپنے لیے انھوں نے یہ کہا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہی میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں ascertain کر لوں............

جناب یحیٰ بختیار: آپ نوٹ کر لیں۔

جناب عبدالمنان عمر: .... تو پھر میں اُن کی رائے بتاؤں گا کہ مولانا صاحب کے معتقدات کیا ہیں اور ان کا نقطۂ نگاہ کیا ہے۔ مگر جب تک اُن کی وُہ تحریر میرے سامنے نہ ہو، کچھ عرض کرنا مشکل ہو گا۔

Mr. Chairman: Is that all?

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the next subject I shall take up in the morning.

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave, for tomorrow at 10:00 a.m.

دس بجے صبح کل۔

Ch. Jehangir Ali: Mr. Chairman, before the Delegation leaves, the members want to know that the honourable member of the Delegation, who is replying on behalf of Maulana Sadar-ud-Din, they want to know his introduction, and whether it is true that he is the son of Hakim Nur-ud-Din, Khalifa-e-Awal?

جناب چیئرمین: ہاں، کہہ دیں جی، ممبر صاحبان جو پوچھ رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: خاکسار کا نام عبدالمنان عمر ہے۔ میرے والد صاحب کا نام ہے حکیم نور الدین۔ میں نے پنجاب یونیورسٹی سے پہلے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اِس کے بعد علی گڑھ یونیورسٹی چلا گیا۔ وہاں چھ سال رہا اور وہاں سے میں نے ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ 1957ء میں ہارورڈ یونیورسٹی میں پاکستان سے جو انٹرنیشنل سیمینار میں ڈیلی گیشن تین آدمیوں پر مشتمل گیا تھا۔ اُن میں سے ایک یہ خاکسار بھی تھا۔ میری پیدائش 1910ء کی ہے۔ اور پچھلے دنوں میں مَیں (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہو رہی ہے، اُس کا ایڈیٹر رہا ہوں۔ اب میں وہاں سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔

چودھری جہانگیر علی: مولانا حکیم نور الدین جو خلیفۂ اول تھے آپ کی جماعت کے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

چودھری جہانگیر علی: اچھا۔

Mr. Chairman: That is all.

The Delegation is permitted to leave; to report tomorrow at 10:00 a.m.

The honourable members may keep sitting.

مولانا عبدالحق: جناب چیئرمین صاحب! وفد نے فرمایا ہے کہ قرآن میں ''مرتد'' کا ذکر............

جناب چیئرمین: ذرا ٹھہر جائیں۔

مولانا عبدالحق:

(عربی)

چونکہ انھوں نے کہا کہ قرآن میں ذکر نہیں ہے مرتد کی سزا کا، تو یہ آیت مبارک ہے اور امام بخاری نے اِسی کو مرتد کی سزا کے بارے میں نقل کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا بھی آپ کل جواب دیں گے، جو آیت پڑھی گئی ہے اِس کا بھی جواب۔

مولوی مفتی محمود: اور احادیث کا بھی جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: اِس کا بھی جواب کل دیں گے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: یہ ذرا یہ بتا دیں کہ سیمینار میں جو تشریف لے گئے تھے، اِس میں کوئی سر ظفر اللہ صاحب کا بھی حصہ تھا بھیجنے میں یا نہیں؟

Mr. Chairman: نہیں, disallowed. This question should be processed through Attorney-general.

(وفد سے) آپ جائیں جی، آپ جائیں۔ آپ فارغ ہیں، آپ فارغ ہیں، جائیں۔ صبح دس بجے۔

(The Delegation left the Chamber.)

The Special Committee of the whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Wednesday, the 28th August, 1974.
